اس کا گیان بھی نتیہ ہے۔ پھر کیوں نہیں ہمیں اُس کے درشن ہوتے۔ اس میں کیا راز ہے۔ جو وستو سدا سروتر براجمان اور سرو گیہ بھی ہو اور پھر وہ دیالو بھی ہو پھر وہ کیوں نہیں ہمارے سامنے پرگٹ ہو کر ہمارا دُکھ دُور کرتا ہے؟ اب بھی وہ ہم کو جانتا اور دیکھتا ہے اور اپروکش کہا جاتا ہے یعنی ہم بھی اُس کو دیکھتے ہیں مگر پھر بھی چھپا ہوا کیوں ہے کیوں ہم اس کی کھوج کر رہے ہیں یہ کیا معمہ ہے۔ لو ہم تمھیں ایک درشٹانت دیتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے۔ تم ابھی سمجھ جاؤ گے فنیاس کرو کہ رام نے شام کی تعریف تو سن رکھی ہے اُسے آج تک دیکھا نہیں اور وہ اُسے ملنے کے لئے کوشش کر رہا ہے اور شام وہیں اُس کے پاس موجود کھڑا ہے مگر پہچان نہ ہونے سے اُس کے لئے ہر جگہ بھٹک رہا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ میرا پیارا شام ہی میرے سامنے کھڑا ہے بلکہ اُسے کوئی اور شخص سمجھ کر اُس کی اُپیکشا کر رہا ہے۔ شام بھی جانتا ہے کہ یہ میری تلاش میں ہے کئی بار وہ اُسے دیکھ کر اُس کے بھولے پن پر مسکرا دیتا ہے۔ اب اگر اس کو کوئی یہ بتا دے کہ یہی وہ شام ہے جس کی تم کو مدت سے تلاش ہے اور اُسی کے تمام لکشنوں کو اُس میں گھٹا کر سمجھا دے تو رام بڑا حیران ہو گا کہ شام تو میرے سامنے میری تلاش کے پہلے سے ہی موجود ہے میں ہی اس کو نہیں جانتا تھا کہ یہی میرا پیارا شام ہے۔ یہ میری ہی بھول تھی۔ یہ تو مجھ سے کبھی اوجھل ہوا ہی نہیں تھا۔ یہی حالت یہاں جگیاسو کی ہو رہی ہے۔ شاستروں میں جو لکشن پرماتمہ کے کہے ہیں وہ اِس کے پرگیان سروپ آتما میں پورے اُترتے بھی ہیں پرنتو یہ اس کو کیول گیان ماتر سمجھ کر اور برہم سروپ نہ جان کر آج تک اس کی کھوج میں بھٹک رہا ہے ضرورت ہے کہ کسی بتلانے اور پہچان کرانے والے کی اور اُس کے واکیوں میں وشواس کرنے کی اور لو وہ آج اب اور یہاں ہی حاضر ہے۔ کیول ہماری بھول نے ہی اس کو کہیں دُور بٹھا رکھا تھا۔ وہ اپروکش ہوتا ہوا بھی ہم سے آج تک چھپا ہی رہا۔

## پرگیان ہی پرماتم سروپ

**پرشن ۲**۔ بھگون! یدی پرماتمہ ہمارے سنمکھ سدا ہی وراجمان ہے تو پھر ہمیں اُس کے لکشنوں کو بھلی پرکار بتلا کر اُس کی پہچان کرائیے جس سے ہم اُس کو ٹھیک ٹھیک جاننے کے سمرتھ ہو سکیں۔

**اُتر**۔ پیارے پربرہم پرماتمہ ہر سمیہ تمہارے اتینت سمیپ تمہارا ہی انتر آتما ہو کر تمھیں ہر سمیہ جانتا اور دیکھتا ہے اور اب بھی تمہاری بدھی روپی گپھا میں براجمان ہے اور وہ تمہارا "گیان" ہی تو ہے۔ تم اس کو پرماتمہ نہ سمجھ کر کیول گیان ماتر ہی جانتے ہو۔ وشواس کرو کہ یہ گیان ہی پرماتم سروپ ہے اس میں ذرا بھر بھی سنشے نہ کرو۔ یہ گیان سروپ پرماتمہ تمہارے سنمکھ وراجمان سویم جیوتی سروپ ہے۔ وہ تمھیں بھلی پرکار سے جانتا ہے اور تم اسی گیان سروپ کی کرپا سے ہی ہر سمیہ ہر وستو کو جانتے اور پہچانتے ہو۔ اِسی سے سب کچھ سوچتے سمجھتے ہو۔ پرنتو دُکھ اور کھید اس بات کا ہے کہ تم اِس سے وِمکھ ہو رہے ہو۔ جیسے کہ رام شام کے سمیپ ہو کر بھی اُس کو "شام" نہ سمجھ کر کیول منش ماتر ہی جانتا ہے یہی شام ہے ایسا نہیں جانتا۔ ایسے ہی تم بھی اُس پرماتمہ کو نہیں جانتے کیول گیان ماتر ہی سمجھ کر اُس کی اُپیکشا کر رہے ہو یعنی اُس کو چھوڑ رہے ہو۔

**پرشن ۳**۔ بھگون! یدی یہ گیان ہی پربرہم پرماتمہ ہوتا تو شرتی اس کو اوشیہ ہی ایسا ورنن کرتی۔ بھلا ہم سے کیوں اُس کو چھپا کر رکھتی اور اس کا کیوں نہ کرم تھا اُپاسنا کانڈ میں ہی ورنن کر دیتی۔ کیا کوئی ماتا اپنے پتر کو اتنی دیر بلکتا دیکھ سکتی ہے۔ اس لئے ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس گیان کو آپ پرماتم روپ بتلا رہے ہو وہ ہرگز ہرگز پربرہم پرماتم روپ نہیں ہو سکتا؟

## پُورن ادھیکار کی آوشیکتا

اُتّر۔ پیارے! شاستروں میں پہلے تم سُن چکے ہوگے کہ پرماتمہ کے انیک نام ہیں اور اُن میں پرگیان بھی ایک نام ہے۔ پرگیانم برہم (پرگیان ہی برہم روپ ہے) اور دوسری شرتی میں برہم کے سروپ لکش یوں بتلائے گئے ہیں:۔ ستیم گیان منتنگ برہم سत्यं ज्ञान मनन्तं ब्रह्म ارتھات برہم ستیہ گیان تتھا اننت سروپ ہے۔ پرنتو کرم تتھا اُپاسنا کانڈ میں جگیاسو کی شردھا اور درڑھتا لانے کے لئے اُسے تت کال ہی برہم ساکشات کار نہیں کرایا گیا کیونکہ پورن ادھیکار یوگیتا اور سچی تڑپ کے بنا یدی اُس کا اُپدیش کر دیا جاتا تو نہ اسے اس کی قدر یا آدر ہی ہوتا اور پورن سادھن سمپتی کے بنا ہی اور بنا پریشرم ہی پراپت ہو جانے سے اسے کچھ وشیش آنند بھی نہ پراپت ہو سکتا۔ اب جبکہ تمھیں اُس کے لئے سچی تڑپ اور ساکشات کار کی سچی لگن پیدا ہو چکی ہے اس لئے اِس گیان اُپدیش دوارا اب تم کو اُس کے واستو سروپ کی پہچان کرا دی جاتی ہے۔ اِس لئے شرتی پر پورا بھروسہ کرو کہ یہ گیان سروپ ہی پربرہم پرماتمہ ہے۔

پرشن ۴۔ ہے بھگون! کیسی وچتر بات ہے کہ میری تچھ بدھی کے اِس تچھ گیان کو ہی آپ پربرہم پرماتمہ بتلا رہے ہیں۔ کیا کبھی سرّو ویاپک پرماتم تو میری اس چھوٹی سی بدھی میں سما سکتا ہے؟

## بُدھی گپھا میں پرماتمہ

اُتّر۔ پیارے یاد رکھو کہ انیک ناموں سے نامی انیک نہیں ہو جاتا۔ اِسی طرح پرماتمہ جس کے شرتوں میں انیک نام بتلائے گئے ہیں اُن میں سے پرگیان بھی اس کا ایک نام ہے۔ "پرگیانم برہم" جیسا کہ پہلے بھی ہم کہہ آئے ہیں۔ اس شرتی سے پرگیان سروپ آتما کو ہی برہم بتلایا گیا ہے۔ وشواس رکھو کہ یہی پرگیان سروپ اب آپ کو درشن دینے کے لئے آپ کی بُدھی میں براجمان ہو رہا ہے اور اِس سمیہ بھی آپ کی بدھی کو پرکاشت کر رہا ہے۔ ایسا ہونے سے وہ چھوٹا نہیں ہو گیا اور نہ کہیں باہر سے اندر ہی آ بیٹھا ہے۔ بلکہ جیسے سُورج پرتھوی سے لاکھوں گنا بڑا ہونے پر بھی انیک جل پاترو اتھوا درپنوں میں پرتی بمب روپ سے پرگٹ ہو جاتا ہے اتھوا جیسے مہا آکاش گھٹ میں گھٹا کاش روپ سے پرگٹ ہونے سے چھوٹا نہیں ہو جاتا ایسے ہی یہ پرماتم دیو تمہاری چھوٹی سی بدھی میں پرگٹ ہو کر اس کو پرکاش کرتا ہوا کسی پرکار سے چھوٹا نہیں ہو گیا کیونکہ ایسا سنبھو ہی نہیں بلکہ پہلے کی طرح اب بھی وہ مہان اور پورن ہی ہے۔ اور اپنی مہما میں سرّو ویاپک وراجمان ہے۔

پرشن ۵۔ ہے بھگون! بھلا ہمیں کیسے نشچے ہو کہ یہی پرگیان سروپ ہی پرماتمہ ہے۔ کیا آپ کرپا کر کے اس "پرگیان" میں پربرہم پرماتمہ کے لکشن سدھ کر کے دکھا سکتے ہیں؟

## پرگیان ہی پرماتمہ ہے

اُتّر۔ پیارے سچ مچ تم کو آشچریہ ہو رہا ہوگا کہ یہ پُورن پرماتمہ کیسے اس بدھی میں آ کر پرگٹ ہو گیا ہے پرنتو دیکھو کہ جب رام کو شیام کے سبھی لکشنوں کا پُورن نشچے ہو جائے تو جس کو وہ پہلے کیول منشیہ ماتر ہی سمجھتا تھا اب اس کو اپنا اشٹ مترِ شیام سمجھ کر پرسن ہوتا ہے۔ اُسی پرکار تم کو یہ بدھی میں پرگٹ ہوا "پرگیان" کیول گیان ماتر ہی نشچے

ہو رہا ہے۔ پرماتم روپ سے نشچے نہیں ہو رہا۔ اب ہم تمہارے وشواس کرانے کے لئے پرماتمہ کے سبھی لکشنوں کو اسی پرگیان میں سدھ کر کے دکھلاتے ہیں کہ یہی پرگیان سروپ ہی تمہارا اِشٹ دیو پرماتم سروپ ہے۔ اِن لکشنوں سے پرماتم تتو کو ٹھیک ٹھیک پہچان کرنے میں اوشیہ ہی سہل ہو سکو گے۔

کرم تتھا اُپاسنا کانڈ میں پرماتمہ کو اکھنڈ نراکار۔ نراولو تتھا اگوچر بتلایا گیا ہے اور اس کو ہی سویم جیوتی بھی کہا گیا ہے۔ اُسی سے سرب سرشٹی کی اُتپتی۔ اُسی میں استھتی تتھا اگوچر بتلایا گیا ہے آدی ذرا ان لکشنوں کو پرگیان سروپ میں گھٹا کر دیکھو جس سے تم کو اس کا پورن گیان اور نشچے ہو سکے۔ اکھنڈ کا ارتھ ایک ادوتیہ اور نراولو سرب ہے۔ انگوں سے رہت نراکار کا ارتھ آکار یا روپ رہت۔ اگوچر کا بھاو ہے جو من اندریہ آدی دوارا گرہن نہ ہو سکے اور سویم جیوتی شبد کا ارتھ ہے جس کو بنا کسی دوسرے کی مدد کے ہر دستو کا پرکاش یا گیان ہو۔ اتیادی۔ ان لکشنوں والا کیول پرماتم تتو ہی ہے جس سے سب سرشٹی کی اُتپتی آدی ہوتی ہے۔ یدی وچار کر کے دیکھیں تو یہ نشچے ہو جاویگا کہ پرماتم دیو کے یہ سب لکشن پرگیان سروپ میں پورے کے پورے اُترتے ہیں پرماتمہ ایک اور ادوتیہ ہے اس میں انتشکرن اور اندریوں اور وشیوں کے متھیا بھید سے تھارتھ بھید سمبھو نہیں ہوتا۔ وہ ہی بھوت بھوشیت اور ورتمان کال تتھا دیش بھید سے بھی سرودا ابیت اور اسنگ ہونے سے سرب دیش کال اور دستوؤں میں ایک اور ادوتیہ ہی ہے۔ گیان سروپ آتما کے کوئی بھی اَویو (انگ) نہ ہونے سے وہی نراویو ہے۔ آکار نہ ہونے سے وہی نراکار ہے اور روپ رہت ہے۔ چونکہ وہ من اور اندریوں سے گرہن نہیں ہو سکتا بلکہ وہ خود ہی اِس گیان سروپ کا وشیہ ہوتے ہیں اس لئے وہ پرگیان سروپ سروا اگوچر ہے ارتھات اوشیہ ہے۔ گیان سے ہی سب کا پرکاش ہوا کرتا ہے اس گیان کو سوریہ چندر تارا منڈل اگنی بجلی آدی پرکاش کرنے میں اسمرتھ ہیں۔ یہ سرشٹی منومئی ہونے سے اس گیان سروپ سے ہی پیدا ہوتی ہے اسی گیان میں استھت رہتی ہے اور انت میں اسی میں لین بھی ہوتی ہے۔ ایسے سبھی پرماتم سروپ کے لکشن اسی پرگیان سروپ میں سدھ ہوتے ہیں۔ اب تمھیں اوشیہ ہی یہ نشچے ہو گیا ہو گا کہ یہ تمہارا گیان ہی پرماتم سروپ ہے۔ اس میں تم کو کنچت بھی سندیہ نہیں کرنا چاہیئے۔

## گیان ہی سرب شکتمان ہے

**پرشن ۶** بھگون! پرماتمہ تو سرب شکتمان ہے اور سرب جگت کی اُتپتی استھتی اور سنگھار کر سکتا ہے تو کیا ہمارا یہ "گیان" بھی سرب شکتمان ہے۔ کیا اس میں بھی کسی کی اُتپتی آدی کرنے کی شکتی ہے؟

**اُتر**۔ ہے پیارے! جیسے شاستروں میں تم نے سنا ہے کہ وشو بھر کے سبھی کاریہ کرنے اور سرب جگت کی رچنا آدی کرنے میں ایشور سمرتھ ہے اور سب کچھ اُس کی ہی آگیا اور اِچھا کے آدھین ہی ہو رہا ہے تو تمھیں یہ وشواس بھی اوشیہ کرنا چاہیئے کہ وہ گیان سروپ ہی پرماتمہ ہے جس کے آدھین سب کچھ ہو رہا ہے کیونکہ وشو میں کیول دو پرکار کے ہی کاریہ ہو رہے ہیں ایک مانسک یا آنترک اور دوسرے باہری۔ جو کہ وہ یہ دھاریوں کے ادھیکار سے باہر معلوم ہوتے ہیں مانسک کام تو سبھی جیووں میں ایسے ہی ہو رہے ہیں جیسے کہ ہمارے منشیہ شریر کے اندر ہوا کرتے ہیں اور وہ ہمیں اپنے ادھیکار میں معلوم ہوتے ہیں۔ پرنتو اُن میں سے بھی کچھ ایسے کام ہیں جو ہماری سامرتھیہ اتھوا ادھیکار میں ہیں جیسے کہ پرانوں کی کریا۔ رکت سنچار اور بھوجن آدی کا پچنا وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسرے مانسک کاریہ پھر دو پرکار کے ہیں ایک تو وہ ہیں جن میں ہمارا گیان ان کو اپنے لئے ہِت کر سمجھتا ہے اور اُن کو اُپیوگی سمجھ کر ان کو گرہن کرنے کے لئے ہمارا سنکلپ اُٹھا کرتا ہے

اور دوسرے جن کو ہم اپنے لیئے ہانی کارک سمجھتے ہیں اُن کو گرہن کرنے کی بجائے ہمارا سنکلپ ان کو تیاگنے یا اُن سے دُور رہنے کا ہوتا ہے اور ایسے سنکلپ کے انتر ہی گرہن اتھوا تیاگ کے لیئے ہمارے سرب انگ چیشٹھا کرتے ہیں جیسے بکری گھاس کو دیکھتے ہی اُسے کھانے کے لیئے پرورت ہوتی ہے اور سنگھ آدی کرور جیووں کو دیکھکر جھٹ بھاگ کھڑی ہوتی ہے اس لیئے وہ سرب کاریہ چاہے وہ گرہن کے لیئے ہوں یا تیاگ کے لیئے سبھی ہمارے سنکلپ پوروک ہی ہوتے ہیں ایسے سبھی کاریہ گیان کے ہی آدھین ہیں اور سب گیان کے ادھیکار میں ہیں چاہے وہ کاریہ مانسک ہوں یا باہری شریر دوارا ہونے والے۔ اس سے یہ سدھ ہوا کہ بھگوت گیان ہی سرب کاریوں کو کرنے میں سمرتھ ہے اور وہ سرب کاریہ جو اس منشیہ کے سنکلپ کے آدھین نہ ہو کر واہیہ جگت اتھوا شریر کے اندر ہو رہے ہیں اُن کے لیئے بھی بھگوت گیان کی پریرنا پہلے وشیشٹی انتشکرن میں نہ ہو کر سیدھی ہی ہرنیہ گربھ ارتھات سمشٹی انتہ کرن یعنی سمشٹی سوکشم شریر کے انگوں سوریہ اگنی جل پرتھوی آدی میں ہوا کرتی ہے اس پرکار سرب جگت کے کاریہ جو ایشور کرت کہے جاتے ہیں وہ بھی بھگوت گیان کی ہی آگیا اتھوا پریرنا تتھا ستا سے ہوتے ہیں۔ وہی گیان سروپ سرب جگت کا پریرک اور انتریامی ہے اور سرب کو سمان روپ سے ستا پردان کر رہا ہے۔

پرشن ۷ بھگون! یہ تو نشچیہ ہو گیا کہ بھگوت گیان ہی اندر باہر کی سرب سرشٹی کا کرتا ہے پرنتو پھر بھی ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ یہ گیان کیول ہمارے ادھیکار کی ہی شاریرک انتر باہر کی کریاؤں کو کر سکتا ہے اس سے باہر کی سرب جگت کی رچنا اس کے پالن آدی کاریوں تتھا دیہہ سمبندھی دوسرے اُن کاریوں کو کرنے میں جن میں ہم سوئیم اسمرتھ ہیں اُن کو تو گیان کے سوائے کوئی دوسری ستا ہی کر رہی ہے اور وہ ہمارے گیان کے سروپ سے سروتھا بھِن ہی ہے۔ اِس لیئے یہ گیان سرب جگت کا سرشٹا پالک تتھا سنگھارک نہیں ہو سکتا؟

## جگت کے سبھی کاریہ مریادا پوروک ہونے سے گیان آدھین ہی ہیں

اُتر۔ پیارے۔ ایسا کبھی بھی نہ سمجھو کہ گیان کیول ہمارے سنکلپت کاریوں کے کرنیکا ہی ادھیکار رکھتا ہے اور اُن سے اَتی رِکت (علاوہ) جگت کے دوسرے کارج اس کے ادھیکار میں نہیں۔ کیونکہ دونوں پرکار کے کاریہ ایک وشیش نیم اور مریادا کے آدھین ہی ہو رہے ہیں اور نیم آدھین ہونے والے سرب کارج گیان سے ہی ستا اور پریرنا پاتے ہیں اور اُس کے ادھیکار سے ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ بنا گیان کے کسی بُدھی ہین سے ہونیوالے کاریہ بے ڈھنگے اور مریادا ہین ہی ہوا کرتے ہیں ویرتھ تتھا پریوجن شونیہ ہوا کرتے ہیں۔ پرنتو سرشٹی کے سبھی کاریہ اور شریر کے اندر ہونے والے وہ کاریہ جن میں ہمارے سنکلپوں کا کوئی سنبندھ نہیں سب کے سب مریادا پوروک اور نیم انوسار ہی ہو رہے ہیں اس لیئے یہ سرب کاریہ بھگوت گیان سے ہی ہو رہے ہیں۔ وہی اِن سب کو ستا سپھرتی دے رہا ہے۔ اس لیئے سبھی کاریہ گیان آدھین ہی ہیں۔

پرشن ۸ بھگون! مجھے ایسا کچھ کچھ نشچے تو اوشیہ ہوتا ہے کہ یہ سب بھگوت گیان کی ہی ستا اور پریرنا سے ہو رہا ہے پرنتو یہ ہمارے چھوٹے سے گیان سے سب کچھ ہونا کیسے سنبھو ہے یہ تو کری پورن گیان والے ایشور سے ہی ہو رہا ہوگا جو کہ سب سے بڑا اور ہم سب سے بھِن ہے۔

# پرگیان کے پرگٹ ہونے کے بھن بھن استھان

اُتر۔ پیارے۔ تم ایسا سنشیہ مت کرو اور سوچ وچار کر دیکھو تو تمھیں سمجھ آجائے گا کہ گیان تو ایک اور ادوتیہ ہے۔ ایسے سرب کرموں میں جو باہر یا بھیتر ہمارے ادھیکار سے باہر ہوتے معلوم ہوتے ہیں بھگوت گیان ان میں پہلے ہرنیہ گربھ میں پھر ہردیہ میں پھر مستشک (دماغ) میں اور گیان اندریوں میں پرگٹ ہو کر ستا پردان کرتا ہے۔ ان اوپادھیوں کی انیکتا میں یہ گیان بھی انیک سا ہو کر بھان ہوتا ہے اور ایسا بھن بھن پرتیت ہونا بھی بھگوت گیان کا ہی ایک ولاس اور چمتکار ہے۔ یہ سرب اوپادھیاں ہرنیہ گربھ سے لیکر گیان اندریوں تک اُن شیشوں کے سمان ہی ہیں جو کہ درجہ بدرجہ رکھے گئے ہوں جو کہ شیش محل میں ترتیب وار لگے ہوتے ہیں اور جن کے کارن ایک سے انیک مکھ ہو کر بھان ہوتے ہیں اور اُن سب میں ایک ہی بمب روپ مکھ انیک ہو کر بھان ہوتا ہے ایسے ہی ان سب اُپادھیوں میں ایک ہی پرگیان سروپ آتما انیک ہو کر دکھائی دے رہا ہے جیسے کہ ایک ہی دیپک انیک شیشوں میں انیک ہو کر پرگٹ ہو رہا ہو۔ اپنی اچھا سے ہونے والے دیہہ کے سبھی کاموں میں پریرنا جھٹ پٹ دماغ میں ہوتی ہے اور شریر میں کسی سنکلپ یا پریرنا کے بنا ہونے والے پاچن کریا اور رکت سنچار آدی میں اسی پرگیان سروپ کی پریرنا ہردیہ پران آدی یا سوکشم شریر میں ہوا کرتی ہے۔ اور باہری جگت کے کاریوں کے لئے اسی بھگوت گیان کی پریرنا ہرنیہ گربھ اتھوا سمشٹی سوکشم شریر میں ہوا کرتی ہے اور بھگوت گیان روپ ادھشٹان تو سب میں ایک ہی رہتا ہے اُسی سے سب کے سب شریروں میں اچھا پوروک اتھوا ان اچھا پوروک تتھا واہیہ جگت میں اپنے آپ ہونے والے سبھی کاموں میں ایک ہی ادھشٹان تتھا پریرک ہونے پر بھی بھن بھن اُپادھی ہونے کے کارن ان سب سے بھن بھن کام ہونے سے پریرک روپ ادھشٹان تو ارتھات ایکاکی پرگیان سروپ میں بھی انیکتا کا بھرم ہوا کرتا ہے اسی لئے انت میں یہی نشچے ہوا کہ گیان انیک نہیں ایک اور ادوتیہ ہی ہے وہی بھگوت گیان جو ہرنیہ گربھ میں پرگٹ ہوتا ہوا سرب برہمانڈوں کے سبھی کاریوں کا پریرک اور پرکاشک ہے وہی تمہارے سنکلپ اور اچھا کے آدھین اتھوا بنا اچھا کے ہونے والے سبھی کاریوں میں پریرنا کرنے کے لئے تمہارے ہردیہ یا دل میں اور دماغ میں پرگٹ ہو رہا ہے۔ اس سمیہ بھی وہی بھگوت گیان آپ کے دماغ میں پرکاش کر رہا ہے اس لئے اس کے ساکشات کار کا اس سمیہ تمہارے لئے سندر اوسر (موقعہ) ہے۔ آؤ اس کی ادبھت سندرتا اور ایشوریہ کا انوبھو کرو اور اس گیان کے بھگوت سروپ ہونے میں کنچت بھی سندیہہ مت کرو کیونکہ یہاں آپ کو جو اُس کے ساکشات کار کا موقعہ ملا ہے یہ اس کی مہان کرپا ہے۔ اسی گیان سروپ کا ہی کرم اور اُپاسنا کانڈ میں سروگیہ روپ سے شاستروں نے ورنن کیا تھا۔ کیونکہ جاننا ہی تو گیان ہے اور بنا گیان کے جاننا بن نہیں سکتا اور اس گیان میں کسی بھی وستو کے آکار گن یا دوش کا پرگٹ ہو جانا ہی تو جاننا یا گیان ہے اور بنا گیان کے یہ سنبھو ہی نہیں اس لئے یہ سدھ ہوا کہ "جاننا" تو بھگوت گیان روپ پرماتمہ کا ہی ایک وشیش چمتکار ہے اور اسی وبھوتی اور چمتکار کے کارن ہی اسے سروگیہ کہا جاتا ہے۔

پرشن ۹۔ بھگون! پربرہم پرماتمہ تو ایک ہی سمیہ میں سرب دیش میں استھت ہوا سب کو جانتا ہے اور یہی اس کی سروگیتا بھی ہے۔ پرنتو ہماری بدھی میں پرگٹ ہوا ہوا یہ گیان تو ایک ہی سمیہ میں ایک ہی وستو کو جانتا ہے۔ پھر بھلا یہ پرماتم روپ کیسے ہو سکتا ہے؟

## گیان سروپ کی سروگیتا

اُتر۔ پیارے گیان ہونے میں ایک وشیش نیم یہ بھی ہے کہ بھگوت گیان ایک وشیش اُپادھی سے ایک وستو کو ہی

ایک سمیہ میں ایک ہی استھان پر پرگٹ کرتا ہے۔ پرنتو اتنے سے وہ الپگیہ نہیں ہو جاتا۔ جیسے کہ کوئی پورن ودوان پرش ایک سدھانت کے متعلقہ کسی ایک یکتی کو ایک کال میں نروپن کرتا ہوا شیش سبھی ودیا یکتی آدی سے اگیانی اور انجان نہیں ہو جاتا۔ یہی حال اس بھگوت گیان کا بھی ہے۔ ایک دماغ میں ایک وستو کو ایک سمیہ پرگٹ کرنے پر وہ اس کال میں بھی سرب کو جان رہا ہوتا ہے اس سے وہ انجان یا اگیانی الپگیہ نہیں ہو جاتا۔ یہی حال اس بھگوت گیان کا بھی ہے ایک مستشک (دماغ) میں ایک ہی وستو کو ایک سمیہ میں پرگٹ کرنے پر وہ اس کال میں بھی سرب کو جان رہا ہوتا ہے اس سے وہ اگیانی یا الپگیہ نہیں ہو جاتا۔ یدی وہ اگیانی یا الپگیہ ہو گیا ہوتا تو اسے دوسرے کال میں کیسے دوسری وستو کو نروپن کرتا۔ اس لئے یہ بھگوت گیان سروگیہ ایشور سروپ ہے اس بھگوت گیان میں الپگیتا کا بھرم ایسے ہی سمجھو جیسے کہ پورن تتو دیتا گورو شِشیہ کو ایک سمیہ میں اتنا ہی اپدیش دیتا ہے کہ جتنے کو وہ اپنے ادھیکار کے انوسار سمجھ کر یاد کر سکتا ہے اور اگر

.............................................................................................................................

شِشیہ اس موقعہ پر سمجھ لے کہ گورو

.............................................................................................................................

تو کیول اتنے ماتر ہی جانتا ہے ادھک کچھ نہیں جانتا تو یہ اس کی بھول ہوگی کیونکہ گورو تو پورن تتو دیتا ہے اور شِشیہ کی آدشیکتا اور یوگیتا کے انوسار ہی اس کو شکشا دے رہا ہے۔ یہاں اس سے یہ ثابت ہوا کہ انت کرن اتھوا دماغ یا کسی اپادھی میں تھوڑی اور چھوٹی اپادھی میں گیان پرگٹ ہونے سے بھگوت گیان سروپ آتما الپگیہ نہیں ہو گیا سروگیہ سروپ ہی ہے۔

پرشن نمبر ۱۔ بھگون! پرماتمہ کو شاستروں میں سرب سرشٹی کا رچیتا (رچنے والا) تتھا پالن کرنے والا بتلایا گیا ہے۔ پرنتو ہمارے انت کرن میں پرگٹ ہونے والا گیان تو ایسا نہیں بھان ہوتا۔ کیا اس گیان سے بھی سرشٹی کی رچنا آدی سرب کام سدھ ہو سکتے ہیں۔ کرپا کر کے سمجھا کر کہیے!

# بھگوت گیان ہی سرب جگت کا کارن ہے!

اُتّر۔ پیارے۔ جب پرکار پرماتمہ سروگیہ سروپ ہے اور گیان ہی پچھلے پرکرن میں سروگیہ سروپ سدھ ہوا ہے اسی پرکار یہ گیان سرب سرشٹی کا رچیتا (رچنے والا) تتھا سرشٹا بھی ہے کیونکہ بھگوت گیان کے سنبندھ میں وید بھگوان کا اپدیش یہ ہے کہ اسی گیان سروپ میں ہی سرب جگت کے پدارتھوں کی شکلیں (آکار) پیدا ہو سکتی ہیں کیونکہ سنکلپ کرتے ہی ہر پرکار کی آکرتی گیان میں پرگٹ ہو جاتی ہے اور یہ نیم کسی ایک پرکار کے پدارتھوں کے لئے ہی لاگو نہیں ہوتا بلکہ سرب پرکار کے پدارتھوں کے لئے ہی ایک نیم ہے اور اسی گیان سروپ کے اندر ہی پرتھوی اور آکاش، لوک اور پرلوک آدی سبھی پدارتھ جھٹ پٹ ہی پیدا ہوتے ہیں اور پرسپر سے ہو کر دکھائی دیتے ہیں اسی لئے یہی گیان دیو سرب کا سرشٹا بھی ہے۔ اس سدھانت کو سمجھنے کے لئے سوپن اوستھا پر درشٹی ڈالو کہ وہاں جیسے سرب سوپن جگت کسی رچیتا (نمت کارن) کے بنا ہی اور کسی اپادان کارن کے بنا ہی اپنے ایک گیان سروپ میں بن کھڑا ہوتا ہے۔ اس سے یہی سدھ ہوا کہ گیان سروپ آتما ہی اپنے سروپ سے سرب سرشٹا اور سرب شکتیمان ہے۔ یہاں تک یہ سدھ ہو گیا کہ گیان سروپ آتما ہی اپنے سروپ سے نرادیو۔ نراکار۔ سرب شکتیمان۔ سروگیہ سرب جگت کا پریرک تتھا انتریامی تتھا سرب درشٹا ہے۔ اگر اب بھی کوئی پرش گیان سروپ آتمہ کو پرماتم سروپ ماننے میں شنکا کرے یا ماننے کو تیار نہ ہو تو اس کے گھور اگیان کے سوائے اس ستیہ سدھانت کو نہ ماننے میں اور کیا ہیتو ہو سکتا ہے ایسے مند بدھی اور ناستک لوگوں کو شرتی اور ودوان سمجھانے میں اس پرکار اسمرتھ ہیں جیسے پشو کو کوئی

فلاسفر کسی فلاسفی کے سمجھانے میں اسمرتھ ہو۔

پرشن ۱۱۔ بھگون! جس گیان کو آپ برہم روپ سدھ کرنا چاہتے ہو وہ پرماتمہ کا گن تو مانا جاسکتا ہے مگر یہ سوئم پربرہم سروپ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ کرپا کر کے یہ سمجھائیں کہ گن سوئم گنی کیسے ہوسکتا ہے۔ یعنی یہ گیان پربرہم پرماتمہ کیسے مانا جاسکتا ہے؟

## گیان پرماتمہ کا سروپ ہے گن نہیں

اُتّر۔ پیارے! یہ بھرانتی کیول تمھیں ہی نہیں ہوئی۔ بنا وچار کے سرب سادھارن کو ایسا ہی بھان ہوتا ہے۔ پرنتو برہم ودیا میں یہ ثابت ہوا ہے کہ گیان پربرہم سروپ ہی ہے۔ اس کا گن یا وشیشن نہیں۔ جیسے کپڑے کا لال رنگ جو اس میں باہر سے آیا ہوا ہے یعنی اس کا سروپ نہیں اس کو دھونے سے اتر سکتا ہے اور پہلے بھی اس رنگ سے کپڑا خالی تھا اس کے سمان یہ گیان پرماتمہ میں باہر سے آیا ہوا نہیں یہ تو اس کا نج سروپ ہے آرودپت دھرم نہیں۔ جیسے کہ کپڑے میں لالی اس میں آرودپت سروپ ہے۔ کیونکہ کپڑا اپنے سروپ سے سُوت ماتر ہے اور اس کی رنگت لال وغیرہ اس میں آرودپت گن ہے اور ادھشٹان توست سروپ ہوتا ہے اور گن ادھیست اور آرودپت ہی ہوتا ہے۔ ادھشٹان تو اس کا واستو سروپ ہوتا ہے اور گن متھیا اور کلپت۔ اس لئے گن جو کہ متھیا ہے اس کا واستو سروپ نہیں ہوسکتا اور وستو یا تو ادھشٹان یعنی ست ہوگی یا پھر کلپت اور ادھیست۔ گیان متھیا یا کلپت تو ہے نہیں کیونکہ اسی ادھیست جگت کی اُتپتی آدک اسی ادھشٹان روپ گیان میں سدھ ہوتے ہیں۔ اور گیان کے بنا وہ سدھ ہی نہیں ہوسکتے۔ اس لئے یہ گیان ہی برہم کا واستو سروپ ہے اس کا گن نہیں۔ اس کو گن روپ مان لینا کیول بھرانتی ماتر ہے۔ اس لئے ہی سِدھارتھ سدھانت ہے کہ گیان برہم کا واستو سروپ ہے اس کا گن نہیں۔ اس میں گن روپ ہونے کی بھرانتی اس لئے ہو رہی ہے کہ یہ منشیہ اپنے گیان سروپ اور برتی گیان میں بھید کو نہیں سمجھ سکا۔ اور شدھ گیان سروپ اور برتی گیان کو ایک ہی سمجھے ہوئے ہے اور جس پرکار اس گیان روپ برتی کو اپنا گن سمجھے ہوئے ہے اس پرکار اس گیان سروپ کو پرماتمہ کا بھی گن ہی سمجھتا ہے۔ اور ایسا سمجھنا اس کی بھرانتی ہے۔ یہ گیان انتکرن میں اس پرکار پرگٹ ہو رہا ہے جیسے کہ شیشہ میں پرتی بنب (عکس) کو شیشے کا گن سمجھے اس پرکار انتہ کرن وِشِشٹی یا سمشٹی انتہ کرن (ہرنیہ گربھ) میں پرگٹ ہونے والے گیان کو اگیانی لوگ پرماتمہ کا گن سمجھے ہوئے ہیں اگرچہ وہ عکس اپنے بنب (محکوس) روپ ادھشٹان کا ہی سروپ اُپادھی روپ شیشہ کا دھرم نہیں۔

## برتی گیان اور گیان سروپ میں بھید

دوسرا کارن اس میں یہ بھی ہے ہم بھرانتی سے گیان کو اُتپتی اور وناش والا مان رہے ہیں اور پرماتمہ کو اجنما اور اوناشی کہا گیا ہے۔ پرنتو سادھارن لوگ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ شیشہ بنانے والے کا مکھ شیشے کے بننے سے نہیں بن جاتا بلکہ پہلے ہی موجود ہوتا ہے اور کیول شیشہ میں ظاہر ہی ہوا کرتا ہے اور وہ ظاہر ہونے والا مکھ شیشہ کے بنا بھی پہلے شیشہ بنانے والے کی گردن پر موجود ہے اور ایسے ہی شیشہ کے ناش ہو جانے سے نشٹ بھی نہیں ہو جاتا بلکہ وہیں اس شیشہ بنانے والے کی گردن پر پہلے کی طرح موجود رہتا ہے۔ شیشہ نے تو کیول اس کو پرگٹ ہی کیا ہے بنایا نہیں اسی پرکار گیان سروپ آتما بھی بدھی یا انتہ کرن کے سنکلپوں کی اُتپتی یا ناش سے نہ تو بنتا ہے اور نہ ناش کو ہی پراپت ہوتا ہے ہاں انتہ کرن

روپ شیشہ کے بن جانے سے پرگٹ ہوتا اور چھپ سا جاتا ہے اسی کا نام برتی گیان ہے۔ جو سدا بنا رہتا ہے وہ گیان سروپ ہے۔ اگر گیان سروپ آتما سوشپتی میں ناش ہو جائے اور سوشپتی کے بعد پیدا ہو جائے تو سوشپتی کو کون سِدھ کرے اور یہ سوشپتی کا اگیان اور سکھ سب کے انوبھو سِدھ ہی ہے کیونکہ جاگ کر اُس کا ورنن ہوتا ہے اور ورنن انوبھو کی بنا پر ہی ہو رہا ہے۔ بِنا انوبھو کے ورنن ہو نہیں سکتا۔ سوشپتی اوستھا میں بدھی ورتی کی پرتیتی نہ ہونے پر بھی گیان سروپ کا ابھاو نہیں کہا جا سکتا اور نہ یہ جاگرت یا سوپن میں پھر نیا ہی اُتپن ہوتا ہے یدی وہ گیان نشٹ ہوا مانا جائے تو گذرے ہوئے حالات کی سمرتی کیسے سنبھو ہو سکتی ہے اور کیسے پھر اُن کا ورنن ہو سکتا ہے نشٹ ہوا گیان تو آ کر بتا نہیں سکتا اور نیا پیدا ہوا پہلے حالات کو جانتا ہی نہیں اس لئے اُن کا ورنن نہیں ہونا چاہیئے تھا مگر سمرتی پدارتھوں کی ہوتی ہے اور اُن کا ورنن بھی ہوتا ہے اس لئے یہ سِدھ ہوا کہ گیان جاگرت سوپن میں پرگٹ تو ہوتا ہے پیدا نہیں ہوتا اور سوشپتی میں اس کی اپرتیتی تو کہی جاتی ہے مگر اس کا ناش نہیں مانا جا سکتا۔ ایسے ہی مرتیو اور مورچھا کال میں بھی نہ تو یہ ناش کو پراپت ہوتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے دیہہ کے جنم سے نیا ہی پیدا ہوتا ہے اور یدی مرتیو کال میں اس کا ناش اور بھاوی جنم میں اس کا جنم مان لیا جاوے تو پچھلے جنم کے پُنیہ پاپ کرم کا پھل نئے پیدا ہوئے دیہہ کو کیوں بھوگنے پڑیں اور پچھلا دیہہ تو رہا نہیں اس لئے وہ کرم نشٹ ہو جانے چاہیئے تھے مگر ایسی بات نہیں بلکہ سوکشم شریر ہر جنم میں ایک ہی رہتا ہے اُسی میں منیتہ رہنے والے گیان سروپ کا پرکاش ملنے سے پچھلے سنسکار اپنا پھل دینے کے یوگیہ ہوتے ہیں۔ یدی نئے جنم میں نئے کرم پھل بھوگ مانے جائیں اور پچھلے جنم کے کرموں کا ناش مان لیا جاوے تو بہت بڑا انیائے ہوگا کیونکہ بنا کئے کے کرم پھل کا بھوگ اور کئے کرموں کا ناش سویکار ہوگا۔ اِسی کو اکرِت ابھیاگم اور کرت ناش روپ دوش شاستروں میں کہا ہے اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ گیان سروپ ادھشٹان سدا ہی ست سروپ سے موجود ہے اور وہی اپنا آتما یا برہم سروپ ہے۔ اس لئے جن مند بُدھی لوگوں نے گیان کی اُتپتی اور وناش مانی ہے وہ بھرانتی میں ہیں۔ اسی بھرانتی کے کارن وہ گیان سروپ اور برتی گیان کا وویک نہیں کر سکے اور برتی تو اُتپتی اور وناش شیل ہے اور گیان سروپ ایک اننت اناوی ہے اُتپتی اور وناش سے رہت ہے۔ یہی پربرہم سروپ ہے کیونکہ پرماتمہ کے سبھی لکشن اس میں پورے اُترتے ہیں۔

پرشن ۱۲۔ ہے بھگون! پرماتمہ تو ایک اور ادوتیہ ہی سنا گیا ہے پرنتو گیان تو ہر ایک انتہ کرن میں بھِن بھِن ہے۔ رام کا گیان شام کے گیان سے سرؤتھا بھِن ہے اور گیان ہر انتہ کرن میں الگ الگ ہونے سے انیک ہیں اس لئے یہ انیک گیان کیسے ایک پرماتمہ روپ ہو سکتے ہیں؟

## گیان ایک اور ادوتیہ ہے

اُتر۔ پیارے ذرا غور سے سوچو تو تمھیں گیان بھی ایک ہی سِدھ ہوگا۔ رام کا گیان شام کے گیان سے واستو میں بھِن نہیں یہ بھِن بھِن شریروں اور بُدھیوں میں پرگٹ ہونے کے کارن انیک سا بھان ہوتا ہے واستو میں شرتی نے گیان سروپ برہم کو ایک اور ادوتیہ ہی سِدھ کیا ہے جیسے کہ انیک درپن سامنے اُپستھت ہونے پر ایک ہی دیپک انیک روپوں میں پرگٹ ہوتا ہے وہ انیک نہیں ہو جاتا۔ یا سوپن اوستھا میں جیسے ایک سونے والے کا گیان انیک کلپت سوپن پرشوں میں انیک سا دکھائی دیتا ہے۔ گیان سروپ آتمہ میں یہی وشیشتا ہے کہ وہ اُپادھی بھید سے انیک دکھائی دیکر بھی ایک ادوتیہ اکھنڈ اور دیا یک ہی رہتا ہے۔ ہر ایک اُپادھی میں الگ الگ دکھائی دینا تو بھرانتی ماتر ہی ہے اور اس پرکار ایک ہوتے ہوئے بھی انیک روپ سے پرتیتی ہونا یہ گیان سروپ جیوتی کا وچتر چمتکار ہے۔ اس پرکار

جو جو لکشن پرماتم سروپ کے دید کے کرم اُپاسنا کانڈ میں ورنن ہوئے ہیں وہ سب کے سب بھگوت پرگیان سروپ میں انوبھو سے سدھ ہو سکتے ہیں۔ یدی اس سنبندھ میں یکتیوں کو ادھک وستار سے دیکھنا چاہیں تو شنکر بھاشیہ سہت انپشدوں۔ مانڈوکیہ کاریکا۔ پنچدشی۔ یوگ واششٹھ آدی گرنتھوں میں گہری درشٹی سے منن کرنے سے دیکھ سکتے ہیں۔

دیدانت شاستر میں پرماتم دیو کے سرب لکشنوں کو گیان سروپ میں ہی بھلی پرکار سے سدھ کیا گیا ہے اُن کے مہاواکیوں کے شرون منن ندھیاسن سے اپروکش ساکشات کار ہو سکتا ہے اور یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ جو پرماتم دیو پورن شکتی سے ہر نیہ گربھ میں وراجمان ہے وہی اب اس سمیہ تمہارے ہردیہ اور بدھی میں گیان سروپ سے درشن دے رہا ہے۔ یدی آپ کو اس کا نتیہ نرنتر اپروکش درشن بنا رہے تو پھر کوئی بھی پاپ آدی آپ سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ کا یہ کرتویہ ہو جاتا ہے کہ آپ اس کی پریم پوروک مانسک پوجا منن ندھیاسن روپ سے کریں پھر تمہارا درجہ کسی طرح بھی پرم ہنسوں سے کم نہ ہوگا اور اُتھان کال یعنی جاگرت آدی میں بھی اُسی جیوتی میں اپنے من اور اندریوں کی پرکریا کو ہوتا ہوئے انوبھو کرو گے اور اس طرح کبھی بھی پاپ سے لیپت نہ ہو سکو گے اور سدا ہی شُدھ آچرن اور شاستری وِوہار کرتے ہوئے آنند مان رہو گے اور سبھاوک ہی پاپوں سے بچے رہو گے۔ جیسے کہ درباری لوگ مہاراجہ کے دربار میں سدا سا ودھان رہتے ہیں اسی طرح تم بھی سدا نشپاپ نردوش اور نرلیپ ہو جاؤ گے اور اسی میں تمہارا کلیان ہے۔

پرشن نمبر ۱۲ کیا کسی شرتی دوارا آپ اس گیان میں برہم کے لکشن سدھ کر سکتے ہیں اور ہم کیسے جانیں کہ یہ گیان ہی جگت کی اُتپتی آدی کا کارن پرماتم روپ ہے؟

## "سرب جگت کا مُول کارن گیان ہی ہے"

اُتّر۔ اب تک اوپر لکھے گئے سارے مضمون میں یہ سدھ کیا گیا کہ یہ پرگیان جس میں جاگرت سوپن سوشپتی روپ سنسار مِتھیا روپ سے پرتیت ہو رہا ہے وہ پرگیان سروپ ہی برہم ہے اُسی سے یہ سب کچھ پیدا ہو کر۔ قائم رہ کر پھر اسی میں وِلے کو پراپت ہوتا ہے اور اس میں کئی ایک مت متانتروں کو دکھا کر پنہ اسی سدھانت کی اور گمبھیر یکتیوں سے پشٹی کی جاوے گی اور اُس سے سوتہ ہی باقی سدھانتوں کا کھنڈن ہو جاوے گا۔ تیتری شرتی میں کہا گیا ہے کہ:۔

यतो वा इमानि भूतानि जायन्ते, येन जातानि जीवन्ति
यं प्रयन्त्याभिसंविशान्ति तद्ब्रह्म तद्वि जिज्ञासस्व ॥ तै. ३.१-१-

ارتھ۔ "جس مُول تتو سے یہ سرب جگت اور پرانی سموہ پیدا ہوئے ہیں جس میں پیدا ہو کر قائم رہتے ہیں اور پنہ جس میں ولین ہو جاتے ہیں وہی برہم ہے اُسی کو جانو۔ یدی ہم جگت کے بھِن بھِن پدارتھوں پر دھیان دیں یا پرانیوں کو دیکھیں تو کوئی ایک ایسا پرانی یا پدارتھ درشٹی گوچر نہیں ہوتا جو سارے جگت کو اُتپن کرے اُس کی رکشا اور پالن کرے اور انت میں اُسے اپنے میں لے کر لینے کی شکتی رکھتا ہو۔ کیونکہ سبھی پدارتھ جگت کے ہی انترگت ہیں اور جگت کے پدارتھ کبھی جگت کا مُول کارن تو نہیں بن سکتے تو وچار کرنا ہوگا کہ ایسا کونسا پدارتھ ہے جس کی طرف شرتی نے اشارہ کیا ہے کہ جس سے یہ سب جگت کے پدارتھ پیدا ہو کر قائم رہتے اور پھر ولے ہو جاتے ہیں۔ اب ذرا گمبھیر یکتیوں سے غور کرنا پڑے گا کہ یہ شرتی میں بتائے گئے سرب لکشن کیول گیان سروپ میں ہی پورے کے پورے اُترتے ہیں۔ یہ اُتپن ہوتے ہوئے گیات ہوتے ہیں تو گیان میں۔ اُتپن ہو کر بھی گیان میں ہی قائم رہتے ہیں نہیں تو کیسے جانیں گے کہ یہ موجود ہیں اور انت میں ولین ہونے پران کے ولے ہو جانے کا پرمان اور ایک ماتر شیش وستو گیان ہی رہ جاتا

ہے اسی لئے شرتی نے یہ پرماتمہ کے لکشن جن تینوں اشارہ کئے ہیں وہ ہے آپ کا گیان سروپ آتمہ۔ دوسرا کوئی نہیں ہوسکتا۔ گیان ہی ان کو پرکاشت کرتا ہے اور سوئیم پرکاش بھی ہے۔ اُسے کوئی دوسرا تو پرکاش نہیں کر سکتا۔ اور پھر یہی تینوں کالوں میں ایک رس اور اننت بھی ہے یہی نت ستیہ اور اننت روپ گیان ہی برہم ہے دوسرا کوئی نہیں۔ یہی بھوت بھوشیت ورتمان کے پرچھید سے رہت ہے کیونکہ شرتی کہتی ہے ؎

پرگیانم برہم ۔ ستیم گیان مننتگ برہم۔ (برہم پرگیان سروپ ہے برہم ستیہ گیان اور اننت سروپ ہے) اس لئے یہ گیان ہی ایک ایسا تتو ہے جس میں برہم کے سرب لکشن پورے کے پورے اُترتے ہیں اس لئے یہی برہم ہے۔ آؤ ذرا غور سے برہم کے ان لکشنوں کو گیان سروپ میں گھٹا کر دیکھیں۔ یہ ایک وچتر اور اکھنڈ ستیہ ہے کہ یہ گیان سروپ پورن تتو ہم سب میں ایک رس روپ سے انوسیُوت ہے اور پھر خوبی یہ کہ سدا اپروکش بھی ہے۔

यत्साक्षाद परोक्षा द्ब्रहम । کوئی بھی ویکتی اپنے میں گیان سروپ کی موجودگی سے انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سبھی جیوت منشیہ پشو پکشی کیٹ پتنگ سبھی دیہہ دھاری اسی کے موجود ہونے پر ہی جیتے ہیں اپنے اردگرد سب کو جانتے ہیں اور اسی کی موجودگی سے سب کچھ کرنے میں سمرتھ ہوتے ہیں اور جب یہ گیان ان شریروں میں اپنا سروپ پرگٹ نہیں کرتا نہ تو یہ کچھ کر ہی سکتا ہے نہ کچھ جانتا بھوگتا اور نہ ہی خود جی سکتا ہے۔ اس کی ستّا نہ ملتے ہی سرب جگت کی کرپا سماپت ہو جاتی ہے نہیں نہیں جگت ہی نہیں رہ سکتا اور پھر تو یہ شریر مرتک ہی ہو جاتا ہے۔ جلایا۔ بہایا یا دفنا دیا جاتا ہے کسی کام کا نہیں رہتا۔ یہ سب کھیل اسی گیان سروپ کا تھا جس کی موجودگی اور اتپتی میں یہ راجہ مہاراجہ یوگی مہاتما۔ یودھا فلاسفر سائینسدان بیوپاری اور کاروباری روپ ہو رہا تھا اسی کی موجودگی سے برہما برہما ہے وشنو وشنو اور شو شو ہے۔ بس یہی گیان ہی پر برہم سروپ سب کی جان پران ہے۔ پرانوں کے پران ہے اور بدھی کی بدھی بلکہ یہی سب میں سب کچھ ہے۔ اسی گیان سروپ کو شرتی "پرگیانم برہم" کہتی ہے یعنی یہ پرگیان ہی برہم سروپ ہے

**پرشن نمبر ۱** بھگون! آپ نے یہ سدھ کیا ہے کہ یہ گیان ہی برہم سروپ ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ بتلانے کی کرپا کریں کہ اس گیان میں جگت کی اُتپتی استھتی اور پرلے کیسے ہے مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آیا۔

## گیان ہی جگت کی اُتپتی آدی کا کارن

**اُتّر۔** پیارے! یدّپی اس سدھانت کو پہلے بھی ہم کہہ آئے ہیں پرنتو تمہارے نشچے کی پرپکتا کے لئے پھر اس کو وستار پوروک اور یکتیوں سے نروپن کیا جاتا ہے۔ دھیان دیکر سنو! جب ہم کسی وستو کے روپ یا آکرتی کی کلپنا کرتے ہیں تو اس کو اپنے گیان کے اندر ہی اُتپن اور استھت ہوا دیکھتے ہیں اور گیان میں اُس سنکلپ کے رہنے تک وہ وستو اُسی روپ میں ہمارے گیان میں بنی رہتی ہے اور اس نام روپاتمک سنکلپ کے گیان سروپ میں لے ہوتے ہی یہ وستو بھی ہمارے گیان سروپ میں لے ہو جاتی ہے من اور اندریوں سے جتنی کی گئی سبھی وستوؤں کے لئے یہی ایک نیم ہے کسی وشیش پرکار کی وستو کے لئے نہیں۔ یہاں تک کہ جو وستو باہری جگت میں ہم کو درشٹی گوچر ہوتی ہے یدی اُس میں بھی اُس کی بناوٹ پر وچار کیا جائے تو اسی گیان سروپ کی رچنا شکتی کے انوسار ہمیں ایسی آکرتی بھی پراپت ہو جاتی ہے جو کہ باہری جگت میں استھت ہی نہ ہو۔ درشٹانت کے لئے یوں لو کہ ہم نے باہری جگت میں ایسی کوئی وستو آجتک نہیں دیکھی کہ جس کا مستک تو ہاتھی کا ہو اور باقی دھڑ انسان کا۔ پرنتو جب ہم منشیہ کے شریر اور ہاتھی کے سر کو اپنے خیال میں ملا جلا کر کلپنا کرتے ہیں تو اسی رچنا شکتی سے شری

گنیش جی کی مورتی اپنے گیان میں اُتپن ہوئی دیکھتے ہیں۔ اسی پرکار جب ہم لکڑی مٹی اینٹ سمینٹ اور لوہے آدی کی ایک وشیش نیم کے انوسار ملی جلی کلپنا کرتے ہیں تو ہمارے سامنے ایک نیا پدارتھ یعنی مکان بن کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ سِدھ ہوا کہ بھگوت گیان ہی سرب پرکار کی وستوؤں اور اُن کی آکرتیوں اور روپ آدی کا مُول کارن ہے جو سنکلپ کو رچنا کر کے اس سے نئی نئی سرشٹی پیدا کرتا اپنے میں استھت رکھتا اور پھر اُن کو اپنے میں ولے کرتا ہے۔ جیسے ہاتھی کے کلپت سر اور منشیہ کے کلپت دھڑ کے علاوہ گنیش جی اور اینٹ لوہے سمینٹ سے الگ کوئی مکان نہیں اسی طرح یہ سنسار جو سرب آکرتیوں اور پرتیتیوں کا سموہ ہے اسی مکان یا شری گنیش جی کی مورتی کی طرح سوائے خیالی جوڑ توڑ کے کچھ بھی نہیں اور یہ خیال اُسی گیان سروپ کی رچنا شکتی پرگٹ کرانے کا پھیلاوا ہے اور اس گیان سے الگ ستا نہیں رکھتا۔ پھر ان کی بناوٹ اور میل جول بھی آن ہو اہی پرتیت ہوتا ہے۔ آنکھ روپ کے سوائے کچھ نہیں دیکھتی۔ کان شبد کے سوائے کچھ گرہن نہیں کرتا ناک گندھ اور سپرش کے بنا اور رسنا بنا رس کے کچھ گرہن نہیں کر سکتی اور ایک وقت ایک ہی وستو میں اپنا کام نہیں کر سکتے پھر خوبی یہ کہ ہم ایک چیز میں پانچوں گنوں کو اکٹھا ایک ہی کال میں مان کر شبد سپرش روپ رس اور گندھ سے یکت سارے جگت کو اکٹھا ہی گرہن ہوا مانتے ہیں جو کہ اسمبھو ہے اور یہی ہمارا سنسار ہے۔ خیال یا من ان اندریوں کے بنا جو کلپنا کرتا ہے آسے اندریوں دوارا سامنے دکھائی دیتا مان کر آسے ست مان رہے ہیں جو کہ ہے ہی نہیں۔ یہ صرف اسی گیان سروپ آتمہ کی وچتر کلپنا اور رچنا شکتی ہے جو کہ ان کو ملا جلا بنا بنایا سنسار نشچے کرا رہی ہے۔ اسی نیم کے انوسار تمام جگت کے پدارتھ کلپت روپ سے بنتے قائم ہوتے اور لے ہوتے ہیں مگر ان سب کو اپنے میں سِدھ کر کے دکھلانے والا گیان سروپ آتما ویسے کا ویسا سدا ہی ودیمان ہے اس لئے اسی گیان سے اسی سرب جگت کی اُتپتی آدی ہو رہی ہے وہی پرہم سروپ ہے اسی کو شرتی نے پرگیانم برہم کہکر سب کا مُول کارن کہا ہے نہ کہ کوئی کلپت پرمیشور کسی اور دور دیش میں بیٹھا ہوا کیونکہ ایسا ماننے سے ہر پرکار کا بھے ہی ہے۔

پرشن ۱۵۔ بھگون! منومئی وستوؤں کی اُتپتی آدی تو بھگوت گیان کے آدھین ہو بھی پرنتو ہمارے گیان کے ہٹ جانے پر بھی یہ باہری جگت کے پدارتھ تو بنے ہی رہتے ہیں اس لئے یہ تو گیان کے آدھین نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان واہیہ پدارتھوں کے سموہ روپ جگت کا کارن تو گیان کے سوائے کوئی دوسرا ہی ہو سکتا ہے جس کو پرماتمہ نام سے شاستروں میں سنتے ہیں؟

## باہری اور انتر جگت کی اُتپتی کس سے؟

اُتر۔ تمہارا ایسا پرشن بن تو سکتا ہے پرنتو سدھانت میں کچھ اور ہی بات ہے۔ سدھانت میں تو سرب اندر اور واہیہ کے پدارتھ منو ماتر ہی سدھ ہوئے ہیں اور بھگوت گیان سروپ آتمہ کی وچتر وبھوتی یا چمتکار کے کارن ہی یہ اندر باہر کا بھید درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ اس سدھانت کو بھلی پرکار سمجھنے کے لئے ہم تمہیں سوپن لوک میں لے چلتے ہیں تم اُس سوپن سرشٹی کے سدھانت سے اس واہیہ جگت کا سدھانت بھی اچھی طرح سمجھ جاؤ گے۔ ندرا آنے پر جب ہم سوپن اوستھا میں پراپت ہوتے ہیں تو وہاں بھگوت گیان سروپ میں سوپن سرشٹی پیدا ہوئی ہوئی دیکھتے ہیں اور یہ بھگوت گیان ہی ایک انیہ آپادھی سے سوپن پرش کے روپ میں اپنی ہی جاگرت جیسی منومئی آکرتی دھارن کئے ہوئے پرگٹ ہو جاتا ہے اور سوپن جگت کی سرب منومئی آکرتیوں

میں سنبندھ یکت بنا رہتا ہے جو کہ اُسی ادھشٹان رُوپ گیان میں سوپن جگت کے اندر اُتپتی کو پراپت ہوئے ہوتے ہیں اور یہ سوپن اوستھا کی منومئی آکرتیاں گیان سُروپ سے پرگٹ ہوئے اُس سوپن پُرش کے آدھین نہیں ہوتی اُس کے ادھیکار سے باہر اور بھِن ہی اُن کی پرتیتی ہوتی ہے ٹھیک ویسے ہی یہ باہری جگت ارتھات جاگرت جگت بھی اُسی پرکار اِس گیان سروپ ادھشٹان میں پرگٹ ہوا ہے اور اس جاگرت پرش کی اُپادھی میں پرگٹ ہوئے وِشیش ابھیمانی کے آدھین نہیں بھان ہوتا۔ یدپی دونوں ہی کیا جاگرت پرش اور کیا جاگرت جگت دونوں ایک ہی بھگوت گیان سے بھِن بھِن اُپادھیوں کے دوارا اہنکتا اور اِدنتا یعنی میں اور یہ ان دو اُپادھیوں کے رُوپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ ہر شخص اس بات کو بھلی پرکار سے جانتا ہے کہ سوپن جگت کیول منوماتر ہی ہے اور جب سوپن پرپنچ نِدرا کال میں بن کھڑا ہوتا ہے تو سونے والے پرش کی اپنی سوپن منئ آکرتی بھی تت کال پیدا یا پرگٹ ہو جاتی ہے اور اِس بھگوت گیان کو سوپن منئ دیہہ کے ساتھ وہی سنبندھ پراپت ہوتا ہے جو کہ اب اس جاگرت اوستھا میں اِسے جاگرت دیہہ سے پراپت ہے۔ اور سوپن دیہہ میں بندھن اور ابھیمان ہونے کے کارن سوپن اوستھا میں باہری تتھا منومئی بھان ہونے والی آکرتیوں میں تتھا منومئی پدارتھوں میں بھید سپشٹ روپ سے پرتیت ہوتا ہے ارتھات سوپن اوستھا میں واہیہ دکھائی دینے والے پدارتھ تو سچے اور ایشور رچت اور وہاں ہردے کے انتر منومئی پدارتھ جھوٹے بھان ہوتے ہیں پرنتو کیا سوپن کے منومئی پدارتھ اور کیا واہیہ سچے پرتیت ہونے والے پدارتھ سبھی کے سبھی سوپن روپ ہونے سے ایک سمان جھوٹے ہیں پرنتو اُن میں سچے جھوٹے کا بھید کیول اس بھگوت گیان کا ہی وِچتر چمتکار ہے جس بھگوت گیان کی وچتر شکتی سے اندر کے منومئی سنسار میں اندر اور واہیہ پدارتھوں کا بھید پرتیت ہوتا ہے اُسی وچتر شکتی سے اِس جاگرت جگت میں بھی اندر باہر کا بھید پرتیت ہو رہا ہے ارتھات باہری جگت تو سچا اور ایشور رچت اور منومئی جگت جیو رچت اور جھوٹا پرتیت ہو رہا ہے واستو میں سرب جگت ماتر ارتھات جاگرت اور سوپن دونوں جگت منوماتر رُوپ ہی ہیں۔ پرنتو یہ بھید کیول سو پادھک اور نر اُپادھک گیان کے بھِن بھِن استھان ہونے کے کارن ہی ستیہ اور متھیا الگ الگ بھان ہوتا ہے کیونکہ جس پرکار نر اُپادھک گیان سروپ میں یہ جاگرت جگت بن کھڑا ہوا ہے اُسی پرکار جاگرت پُرش کے منومئی دیہہ کی بھی رچنا ہوئی ہے اور وہی اسنگ اور شدھ بھگوت گیان سروپ ادھشٹان اس کلپت پُرش کی آکرتی میں پرگٹ ہو کر اُپادھی یکت ہوا ہوا پرچھن سا ہو گیا ہے۔ اس ساری ویاکھیا سے یہ سدھ ہوا کہ یہ سرب جاگرت اور سوپن جگت سبھی منوماتر ہی ہے اور یہی چیتن سروپ بھگوت گیان سارے جگت کی اُتپتی کا ہیتو ہے۔ باہری اور انتر جگت کا بھید اُسی گیان سروپ آتمہ کا ہی چمتکار ہے جس کو ہم نے سوپن اوستھا میں بھلی پرکار سے انُبھو کر کے دیکھ لیا ہے۔

سوپن اوستھا میں پہنچ کر جب ہم کسی وستو کا من میں چنتن کرتے ہیں تو اُس پدارتھ کی آکرتی ہمارے گیان میں اُسی وقت پرگٹ ہو جاتی ہے پرنتو وہاں سوپن لوک میں واہیہ (باہری) کہے جانے والے پدارتھوں سے ہماری سوپن میں کلپنا کی گئی منومئی وستو سروتھا بھِن اور نرالی ہی بھان ہوتی ہیں کیونکہ سوپن پرش کی منومئی وستو تو اُس کے اپنے گیان کے آدھین ہی بھان ہوتی ہیں اور شیش سرب سوپن جگت واہیہ اور ستیہ روپ بھان ہوتا ہے اور یہ نشچے نہیں ہو پاتا کہ یہ بھی ہمارے ہی سنکلپ سے گیان سروپ آتمہ کی شکتی دوارا رچا گیا ہے اگرچہ وہاں سبھی سوپن جگت کیا اندر کیا باہر سب بھگوت گیان میں ہی پرتیت ہو رہا ہے پرنتو ایسے ہی معلوم ہوتا ہے کہ میرے منومئی پدارتھ تو میرے گیان کے آدھین ہیں اور دوسرے سبھی سوپن جگت کے پدارتھ ایشور رچت اور سچے ہیں ارتھات میرے گیان کے آدھین نہیں۔

یہی حال جاگرت جگت اور جاگرت پُرش کا ہے۔ جن جن بھی آکرتیوں میں یہ بھگوت گیان ہی اپنی وچتر شکتی سے آپ سوئم ہی پرگٹ ہوا ہے وہ سب ہی سوپن وت اسی گیان کے آدھین ہیں پرنتو اُن کا سوتنتر ستا والا ہو کر پرتیت ہونا یہ سب اس کا وچتر چمتکار ہے پرنتو بھرانتی وش ایسا بودھ نہیں ہو رہا۔ اس لئے اس بھرانتی کا نوارن کرنا اتی آوشیک ہے کیونکہ اسی بھرانتی کے کارن ہی ٹھیک ٹھیک بودھ اپنے شدھ گیان سروپ کا نہیں ہو رہا جو کہ سرب انتر باہیہ جگت کا ایک ماتر ادھشٹان ہے۔ اسی بھرانتی کے کارن تو ہم شرتی کے ٹھیک ٹھیک ارتھ کو نہیں جان رہے حالانکہ یہ بھید بھرانتی خود بھی اسی بھگوت گیان کا ہی چمتکار ہے جس میں سب کی بدھی حیران ہے۔ اب جب یہ درڑھ نشچے ہو گیا کہ سرب سمشٹی جگت اتھوا سوپن جگت منومئی آکرتی ماتر ہی ہے جن کا آشریہ اور ادھشٹان یہی بھگوت گیان ہے جو کہ منشیہ آدی کی کلپت اُپادھی روپ میں دکھائی دے رہا ہے اور یہ بھی سدھ ہو گیا کہ یہی پربرہم پرماتمہ روپ بھگوت گیان سرب سرشٹی کا اُتپن کرنے والا ہے جو اس سمیہ تمہاری منشیہ روپ آکرتی میں پرگٹ ہوا ہوا ہے اور اس سے یہ بھی سدھ ہوا کہ یہی بھگوت گیان سرب سرشٹی کا اپنے ہی سنکلپ سے پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کا مول کارن ہے اور اس سمے تمہاری ہی منشیہ کی آکرتی میں پرگٹ ہوا ہوا ہے پرنتو ہے وہ سرب سرشٹی کا ایک ماتر سرشٹا۔ دوسرا کوئی سرشٹا اس انتر واہیہ جگت کا نہیں۔ اس لئے وہ گیان سروپ ہی برہم ہے۔

**پرشن ۱۶۔** پربھو! آپ نے سوپن سرشٹی کے سمان جاگرت سنسار کو بھی بھگوت گیان سے اُتپن ہوا ہوا بتایا اور دونوں کو ہی منومئی سنکلپ ماتر ٹھہرایا۔ کرپا کر کے اب میرا یہ سنشیہ بھی نورت کریں کہ سرب سرشٹی ہی یدی منومئی ہے تو واہیہ کھان پان آدی سے جس پرکار ہماری بھوک اور پیاس دُور ہوتی ہے تو پھر اسی طرح ان سوپن کے بھوگوں کھان پان سے ہم اُٹھ کر کیوں بھوکے اور پیاسے ہی اپنے کو پاتے ہیں اس میں کیا کارن ہے۔ کھول کر سمجھائیں!

## بھگوت گیان کی وچتر شکتیاں

**اُتّر۔** پیارے! اس بھید کو سمجھنے کے لئے تمہیں بھگوت گیان کی کئی ایک وچتر شکتیوں کے سمجھنے کی آوشیکتا ہے۔ جن کو سمجھ لینے سے اندر باہر کے پدارتھوں اور اُن کے بھن بھن پربھاوں اور اُن کی بھن بھن وشیشتاؤں کا بھید جانا جا سکے۔ ذرا دھیان دیکر سُنو!

برہم ودیا کے آچاریوں نے گیان سروپ آتمہ کی دو بھن شکتیاں بتلائی ہیں جو کہ لال کی دمکوں کے سمان اُس سے سمیہ سمیہ پر پرگٹ ہوا کرتی ہیں۔ پہلی آورن شکتی ہے جو کہ ادھشٹان روپ وستو کو ڈھانپتی ہے دوسری رچنا شکتی ہے جو کہ بھن بھن پدارتھوں کو اُس میں پرگٹ کیا کرتی ہے آورن شکتی کا پورا پورا انوبھو ہمیں سوشپتی کال میں ہوتا ہے۔ اُس سمیہ سرب منو راج ارتھات مانسک ورتیاں اور اُن کا کاریہ رُوپ سنسار اپنے بیج روپ سے اودیا میں لین ہوا ہوتا ہے۔ اسی اودیا میں سروپ کو ڈھانپ دینے اور سب ورتیوں آدی کو لے کر دینے کی شکتی کا نام ہی آورن شکتی ہے اور رچنا شکتی کے پرگٹ ہونے پر جاگرت یا سوپن اوستھا میں سنکلپ ہوتے ہی بھن بھن پدارتھوں کی پرتیتی ہونے لگتی ہے۔ یہ رچنا شکتی پھر دو پرکار کی ہے ایک کلپنا شکتی دوسری وکشیپ شکتی۔ کلپنا شکتی دوارا سرب آکرتیاں گیان کے آدھین منو راج ماتر ہی بنتی دکھائی دیتی ہیں اور یہ آوشیک نہیں کہ ان کے پربھاد تتھا وشیشتائیں بھی ساتھ ہی پرگٹ ہوں اور وکشیپ شکتی کے آنے پر تو یہ کام بھی پورا ہو جاتا ہے ارتھات اُن میں اپنا پورا پربھاو دکھانے کی پوری یوگیتا آ جاتی ہے۔ کارن کاریہ بھاو اور چھوٹا بڑا اچھا بُرا آدی سدھ ہونا اسی وکشیپ شکتی کے نمت سے ہوتا ہے اور یہ سنکلپ کے بدلنے

کے ساتھ نہیں بدلتی اور ایسا بھان ہوتا ہے کہ یہ نتیہ اور سِتھر روپ سے استھت ہے۔ اب تم جان گئے ہو گے کہ منومے
سوپن جگت کے پدارتھ کیول کلپنا شکتی سے رچت ہیں اُن میں ابھی وِکشیپ شکتی نے اپنا وہ کام نہیں کیا جو کہ جاگرت
کے پدارتھوں دوارا سِدھ ہوا کرتا ہے۔ اسی کارن سے سوپن میں بھوجن کھا لینے سے بھی ہم جاگنے پر اپنے کو بھوکا پیاسا
ہی انوبھو کرتے ہیں اور سوپن میں بھوجن کرنے پر اُس کال میں ترپتی ایسے ہی بھان ہوتی ہے جیسے کہ جاگرت میں بھوجن کرتے
ہوئے ہوا کرتی ہے پرنتو جاگ کر سوپن سرشٹی سے نکلتے ہی اپنے کو پہلے کی طرح بھوکا ہی انوبھو کرتے ہیں کیونکہ اُن سوپن کے کھائے
گئے پدارتھوں کا پربھاو وہاں سنکلپ ماتر ہی ہوتا ہے اور جاگرت میں کھانے پر سچا بھان ہوتا ہے اور جاگرت میں یدی
منوراج ماتر کا کھانا کھایا جاوے سنکلپ میں کھانا تو بھان ہوتا ہے پرنتو ترپتی کا بھان تو کنچت ماتر بھی نہیں ہوتا ہاں یدی
ترپتی کی بھی کلپنا منوراج میں ساتھ ہی ساتھ کر لیتے تو وہ بھی پرتیت ہو جاتی۔ اس سد بات کو اور بھی پر کار سمجھنے کیلئے یوں
جانو کہ سنکلپ کرتے وقت تو کیول کلپنا شکتی ہی کام کرتی ہے اور ہمارے گیان میں کلپت آکار والی وستو آ کھڑی ہوتی ہے
اور وکشیپ شکتی اُس میں اپنا پربھاو نہیں دکھاتی ارتھات اُس میں کوئی ادھک پریورتن ورِدھی نہیں کرتی اور یہ وکشیپ
شکتی کریا سے رہت ہی رہتی ہے اور سنکلپت وستو سنسکار روپ سے کیول پرگٹ تو ہوتی ہے پرنتو پرتکش واہیہ
آکار درشٹی گوچر نہیں ہوتا جیسے کہ صاف کپڑے میں ٹھپے والے کیول چنہ تو بنا دیتے ہیں اور پھر اُن میں رنگدار دھاگا
پیچھے گھروں میں لڑکیاں بھرا کرتی ہیں۔ کلپنا شکتی تو ٹھپہ چھاپنے ماتر کا کام کرتی ہے اور وکشیپ شکتی اُن میں رنگدار دھاگا
بھرنے کا۔ سوپن جگت میں پہلے کلپنا شکتی پرگٹ ہوتی ہے پیچھے سنکلپ درڑھ ہونے پر وکشیپ شکتی کا پربھاو پتہ لگتا ہے اور
تب یہ جانا جاتا ہے کہ فلاں پدارتھ پرگٹ ہو گیا اس لئے سوپن کال میں سوپن جگت کے پدارتھ جاگرت جگت کے پدارتھو
کے سمان اُتپن ہوئے ہوئے سے بھان ہوتے ہیں کیونکہ وہاں وکشیپ شکتی کے کام کا بھی بھرم ساتھ ہی ہوا ہے اور منوراج
اتر میں کیول سنکلپ ماتر ہونے سے یہ وِشیشتا بھان نہیں ہوتی۔ اس لئے ان شکتیوں کے بھید بھرم سے کچھ پدارتھ تو کیول
منوماتر ارتھات اُٹھے ہوئے سنسکار والے उद्बुद्ध संस्कार پرتیت ہوتے ہیں۔ کچھ لو باہر میں آتے ہوئے پرتکش
بھان ہو جاتے ہیں۔ یدیپی منوراج تتھا سوپن دونوں کے پدارتھ کیول منوماتر ہی ہوتے ہیں اور دونوں انتہ کرن کی ورتی
میں ہی دکھائی دیتے ہیں۔ اندر اور باہر کا واستوک بھید وہاں کچھ بھی نہیں پرنتو وہاں سوپن میں ایسا بھان ہوتا ہے
کہ کلپنا روپ پدارتھ تو میرے منوگت ہیں اور سامنے دکھائی دیتے ہوئے پدارتھ باہر اور سچے ہیں۔ پرنتو ہیں وہ سب کے
سب کلپت اور منوماتر ہی۔ یہ سب کے سب سوپن روپ سے منومے اور جھوٹے ہی ہیں ان کے سروپ میں کوئی بھید نہیں
اور یہ سب بھید بھرانتی بھگوت گیان کی وچتر شکتیوں کے کارن ہی ہے۔ باہری جاگرت جگت میں بھی یہی نیم کام
کر رہا ہے سرشٹی کے آنادی کال سے یہاں بھی پہلے کلپنا شکتی پرگٹ ہو کر سوکشم پنچ بھوت تن ماترا روپ سے اُس میں
پرگٹ ہو جاتے ہیں جیسا کہ منومئی سنسکار روپ آکرتیاں ہوتی ہیں۔ اس کے پیچھے وکشیپ شکتی کے کارن ان میں ستیہ
روپتا کی بھرانتی ہو کر ان کی ستیہ روپ سے پرتیتی ہونے لگتی ہے اور جیسے سوپن میں بھی گیان دیو سوپن پرش کے روپ
میں پرگٹ ہوا تھا اسی پرکار یہ جاگرت پرش روپ بھی سنکلپ رچت پرگٹ ہو گیا ارتھات یہی بھگوت گیان
جاگرت منشیہ کے آکار سے اہم (میں) روپ اُپادھی سے پرگٹ ہوا اس لئے سوپن میں سوپن سنسار پرتکش بھان ہوتا
ہے اور وہاں کا منوراج کا جگت جاگ کے کیول ورتی کے اندر اور منومئی پرتیت ہوتا ہے۔ اور سوپن سرشٹی کے
سمان پرتکش بھان نہیں ہوتا اس لئے اندر باہر کا بھید دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ وہ دونوں ہی منومئی ہیں۔ ان
دونوں میں انتر واہیہ کا بھید واستوک نہیں۔ یہی اوستھا جاگرت جگت اور سوپن جگت کی ہے دونوں ہی کلپنا

ماتر ہیں پھر کبھی اندر باہر کا بھید اور سوپن چھوٹا اور جاگرت جگت سچا بھان ہوتا ہے پرنتو واستو میں دونوں ہی منو ماتر
ہونے سے متھیا ہی ہیں ان میں کوئی یتھارتھ بھید نہیں۔ سرب جگت ماتر کیا جاگرت کیا سوپن اور کیا منوراج آدی اسی
بھگوت گیان کی وچتر شکتیوں کا ولاس اور چمتکار ماتر ہیں۔

پرشن ۱۳۔ بھگون! یہ تو میں نے سمجھ لیا کہ جاگرت اور سوپن کے سچے جھوٹے تتھا اندر باہر پرتیت ہونے میں بھگوت
گیان کی بھن بھن کلپنا اور وکشیپ شکتیاں ہی ہیتو ہیں اور انہی سے یہ انادی کال سے سرشٹی کا پرواہ چلا آرہا ہے پرنتو کیا
یہ پرواہ سدا ایسا ہی چلتا رہے گا یا کبھی اس میں کچھ پریورتن بھی ہوگا اب مجھے یہ بتلانے کی کرپا کریں۔

## سرشٹی اور پرلے کا چکر

اُتر۔ پیارے! اب اس سدھانت کو تو تم سمجھ گئے کہ یہ سب بھگوت گیان کی اننت شکتیوں کے کارن یہ
جگت کیول پرتیتی ماتر اپنے ادھشٹھان سروپ برہم میں متھیا ہو کر پرتیت ہو رہا ہے پرنتو ایسا سلسلہ سدا نہیں رہے
گا پھر اس کی پرلے اور پرلے کے بعد پھر یہ سرشٹی تب تک ہی چلتی رہے گی جب تک کہ ادھشٹھان سروپ کا گیان
کسی کو نہیں ہوتا یہ اگیان کا کاریہ سرشٹی اور پرلے بھان ہوتے ہی رہیں گے۔ ہاں سنو کہ اس کی پرلے کب ہوتی ہے!
جب سمشٹی جیووں کے اس کلپ میں پھل دینے والے کرم آورن شکتی کے پرکٹ ہونے پر نشچت سمیہ پر رک جاویں گے
اُسی سمیہ سرب درشٹی گوچر اور پروکش وستوؤں کی آکرتی اسی گیان سروپ ادھشٹھان میں لین ہو جاوے گی
اور واہیہ کا سرب درشٹی گوچر جگت ادرشیہ ہو جاوے گا۔ اسی اوستھا کو مہا پرلے کہا گیا ہے۔ اُس سمیہ آورن شکتی
کے کارن اس استھول سوکشم جگت کی وِشا دہی ہوگی جو کہ سوشپتی کال میں جاگرت سوپن میں سنسار کی ہوا کرتی ہے۔
سرب واہیہ تتھا انتر جگت جیسے سوشپتی میں نہیں رہتا ایک بھگوت گیان ہی اس آورن شکتی روپ کالی چادر میں سب
جگت کو ایسا لپیٹ لیتے ہیں جیسے نروکار روپ سے براجتے ہیں کہ اُس سمیہ ان من بدھی آدی کے نہ رہنے سے اس اوستھا کا
گیان اُس کال میں تو نہیں ہوتا کہ یہ سب کدھر چلے گئے پرنتو اُس سے اتھان ہونے پر اس کی سمرتی اتنی ماتر ہوتی ہے کہ لیا
بے خبر سویا کہ کچھ بھی ہوش نہ رہی۔ اسی پرکار اس سرب سنسار کا بیوہار پرلے کال میں بند ہو جاتا ہے اور نئی سرشٹی کے آرمبھ
میں پھر پہلی سرشٹی کا گیان پرکٹ ہو جاتا ہے اور یہ سرشٹی اور پرلے کا پرواہ انادی کال سے چلا آیا ہے اور چلتا رہے
گا۔ اور جب ٹھیک ٹھیک اپنے سروپ برہم آتم تتو کا بودھ ہوگا تو یہ بھرم بھی ایسے دور ہو جاوے گا جیسے رجو کا گیان
ہوتے ہی سرپ بھرم دور ہو جاتا ہے۔ اب اس لیکھ سے تم کو یہ سپشٹ ہو گیا ہوگا کہ یہ بھگوت گیان جو اس سمیہ جاگرت
پرش روپ اپادھی میں پرکٹ ہوا ہوا ہے اُس میں یہ سرب شکتیاں موجود ہیں جو کہ اس موجودہ دیہہ کی اُتپتی سے پہلے اس کے
روپ میں موجود تھیں اور چونکہ شکتیاں شکتی والے سے جدا کوئی ہستی نہیں رکھتیں جیسے کہ دودھ کی سفیدی دودھ سروپ
ہی ہے اسی طرح واستو میں یہی نرگن سروپ ہے۔ اسی نراپادھک سروپ کی بھن بھن شکتیوں کو ہم نے سوپن اوستھا
میں پورن روپ سے انوبھو کیا ہے۔ اس لیے ایسا درڑھ نشچے کرو کہ جو بھگوت گیان سرشٹی کے پوروا اپنے واستو
سروپ سے موجود تھا اب بھی وہی اپنے واستو روپ سے موجود ہے اور یہی سروپ ہے اسی کو اونکار روپ سے
مانڈوکیہ شرتی اسے اس پرکار ورنن کرتی ہے۔

'ओमित्येत दक्षरमिदंसर्वं तस्योपाव्याख्यान
भूतं भवद् भविष्यदिति, सर्वं मोङ्कारेव ॥ (मा०-१)

ارتھ۔ یہ اونکار (برہم سروپ آتما) ہی یہ سب کچھ ہے اس کا ویاکھیان یہ ہے کہ بھوت بھوشیت اور ورتمان سب کچھ اونکار ہی ہے ارتھات کاریہ جگت بھی اونکار روپ برہم ہے اور تری کال اتیت کارن جگت بھی برہم سروپ اونکار ہی ہے۔ اونکار کو ہی اگلے دوسرے منتر میں برہم روپ اور پھر اسی کو آتما روپ کہا ہے۔

॥ अयमात्माब्रह्म ॥ सर्वं ह्येतद्ब्रह्म ॥ ارتھ یہ سب کچھ برہم ہی ہے۔ یہ آتما ہی برہم ہے۔ یہاں تک تم کو گیان سروپ برہم کی وبھن شکتیاں تتھا اس کی نروکارتا اور آتم روپتا کہی جس سے یہ سدھ ہو گیا کہ وہ بھگوت گیان ہی ایک ادوتیہ تتو ہے۔

پرشن ۸: بھگون! مجھے آپ کی امرت روپ بانی سے ایسے پرتیت ہوتا ہے کہ یہ مہان شکتی والا پرماتما مجھ میں ہی ویدمان ہے۔ پھر بھی ایسا سندیہ ہو جاتا ہے کہ اس جیو اپادھی میں آیا ہوا بھگوت گیان یدی برہم سروپ ہی ہے تو اس ورتمان کال میں کیوں اپنی شکتیوں کا پربھاو نہیں دکھاتا۔ مجھے تو ایسا ہی پرتیت ہوتا ہے کہ وہ برہم تتو اس آتما سے بھن وستو ہی ہو گا۔

## جیو کا واستو سروپ

اُتر۔ پیارے! جس کارن سے انادی کال سے یہ اگیان بہت دڑھ اور گھنا ہو رہا ہے اس کارن سے ایسا بھرم تجھے ہو جانا سبھاوک ہی ہے۔ ایسا سمجھو کہ یدپی گیان سروپ آتما جگت کی اُتپتی کال سے پُورو کال کے سمان اب بھی پورن شکتیمان ہی ہے پھر بھی منشیہ آدی کی اپادھی لئے ہوئے یہ اپنے تچھ سنکلپ سے اُن شکتیوں کو پرگٹ نہیں کر سکتا اُپادھی اس منشیہ دیہہ کی بہت چھوٹی اور پرچھن ہے اس لئے اس میں پوری پوری شکتیوں کا پورا پورا درشن نہیں ہو پاتا جیسا کہ بجلی کے الپ شکتی والے بلب سے اس مہان شکتی والی ویاپک بجلی کا پورا پورا درشن نہیں ہو سکتا۔ یدپی اس چھوٹے بلب میں بھی پرگٹ ہونیوالی بجلی اسیم اور اننت ہی ہے یہی کارن ہے کہ جب اس میں پوری پوری شکتیوں کا ساکشات درشن نہیں ہو جاتا تو ایسا بھرم ہونے لگتا ہے کہ یہ تچھ اور نربل ہے اور یہ درشٹی اس پرکار کا ہے کہ جب کبھی کوئی سرب شکتیمان ہماری پرارتھنا پر دھیان نہ دیکر اپنی پورن شکتی کو پرگٹ نہ کرے اور ہم ایسا سمجھ لیں کہ وہ شکتی ہین اور نربل ہے اتھوا اشنان کرتے سمیہ کوئی چکرورتی مہاراجہ کمر میں کیول ایک وستر ہی پہنے اور ہم ایسا سمجھ لیں کہ وہ اکنچن (غریب) ہے۔ ایسے ایسا سمجھنا ہمارا بھرم ماتر ہی ہے کہ وہ بھگوت گیان منشیہ دیہہ میں آیا ہوا تچھ اور شکتی ہین ہی ہے اور اپنی جگت رچنا آدی کی سامرتھیہ کھو بیٹھا ہے۔

پرشن ۹: بھگون! یہ تو میری بدھی میں آ گیا کہ بھگوت گیان ہی برہم سروپ ہے اور سرو شکتیمان بھی۔ پرنتو میں نے شاستروں دوارا ایسا سنا ہے کہ پرماتما تو ایک اکھنڈ ادوتیہ ہے پھر یہ بھی میں دیکھتا ہوں کہ ہر ایک کا گیان بھن بھن ہے اور پھر میرا گھٹ آدی گیان پٹ مٹھ آدی گیان سے ولکشن ہے۔ روپ کے گیان سے شبد کا گیان بھن ہے۔ رام کا گیان شیام کے گیان سے بھن ہے۔ پھر یہ بھن بھن گیان ادوتیہ برہم کیسے ہو سکتا ہے؟

## "گیان سروپ برہم ایک اور ادوتیہ ہے"

اُتر۔ پیارے! تیرا یہ پرشن بھی اس گیان سروپ آتما کے واستو سروپ کو تتھا اس کے لکشنوں کو نہ جاننے کے کارن ہی ہے۔ اب یوں سمجھو کہ برہم ودیا میں بھگوت گیان سروپ کو ایک اکھنڈ ادوتیہ ہی سدھ کیا گیا ہے۔ کیونکہ

"یہ گھٹ ہے" "یہ پٹ ہے" یہ بھید گھٹ پٹ آدی وشیوں کے بھید کے کارن ہی ہے۔ گیان سروپ ان میں ایک ادوتیہ ابھن ہے۔ ارتھات گییہ پدارتھ تو انیک ہوسکتے ہیں پرنتو گیان انیک نہیں ہوسکتا۔ ان پدارتھو کی انیکتا کے ساتھ پرکاشک پرکاشیہ بھاو روپ سمبندھ ہونے سے گیان سروپ بھی انیک سا بھان ہوتا ہے۔ جب "گھٹ" کے نام اور روپ سے اس گیان کا کلپت تاداتم سمبندھ ہوتا ہے تب وہ "گھٹ کا گیان" کہلاتا ہے اور جب پٹ کے نام اور روپ کے ساتھ اس کا کلپت تاداتم سمبندھ ہوتا ہے تو "پٹ گیان" کہلاتا ہے جیسے آکاش جب گھٹ میں پرگٹ ہوتا ہے تو گھٹا کاش کہا جاتا ہے اور جب مٹھ (مکان) کی اپادھی سے پرگٹ ہوتا ہے تو مٹھا کاش کہلاتا ہے۔ اسی پرکار بھن بھن اپادھیاں وہ گھٹ پٹ آدی پدارتھ ہی ہیں جن سے وہ گیان کلپت تاداتم سمبندھ والا ہو رہا ہے اور گیان سروپ آتما تو ایک اور ادوتیہ ہی ہے اور ایک رس اور نروکار ہے اس میں انیک پدارتھوں کے پرتیت ہو جانے سے اس سے ان کا واستو سمبندھ نہیں ہوا اور نہ واستو میں انیک ہی ہوا ہے۔ اسی پرکار روپ گیان اور شبد گیان آدی کا بھید بھی واستو نہیں ان کے پرکاشت ہونے میں چکشو شروتر آدی سادھن تھا نمت روپ ہیں جو کہ بھن بھن ہیں پھر بھی اگیان آدی پہلے کی طرح یہاں بھی روپ گیان اور شبد گیان اتیادی سمجھ کر گیان سروپ میں انیکتا کا بھرم کرتا ہے جیسے ایک ہی بجلی کے پرکاش کو دکھانے والے نیلے پیلے آدی بھن بھن لیمپ یا بلب ہوتے ہیں پرنتو ان میں بجلی ایک ہی رہتی ہے۔ پھر یہ اگیانی ایسا بھی سمجھنے لگتا ہے کہ یدی گیان ایک ہی ہوتا تو ایک ہی اندریہ کے دوارا سرب پدارتھوں کا گیان شبد سپرش آدی کا ہو جاتا۔ ارتھات چکشو میں پرگٹ ہوتا ہوا گیان روپ کو دیکھتے ہوئے شبد کو بھی سن لیتا اور شبد سپرش اور رس اور گندھ کا بھی گیان ہو جاتا۔ پرنتو ایسا ہوتا نہیں اور یہ ہمارے انوبھو کے ورودھ بھی ہے۔ اسی پرکار سرب اندریوں تتھا ان کے وشیوں کے لئے بھی نیم ہے۔ اس سے یہ سدھ ہوا کہ اندریہ اتھوا وشیہ کی اپادھی کے بھنت سے گیان کی انیکتا کا بھرم ہو جانا سبھاوک ہے۔ پرنتو جس پرکار پہلے کہہ آئے ہیں کہ وشیوں کے بھید سے گیان کے بھید کی بھرانتی ہوتی ہے ایسے ہی اندریوں کے بھید سے بھی گیان کی انیکتا کا بھرم ہو جانا سوبھاوک ہے کوئی آشچریہ نہیں سدھانت تو یہ ہے کہ گیان ایک اور ادوتیہ ہے۔ جس جس اندریہ سے اس کا کلپت سمبندھ ہوتا ہے ارتھات جو اندریہ منو برتی دوارا اس آتم سروپ گیان سے ستا سپھرتی پراپت کرتا ہے اسی کے دوارا اس کے ہی وشیہ شبد سپرش اتھوا گندھ آدی کا گیان ہوتا ہے دوسرے کسی وشیہ کا نہیں اس لئے روپ گرہن کرنے والا چکشو اندریہ منو برتی دوارا جب گیان سروپ سے ستا گرہن کرتا ہے تو وہ کیول روپ کو ہی پرگٹ کرتا ہے یہی حالی باقی اندریہ کا ہے۔ اس لئے اندریہ بھید سے گیان سروپ آتما میں بھید ماننا ایک بھاری بھول ہے۔ جیسے اگیانی بچہ بھول سے ہی ایک ہی بجلی کی شدھ جیوتی کو بھن بھن رنگ والے شیشوں سے نکلنے پر الگ الگ رنگوں کو گرہن کرتا ہے۔ مگر بجلی ایک ہی رہتی ہے۔ اس میں کنچت ماتر بھی بھید نہیں۔

پرشن نمبر ۲ بھگون! بھن بھن اندریوں کے بھن بھن بوہار ہونے پر آتما کس پرکار ایک اور ادوتیہ ہی رہتا ہے یہ مجھے ذرا کھول کر سمجھانے کی کرپا کریں۔

## سویم پرکاش آتما!

اُتر۔ پیارے۔ جوں جوں وچار کرکے دیکھو تمھیں یہ سپشٹ ہوتا جاوے گا کہ ہر اندریہ کا اپنا اپنا بوہار ہے اور ایک اندریہ دوسرے اندریہ کا بوہار نہیں کرسکتا۔ یہ تو تم خود بھی سمجھ رہے ہو۔ جیسے نیتر اندریہ کا یہ سبھاؤ ہے کہ اس کے دوارا رنگ اور شکل اکٹھے پرگٹ ہوتے ہیں اور شروتر اندریہ دوارا کیول شبد ہی گرہن ہوا کرتا ہے

پرنتو رنگ یا شکل پرگٹ نہیں ہوتے جس کارن سے نیتر کالے یا گورے رنگ اور گول چپٹے اور لمبوترے آکار کو پرگٹ کرنے والا ایک ہی اندریہ ہے اور اُس کے لئے گولک بھی ایک ہی ہے اس لئے وہ ان سب کو ایک ہی کال میں گرہن کر سکتا ہے۔ اُس میں بھی گیان سروپ آتما ہی ہے جو شروتر آدی کو ستا پردان کرتا ہے اور وہاں وہ شبد کو سنتا ہے۔ اسی پرکار باقی سب اندریوں میں بھی سمجھنا چاہیئے۔ ہاں یہ بھی اوشیہ دھیان رکھنا چاہیئے کہ جیسے نیتر کسی درپن آدی کو دیکھتی ہے تو درپن اور اس کے روپ اور آکار کو پرگٹ کرتی ہوئی بھی سوریہ کے پرکاش سہت ہی اُس کے رنگ آکار آدی کو پرگٹ کرتی ہے اور یہی کارن ہے کہ نیتر۔ رنگین پدارتھ اور درپن تینوں کے موجود ہونے پر بھی سوریہ آدی کے پرکاش کے بنا یہ چکشو کسی کو بھی نہیں دیکھ سکتی۔ اسی پرکار اور گمبھیر وچار کر کے دیکھیں، تو جلدی ہی یہ سمجھ آسکتا ہے کہ گیان سروپ آتم پرکاش کے نہ ملنے پر یہ نیتر اندریہ نہ تو سورج کے پرکاش کو اور نہ ہی روپ والے پدارتھ نہ رنگ نہ شکل اور نہ ہی شیشے کو ہی دیکھ سکتی ہے جیسے کہ مُردہ شریر میں سوکشم شریر (جو کہ آتما کے پرکاش کرنے میں سادھن ہے) کے نہ رہنے پر شریر پران من اندریہ آدی کا کوئی کاریہ نہیں ہو سکتا۔ یہ نیم سبھی پران من شریر اندریہ آدی کے لئے سمان ہے۔ ان سب کو گیان سروپ پرکاش کی پراپیکھشا (ضرورت) ہے۔ سوئم ان میں کوئی پرکاش نہیں سب ہی اس گیان سروپ کی ستا اور چیتنا کو پا کر ہی اپنا اپنا ویوہار کرنے میں سمرتھ ہو سکتے ہیں پرنتو ستا سمان روپ سے ملنے پر بھی کاریہ ان سب کا الگ الگ ہوتا ہے اور اپنے اپنے ہی وشیہ کو پرگٹ کرنے میں ہیتو بنتے ہیں۔ ایک اندریہ دوسری اندریہ کا کاریہ نہیں کر سکتا۔ یدی کسی اندریہ کو دوسرا کوئی کاریہ کرنے کی سامرتھیہ پراپت ہوئی ہوتی تو اُسے بھی گرہن کر سکتا جیسے کہ نیتر اندریہ روپ اور آکار دونوں کو گرہن کرتا ہے۔ جیہوا چکھنے اور بولنے کا دونوں کام کرتی ہے۔ کیونکہ اُن کے لئے ایسا ہی نشچیت ہو چکا ہے اس سارے کتھن کا یہی سار ہے کہ جس اندریہ کا جو جو کام ہے وہ اپنا اپنا کام بھگوت گیان کی ستا کو پا کر ہی کر سکتا ہے اور واستو پرکاش تو کیول ایک گیان سروپ آتما کا ہی ہے۔ ان میں اپنا پرکاش کوئی نہیں۔ پرنتو ان کی رچنا اس پرکار کی گئی ہے کہ وہ اپنے وشیہ کو ہی گرہن کیا کرتے ہیں دوسرے کو نہیں۔ اس سدھانت کو ہم سوپن درشٹانت سے بھلی پرکار سمجھ سکتے ہیں۔ وہاں ایک ہی گیان سروپ ادھشٹان میں ہر ایک اندریہ اور وشیہ ایک ہی کال میں بن سا جاتا ہے اور دونوں کو ستا دینے والا ایک ہی گیان سروپ آتما ہی ہوتا ہے اس لئے یہ سمان کال میں اُتپن ہونے والے اندریہ اور وشے کیسے پرکاشک اور پرکاشیہ بن سکتے ہیں کیونکہ وشیہ کو پرکاش کرنے والا اندریہ تھا اس کا گولک اُس کی اُتپتی سے پہلے ہونا چاہیئے تھا اور یہاں تو دونوں کی اُتپتی ایک ہی کال میں ہوئی ہے اس سے یہی سدھ ہوا کہ سوپن پرپنچ اندریوں سہت کیول گیان سروپ سے ہی پرکاشت ہوتا ہے پرنتو وہاں بھی یہی بھرم ہوتا ہے کہ روپ کو نیتر نے اور شبد آدی کو شروتر نے پرکاشت کیا اور ایسا پرتیت ہو جانا بھی بھگوت گیان کا ہی ایک ولاس اور چمتکار ہے۔

ہمارے وِدوان تتھا آچاریوں کا یہ کتھن ہے کہ وچار سے ہی یہ انبھو ہو سکتا ہے کہ سوپن جگت کی پرتیتی بنا اندریوں کی سہایتا کے ہی بھگوت گیان سروپ میں ہو رہی ہے کیونکہ یدی اندریاں اور اُن کے گولک پہلے ودیمان ہوں اور اُس کے پشچات اُن کے وشیہ اندریوں کے سامنے اُپستھت ہوں تب ہی وہ اُن کو جان سکیں اور یہ پہلے سدھ ہو چکا ہے کہ سوپن کال میں اندریاں۔ گولک اور اُن کے انوگراہک دیوتا (ہر اندریہ کو سہایتا دینے والا الگ الگ دیوتا ہوتا ہے) سم کال میں ہی اُتپن ہوتے ہیں اس کارن سے وہ اُن وشیوں کو گرہن کرنے میں کارن نہیں بن سکتے تو بھی سوپن اوستھا میں بھرم ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہاں اندریاں پہلے موجود ہو کر اپنے آگے آنے والے وشیوں کو گرہن کرنے میں ہیتو ہیں اور

یہ بتلایا جا چکا ہے کہ ایسی پرتیتی بھرم ماتر ہے اسی کارن سے ورہد آرنیک شرتی آتما کی سوپرکاشتا کا پرتکش ورنن جیوتی برہمن کے اندر کرتی ہے اور اسے نرالمب اور نرپیکش (کسی آشریہ کے بنا اور دوسرے کی اپیکشا سے رہت) بتلاتی ہے۔

न तत्र सूर्यो भाति न चन्द्र तारकं ॥ (मु० ३-२-२-१०)

"तस्य भासा सर्वमिदं विभाति नेमा विद्युतो भान्ति
कुतोऽय मग्नि: तमेव भान्त मनु भाति सर्वम् (मु. २-२-१०

न तद्भासयते सूर्यो न शशाङ्को न पावकः ।
यदगत्वा न निवर्तन्तन्ते तद्धाम परमंमम ॥ (भ:गी १५-६)

ارتھ۔ "وہاں نہ سورج پرکاش کرتا ہے نہ چندرما نہ تارے" "نہ یہ بجلیاں ہی پرکاش کر سکتی ہیں۔ اس کے پرکاش سے ہی یہ سب پرکاشت ہوتا ہے اس کے بھاسمان یعنی پرکاشت ہونے پر ہی یہ سب جانا جاتا ہے۔

۲- اس پرم پد یعنی سروپ بھوت گیان تو کو نہ سورج پرکاشتا ہے نہ چندر نہ اگنی جس پد کو پراپت ہو کر پھر نہیں لوٹتا وہ میرا پرم پد ہے گیان سروپ آتما کو نِدرا اوستھا (سوپن) میں اندریوں کی اپیکشا نہیں اسی پرکار وہ جاگرت کال میں بھی اندریوں کی اپیکشا نہیں رکھتا اور جیسے سوپن میں اندریوں کی سا اپیکشا (ضرورت) کا بھرم ہوا تھا ویسے ہی جاگرت میں بھی وہ اندریوں کی کنچن ماتر بھی اپیکشا نہیں رکھتا اور ٹھیک اسی پرکار یہ بھرم ہوا کرتا ہے کہ پہلے اندریاں موجود ہوں پھر اُن کے سامنے وشیہ موجود ہوں تو پھر اُن کا گیان ہو سکتا ہے اسی بھرم کے کارن یہ آتما اندریوں کی اپیکشا والا پرتیت ہوتا ہے اور ایسا پرتیت ہونا کسی بھگوت گیان کی وچتر وبھوتی یا چمتکار ہے جو کہ اتینت آشچریہ مئے ہے۔

جیسے کہ اوپر دکھلایا گیا کہ وہ گیان سروپ آتما جاگرت یا سوپن میں وشیوں کا پرکاش کرنے میں اندریوں کی اپیکشا رکھتا پرنتو بھرم سے وہ اندریوں کی اپیکشا والا ہی پرتیت ہوتا ہے اسی پرکار یہ بھی بھرم ہوتا ہے کہ وہ اندریوں کے کیول آدھین ہی نہیں بلکہ الپ شکتیمان بھی ہے اور ایسا نشچے کیول وپریت گیان کے کارن ہی ہو رہا ہے جو کہ شاستر پرمان سے وِرُدھ ہے۔

پرشن ۲۱ بھگون! آپ نے پہلے گیان کو سوپرکاش اور ادوتیہ ورنن کیا تھا۔ اس کی سوپرکاشتا تو سمجھ میں آگئی ہے پرنتو تیہ ہر ویکتی اور ہر اندریہ میں الگ الگ پرتیت ہونے والا گیان کیسے ایک ہو سکتا ہے۔ کرپا کر کے اسے ذرا کھول کر سمجھائیے!

## گیان پرکاش روپ سے سب میں ایک ہی ہے

اُتر۔ پیارے! جیسے آتما کے سوپرکاش ہونے پر بھی اُس میں اندریہ آدی کی اپیکشا کا بھی بھرم ہوا کرتا ہے ایسے ہی یہ بھرم بھی ہوا کرتا ہے کہ چکشو کا گیان اور ہے اور شروتر کا گیان اور ہے۔ ارتھات گیان انیک ہیں یعنی بھن بھن ہیں۔ ذرا وچار درشٹی سے دیکھیں تو یہ سدھ ہوتا ہے کہ آتما شروتر آدی اندریوں کی اپیکشا نہیں رکھتا ہے اور اس کارن سے وہ انیک روپ بھی نہیں۔ اپنی وِلکشن شکتی سے جیسے وہ اندریوں کا محتاج (اپیکشا والا) بھان ہوا تھا اسی پرکار اُسی شکتی کے کارن ایک گیان میں انیکتا کا بھی بھرم ہو رہا ہے۔ اب یوں سمجھو کہ رام کا گیان شام کے گیان سے بھن نہیں پرنتو سرب سادھارن یہی سمجھتے ہیں کہ ایک ویکتی کا گیان دوسرے کے گیان سے بھن ہے کیونکہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ رام کو جن جن وستوؤں کا گیان ہے شام اُن کو نہیں جانتا اور شام کی جانی ہوئی وستوؤں سے رام بے خبر ہے اسی طرح ہر ایک ویکتی کا الگ گیان ہی ہے پرنتو یہاں رہسیہ یہ ہے کہ گیان سروپ آتما تو سب کا پرکاشک ہو کر ودیمان ہے

اور اُس کا کسی سے بھی کوئی سنبندھ نہیں نہ وہ کسی شبھ وستو یا برتی کو اپنے میں گرہن کرتا ہے اور نہ وہ اشبھ کو ہی اپنے میں
سویکار کرتا ہے یہ انتہ کرن ہی ہے جو کسی شبھ اشبھ وستو کے سنسکاروں کو گرہن کیا کرتا ہے اور وہی انتہ کرن ان کو
تیاگتا بھی ہے کبھی شبھ وستو کے آکار ہوتا ہے اور کبھی اشبھ کے اور گیان سروپ شدھ آتم تتو اُس انتہ کرن کے گرہن تیاگ آدی
کو کیول پرکاش ہی کرتا ہے اور انتہ کرن ہی اُن وستوؤں کے آکار ہوتا اتھات اُن کے روپ کو دھارن کیا کرتا ہے۔ آتما
کے پرکاش کے بنا کسی بھی وستو کو انتہ کرن گرہن نہیں کرسکتا اور ہر ایک ویکتی کا انتہ کرن بھن بھن ہے اور ہر انتہ کرن
کا وشیہ بھی بھن بھن ہے اسی پرکار گیان سروپ آتما سب میں ایک ہوتا ہوا بھی ہر ویکتی کا انتہ کرن اپنے اپنے وشیہ کو ہی
گرہن کرتا ہے کوئی دوسرا ویکتی ان کو گرہن کرتا نہیں ہر ایک میں اپنے اپنے وشیوں کے سنسکار ہیں ایک کے سنسکار دوسرے
میں نہیں آتے بلکہ اپنے اپنے گنوں کے آدھین اُن کے گرہن کرنیکا ڈھنگ بھی الگ الگ ہے جیسے بھن بھن درپنوں کے سامنے
بھن بھن پدارتھ رکھ دینے سے سب کو ایک ہی سوریہ سے پرکاش ملتا تو ہے پرنتو درپن اور اُن میں دکھائی دینے والے
پرتبنب الگ الگ ہی ہیں کیونکہ اُن کے سامنے آنے والے پدارتھوں میں بھید موجود ہے (یہاں یہ سدھانت پرتی بنب واد
کی ریتی سے سمجھایا گیا ہے ...............اس موقعہ پر آچاریوں کا یہ کتھن ہے کہ بھگوت گیان سروپ
آتما کا پرکاش کرنا الگ بات ہے اور انتہ کرن کا وشیوں کو اپنے میں سے پرگٹ کرنا دوسری بات ہے وشیوں کو گرہن کرنے کا
بھاو یہ ہے کہ انتہ کرن وشیہ کے آکار کو گرہن کر کے تداکار ہو جاتا ہے اور بھگوت گیان کے پرکاش کرنے کا ارتھ ہے انہی
انہی انتہ کرنوں میں انہی انہی آکرتیوں کو پرگٹ کرنا اور اُن کو اسنگ روپ سے جاننا۔ جب آتما کے پرکاش کرنے اور انتہ
کرن کے وشیہ آکار ہونے کا کام ایک ہی کال میں ہوتا ہے تو اُس اُس انتہ کرن وششٹ چیتن میں جاننا روپ کریا کا آروپ
ہوتا ہے اِس سے یہ سدھ ہو گیا کہ وشیہ گرہن (وشیہ کے تداکار ہونا) تو انتہ کرن کا اور اسنگ روپ سے پرکاش کرنا آتما
کا کام ہے۔ اوتم جگیاسو کے لئے آوشیک ہے کہ ان دونوں میں بھلی پرکار سے وویک کرے۔ کچھ ودوان یہ کہتے ہیں کہ وشیوں
کا انتہ کرن میں پرتبنب ہی پڑتا ہے پرنتو گہری درشٹی سے دیکھا جاوے تو نشچے ہوگا کہ انتہ کرن سویم ہی اُن اُن وشیوں کے
آکار میں بدل جاتا ہے یعنی پرنیام واد کی ریتی سے اُن وشیوں کے آکار کو دھارن کرتا ہے جیسے کہ سونا ہی مالا کنڈل آدی کے
روپ میں دکھائی دے جاتا ہے۔ پرنتو وہاں سونا تو واستو میں بدل کر دوسری وستو بن نہیں جاتا کیول من نے ہی ان آکرتیوں
کو دھارن کیا ہوتا ہے۔ اور آتما یعنی بھگوت گیان اِن منومئی مالا کنڈل آدی کو پرکاش کرتا ہے۔

رام اور شیام کے بھن بھن انتہ کرنوں میں ایک ہی گیان سروپ آتما اِن سب منومئی آکرتیوں کا پرکاش کرتا ہے اور انتہ
کرنوں کے بھن بھن روپ سے تداکار ہونے پر بھی بھگوت گیان بھن روپ نہیں ہو جاتا۔ ایک روپ ہی رہتا ہے۔ پرنتو
ایک انتہ کرن کے گیات پدارتھ دوسری ویکتی کے لئے اگیات ہی رہتے ہیں۔ گیان سب سے اسنگ ہی ہے یہاں یہ بات
ایک درشٹانت سے اور سپشٹ کرتے ہیں۔ دو تین چادروں پر بھن بھن چتر نکالے گئے جو کہ سب سوریہ کے پرکاش میں
ہی دکھائی دے رہے ہیں۔ یدپی چادروں میں الگ الگ چترکاری دکھائی دے رہی ہے تو بھی ہر چادر میں چتر تو الگ ہیں
اور سوریہ کا پرکاش سب میں سمان روپ سے موجود ہے۔ ایک چادر کے چتر دوسری چادر پر دکھائی نہیں دے سکتے۔ ایسی پرکار
شام کے انتہ کرن روپ چادر کے سنسکار اور اُن سے اُٹھی ہوئی برتیوں کے گیان رام میں نہیں آجاتے شیام اور رام کی برتیوں
میں بھید ہونے پر بھی بھگوت گیان روپ آتم تتو پرکاش روپ سے ایک سا ہی رہتا ہے۔ ہمارے کہنے کا تاتپریہ یہ ہے کہ
بھگوت گیان تو سوریہ کے سمان شدھ نرلیپ اور اسنگ ہے جیسے سوریہ کا پرکاش کسی وستو کی شدھی اشدھی
سے لپایمان نہیں ہو جاتا اور نہ کسی انتشکرن میں آنے والے پاپ یا پنیہ کی واسنا سے پنیہ وان یا پاپی ہی ہوتا ہے وہ

سدا شدھ اور اسنگ ہی رہتا ہے۔ کسی کے گن دوش کو کبھی بھی اپنے میں گرہن نہیں کرتا اس لئے وید بھگوان اس آتما کو سدا ہی اسنگ اور نرلیپ ہی بتلاتا ہے۔ "اسنگو یم پرشا"۔ (یہ آتم پرش تین دیہہ اور تینوں اوستھاؤں سے سدا اسنگ ہی ہے) اس طرح یہ شرتی بھگوت گیان کے شدھ سروپ کا ڈھنڈورا دیتی ہے تاکہ جگیاسو کو سروپ کا بودھ ہو سکے۔

اس سارے کتھن سے یہ سدھ کرنے کا یتن کیا گیا کہ ہم یہ بات بھلی پرکار سے سمجھ جاویں کہ پدارتھوں کے گیان ہوتے سمیہ انتہ کرن ہی برتی روپ سے اُن وستوؤں کے آکار ہوا کرتا ہے اور بھگوت گیان پرکاش ماتر کرتا ہوا نروکار ہی رہتا ہے۔ آتما کے پرکاش میں انتہ کرن کے پرنیام روپ پدارتھوں کا گیان ہوا کرتا ہے۔ اس میں ادویکی پرش دوارا جو شنکا کی سنبھاونا تھی اُس کو یہاں پرکرن میں لاکر اُن کا سما دہان کر دیا گیا۔ ویدانت گرنتھوں میں ایسی ادرنہ کٹھن یکتیاں لکھی گئی ہیں جن کو ایسی شنکاؤں کے سما دہان کی اچھا ہو وہ گورمکھ سے آپنتد برہم سونر گیتا آدی گرنتھوں کے سوادھیائے سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ یہاں تو گرنتھ کے چھوٹے ہونے کے کارن اتی سنکشیپ سے ہی اُن کا ورنن کیا گیا۔ سار روپ اس کا یہی ہے کہ بھن بھن دیش کال وشیہ تتھا اندریہ انتشکرن آدی کے بھید سے پدارتھوں کا بھن بھن گیان ہونے پر بھی واستو میں بھگوت گیان آتما جوں کا تیوں ہی بنا رہتا ہے۔ انیک اور وکاری نہیں ہو جاتا اس پرکار جب ورتمان کال میں گیان سروپ آتما ایک ہی رہا تو پیچھے بھی وہ بھوت اور بھاوی سمیہ بھی ایک ہی رہے گا۔ سب ویکتیوں کا آتما سدا سے ہی ایک ہے اور ایک ہی رہے گا۔

**پرشن ۲۲** بھگون! یدی یہ بھگوت گیان سروپ آتما سرب کال میں ایک ہے تو اسے سروداایکرس ہی ودیمان (موجود) رہنا چاہیئے پرنتو یہ تو ہر کھشن ناش کو پراپت ہوتا دیکھا جاتا ہے اور وشیش کر کے یہ سوشپتی میں تو رہتا ہی نہیں۔ ایسا ہمارا یہ روز بروز کا انوبھو ہے اس لئے کرپا کر کے پھر سمجھائیے کہ یہ نتیہ ہی ناش کو پراپت ہونیوالا گیان کیسے اوناشی اور ادوتیہ کہا گیا ہے؟

## گیان اوناشی اور نتیہ ہے

**اُتّر۔** پیارے! پیچھے بھی ہم یہ سدھ کر آئے ہیں کہ سرودا سرب ہر انتشکرنوں میں پرگٹ ہونیوالا بھگوت گیان ایک ہی ہے اسی کارن وید میں اسے ستیہ نتیہ ورنن کیا گیا ہے۔ یدی تمہارے کتھن انوسار یہ مان بھی لیا جائے کہ گیان ناش کو پراپت ہو جاتا ہے تو اُس کے ناش کا پرکاشک یا ساکشی کوئی دوسرا گیان ہوگا یا کوئی اناتم جڑ تتو۔ اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ پرکاش کرنا اور جاننا تو کیول چیتن سروپ آتما ارتھات گیان سروپ کا ہی دھرم ہے۔ جڑ وستو یا اناتما میں کسی کو پرکاش کرنے یا جاننے کی شکتی نہیں ہوتی۔ یدی یہ کہا جاوے کہ اپنے ناش کا آپ ہی پرکاشک ہے تو ایسا سنبھو نہیں کیونکہ ناش ہو کر اپنے کو سوئیم ہی بعد میں ورنن کرے یہ سروتھا انوبھو کے ورُدھ ہے کیونکہ جو سوئیم رہا ہی نہیں وہ اپنے کو کیسے جانے گا اور یہاں "ودتو ویاگھات دوش" व्याघात दोष پراپت ہوتا ہے اور یدی ایک گیان کے ناش کو دوسرا اور دوسرے کے ناش کو تیسرا جانے تو ایسے अनवस्था انوستھا دوش پراپت ہوگا ارتھات پھر تو یہ سلسلہ ہی سماپت نہ ہوگا اور یدی پہلے کے ناش کو دوسرا گیان جانے اور دوسرے کے ناش کو پہلا گیان جانے تو اینونیہ آشریہ دوش پراپت ہوگا۔ اور یدی پہلے گیان کے ناش کو دوسرا اور دوسرے کے ناش کو تیسرا اور تیسرے گیان کے ناش کو پہلا جانے تو یہاں بھی نشٹ ہوا ہوا نہ تو دوسرے کو جان سکتا ہے اور یدی ایسا جاننا مان بھی لیا جاوے تو چکریکا دوش پراپت ہوگا۔ اس سے یہی سدھ ہوا ایک ہی گیان اکھنڈ اور اوناشی روپ سے ودیمان رہتا ہے اور سب کو سدا پرکاش کرتا ہے اور اپرینامی تتھا اوناشی ہونے سے سدا ایک ہی بنا رہتا ہے اس لئے وہی نتیہ برہم سروپ ہے ہمیں جو مورچھا سوشپتی یا مرن میں اس کے

ناش کا بھرم ہوا تھا وہ بھرم ایسا ہی ہے جیسے کے درپن کے ڈھانپ دینے سے یا اٹھا لینے سے شیشہ میں پرتی بنب نہ پرتیت ہونے سے مورکھ کو بھرم ہو جاتا ہے کہ بنب ہی نہیں رہا۔ یدی بنب کا ناش نہیں ہوا۔ وہ سرودا کال موجود ہی ہے۔ پرتبنب تو پہلے بھی پرتیتی ماتر ہی تھا اب شیشہ کے نہ رہنے سے اس کی پرتیتی بھی نہیں رہی۔ اس کی پرتیتی درپن کے آجانے سے ہوئی اور درپن کے چلے جانے سے پرتیتی نہیں رہی۔ ایسے ہی یہاں شریر کے ایک فریم یا چوکھٹے میں انتہ کرن روپی شیشہ لگا ہوا ہے اور اس شیشے میں آتما کا آبھاس یعنی چداَبھاس انتہ کرن کے برتی گیان کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ جو کہ اپنے بنب روپ ساکشی سے بھن کچھ ستا نہیں رکھتا۔ مرتیو کال میں اس شریر روپی پرانے چوکھٹے سے دوسرے نئے شریر کے چوکھٹے میں انتہ کرن کا شیشہ کرموں کی تبدیلی کے کارن بدل دیا جاتا ہے یا سوشپتی اور مورچھا میں اگیان کی چادر سے ڈھانپ دیا جاتا ہے اور مند بدھی پرش یہ سمجھتے ہیں کہ آتما گیان سروپ کا ناش ہو گیا واستو میں گیان سروپ آتما سرودا ہی ایک رس ودیمان ہے اس لئے گیان سروپ کا ناش ماننا ان اگیان بچوں جیسی بھول ہے جو کہ بچہ شیشے کے اٹھ جانے سے اپنے ہی بنب روپ مکھ کا ناش ان کر کہا کرتا ہے کہ "کاکا کھو گیا" یدی سویم کاکا (بچہ) وہاں اپستھت ہے جو کہ پرتبنب روپ کلپت بچے کے کھو جانے کو سدھ کر رہا ہے اسی کا نام اگیان ہے"۔

دوسری یکتی اس گیان سروپ کے ادناشی ہونے کی یہ ہے کہ یہ گیان بھن بھن تتووں سے یکت نہیں کہ جن کے بکھر جانے سے یہ بھی نشٹ ہو جائے کیونکہ یدی یہ گیان سروپ آتما کسی دوسرے تتووں سے ملا ہوا ہوتا تو وہ تتو گیان سے بھن اگیان روپ ہی ہو سکتے تھے۔ ایسی حالت میں گیان ایک بھاگ میں اور دوسرے بھاگ میں اگیان ہونے سے ایک ہی وستو کا گیان ہوتے سمیہ وہ اگیان کے کارن اگیات بھی رہتی پرنتو ایسا انوبھو ورودھ ہے اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ ایک ہی پرش کو۔ ایک ہی وستو ایک کال میں گیات اور اگیات دونوں روپ کی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سدھ ہوا کہ گیان میں کسی دوسری وستو (اگیان) کا میل یا سنبندھ بھی نہیں بن سکتا۔ اور یدی وہ انیک پرکار کے گیانوں کا مجموعہ ہوتا تو ایک ہی وستو کے بارے میں انیک پرکار کا انشچت گیان ہوا کرتا۔ اسی لئے یہ گیان نراویو اور ادوتیہ اکھنڈ سروپ ہی ہے اور اکھنڈ ادوتیہ ہونے سے یہ پورن ارتھات سب میں اوت پروت ہے۔ تتھا یہ گیان ادناشی بھی ہے کیونکہ اس کا ناش کرنے والا کوئی ہے ہی نہیں کیونکہ سب کا ادھشٹھان کیول یہی ہے۔ اپنے ناش کو کوئی نہیں چاہتا یہ یہ سب کو سدھ ہی ہے اس لئے یہ ادوتیہ اکھنڈ اور ادناشی ہی ہے اس میں کنچت بھی سندیہ نہیں۔

بھگوت گیان سروپ کے ادناشی ہونے میں تیسری یکتی یہ ہے کہ سرب جگت کیول منوماتر ہی ہے اسی لئے کلپت ہے اور کوئی کلپت وستو کسی ادھشٹھان روپ ستا کے بنا رہ نہیں سکتی اور یہ آتم سروپ گیان ہی اس سارے منوماتر کلپت جگت کا ادھشٹھان ہے اور نیائے تتھا ویدانت شاستر میں سدھ ہو چکا ہے کہ وکار ماتر منومئی وستوئیں ہی ناش کو پراپت ہوا کرتی ہیں۔ ادھشٹھان کبھی ناش کو پراپت نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ گیان سروپ آتما جو کہ سب کا ادھشٹھان ہے کبھی نشٹ نہیں ہو سکتا۔ ایسی ہی انیک یکتیاں آتما کے ادناشی ہونے کے بارے میں سنسکرت کے ویدانت گرنتھوں میں دی گئی ہیں جن کو ان کے دیکھنے کی اچھا ہو گورو مکھ سے یوگیتا پراپت کر کے دیکھ سکتا ہے۔

پرشن ۲۳۔ بھگون! مجھے یہ تو نشچے ہو گیا کہ بھگوت گیان ادناشی سروپ ہے پرنتو اسے آپ جو ہردے کمل میں ساکشات کرانا چاہتے ہیں کیا وہ ہردے میں پروشٹ ہونے سے پرچھن تو نہیں ہو جاتا اور جو وستو پرچھن ہوتی ہے وہ اسی پرکار ہوا کرتی ہے جیسے کہ ہاتھ پاؤں والا ہمارا یہ شریر جو کہ گھر میں پرویش کر سکتا ہے اور اس گھر سے بھن بھی ہے۔ پھر ایسی ہردے آکاش میں سمائی ہوئی پرچھن وستو جس نے اس ہردیہ میں پرویش کیا ہے کیسے پربرہم پرماتما روپ ہو سکتی ہے؟

## گیان سروپ نراویو اور اکھنڈ پورن سروپ ہے

اُتّر۔ پیارے! یدی تونے اس گیان سروپ کو ایک ادوتی اور اسنگ روپ سے نشچے کیا ہے تو اس پرشن کے اُتّر کو سمجھنے میں بھی تجھے کوئی دیری نہیں لگے گی اور نہ ہی کوئی کٹھنائی آئے گی بمعنی اس آتما کی اکھنڈتا اور نراویو رُوپتا کو سمجھنے کے لئے ایک اتی سرل یکتی دی جاتی ہے جسے تم شیگھر ہی سمجھ جاؤ گے۔ کیونکہ بھگوت گیان کسی بھی نیتر آدی اندریہ کا وشیہ نہیں اور نہ ہی من بدھی کا ہی وشیہ ہے کیونکہ نیتر کسی روپ والے اور شروتر آدی کسی شبد والے۔ نا سِکا ناک، گندھ والے پدارتھ کو ہی گرہن کرتی ہے ایسے ہی ہر اندریہ اپنے سجاتی وشیہ کو ہی گرہن کرسکتی ہے اور من بدھی تو سکھ دُکھ کو یا کسی اندریہ دوارا گرہن کیئے پدارتھ کے سنسکار کو ہی لیا کرتا ہے جس سے وہ پھر سنکلپ وکلپ کرتا رہتا ہے اور بھگوت گیان اِن شبد پرش روپ رس گندھ آدی گنوں سے رہت ہے اور من کے دھرم سکھ دُکھ آدی وکاروں سے بھی رہت ہے۔ یہ نہ ہی کسی دیش کال آدی میں پرچھِن ہی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ پرچھن وستو ہی کھنڈ ہو سکتی ہے اس لئے گیان سروپ آتما پرچھن نہ ہونے سے اکھنڈ ہی ہے اور من بدھی بھی) تو کسی اندریہ گراہیہ وستو کے سنسکاروں کو ہی گرہن کیا کرتے ہیں اس لئے گیان سروپ آتما من بدھی کا بھی وشیہ نہیں۔ ہاں بدھی یا مستشک (دماغ) میں یہ آتما اپنا پرکاش سامانیہ روپ سے ڈالتا ہے اور وہ سوچھ ہونے سے اس کے سروپ کو پرگٹ کرنے میں سہائیک سے ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ درپن پرکاش کو پرگٹ کرنے میں سہائیک ہوتا ہے۔ وہاں وہ سامانیہ سروپ آتما وشیش رُوپ سے کیول بھاست ہوتا ہے اس طرح وہ اس کا وِشیہ نہیں ہو جاتا اور نہ اس ہیتو سے پرچھن ہی ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ سِدھ ہوا کہ بھگوت گیان کسی بھی روپ رنگ یا آکار والا نہیں بلکہ واستو میں نراکار اور نراویو ہی ہے اور ساکار ساویو وستو کا ہی کسی دوسرے میں واستو پرویش بن سکتا ہے साकार , सावयव اس لئے یہ آتما نہ تو واستو میں کسی میں پروشٹ ہی ہوا ہے اور نہ ہی پرچھن ہو سکتا ہے۔ اور سرب ویاپی اور پورن ہونے سے بھی یہ کس میں پرویش کرے اس سارے پرکرن کا سار یہی ہے کہ شاستروں میں بھگوت گیان کو اکاٹیہ یکتیوں سے پرماتم روپ سدھ کیا گیا ہے۔ اُن میں سے چند ایک یکتیوں کا یہاں سنکشیپ سے ورنن ہوا ہے جو کہ کیول سنکیت (اشارہ) ماتر ہے۔ اس لئے برہم سروپ ہونے میں کسی کو سندیہہ نہیں رہنا چاہیئے۔ یہ گیان سروپ آتما آپ کے بھیتر ہر سمیہ ودیمان ہے اس کا ساکشات کار سمادھی میں چت کے ساہت ہونے پر بھلی پرکار سے کر سکتے ہیں اس لئے آپ کو وشیش پریتن کر کے اس کا اپروکش ساکشاتکار اوشیہ کرنا چاہیئے۔ اور اسی وچتر شکتیوں کا آنند پراپت کرنا چاہیئے۔ اسی میں لین ہی آہنگ بدھی کر کے آشنگرہ ایاسنا کرنی چاہیئے جو پرش شردھا کے ابھاو کے کارن اس بھگوت گیان کو برہم سروپ ماننے میں انکاری ہو اسے آپ ناستک سمجھو اور اس کی بات پر ہرگز یقین نہ کرو۔ بلکہ شک وغیرہ کو چھوڑ کر اسی گیان سروپ آتما کو برہم سروپ جان کر اپنا سروپ نشچے کر کے آنند مان رہو۔

پرشن ۲۲۔ بھگون! آپ کی کرپا سے یہ تو میں سمجھ گیا کہ ہمارے اندر براجمان بھگوت گیان ہی ہمارا آپا سیہ برہم ہے۔ اس کی ہی ہمیں ابھید رُوپ سے آپاسنا کرنی چاہیئے۔ پرنتو آپ نے یہ نہیں بتلایا کہ یہ باہر دکھلائی دے رہا جو دکھ سکھ مے جگت ہے اس کا واستو سروپ کیا ہے اور اس سے چھٹکارا کیسے مل سکتا ہے؟

# یہ سرب جگت نشچے ہی برہم روپ ہے

اُتّر۔ "سروم کھلو ادم برہم"۔ پیارے! تیرے اس پرشن کے اُتر میں ہم تجھے اس کا سروپ یا اس جگت سے چھوٹنے کا اُپائے کہنے سے پہلے تجھے یہ نشچے کرا دینا چاہتے ہیں کہ اب تک جو کچھ تجھ کو بتلایا گیا یہ تو گیان کی پہلی سیڑھی ہے کیول اتنے ماتر ہی جان لینے سے اُس برہم کا اندر باہر درشن نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جگت کے سروپ کو بھی جاننا ضروری ہے۔ لو سُنو! اب تک تم کو یہ بتلایا گیا ہے کہ بھگوت گیان ہی برہم سروپ ہے اب تم کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہی گیان سروپ برہم ہی جگت کے روپ میں بھاسمان ہو رہا ہے۔ اُس کے ایک ایک ذرہ میں بھگوت گیان ایسے سمایا ہوا ہے جیسے کہ برف میں جل یا کھلونوں میں کھانڈ۔ واستو میں یہ سرب برہم سروپ ہی ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ بھی موجود نہیں "سروم کھلو دنگ برہم"۔ "برہم ایوادنگ سروم" (یہ نشچے کر کے سب برہم ہی ہے۔ برہم ہی یہ سب کچھ ہے) یہ شرتیاں اس سرب جگت کو برہم سروپ ہی بتلاتی ہیں۔ جیسے کہ پہلے سدھ کر آئے ہیں کہ بھگوت گیان ہی پرماتم سروپ ہے کیونکہ شرتی کی گھوشنا یا ڈھنڈورا ایسے ہی ہے پرگیانم برہم प्रज्ञानं ब्रह्म ॥ (ऐ. ५-३) یعنی جو کچھ ہم کو درشٹی گوچر ہو رہا ہے وہ سب نام روپ اُنو بھو ماتر یا سنکلپ ماتر کلپنا روپ ہونے سے اُس ادھشٹان سروپ برہم میں ادھیست ہی تو ہے اُس کے بنا کچھ بھی ستا نہیں رکھتا جیسے بھوشن کے نام اور روپ سورن میں کیول کلپنا ماتر ہونے سے وہ سورن سے بھن ستا نہیں رکھتے بلبلے اور ترنگ جل کے سوائے ستا ہی نہیں رکھتے اور اس لئے وہ جل ماتر ہی ہیں۔ اسی پرکار یہ سمست جگت بھی بھگوت گیان سروپ برہم سے بھن کچھ ستا نہیں رکھتا اُسی کا ترنگ ماتر ہونے سے اُسی کا سروپ ہے جو پُرش برہم سروپ پرماتمہ کے وشیش رہسیوں اور وچتر چمتکاروں سے پُورن روپ سے جانکاری پراپت کر لیتا ہے وہ ہی شرتی "واکیوں" کے ٹھیک ٹھیک ارتھ کو سمجھ سکتا ہے کہ یہ بھگوت گیان سرب کا آتما اور ادھشٹان روپ ہونے سے ہر سمے دیو۔ دانو منش۔ پشو پکشی آدی سرب جیووں کو سدا ہی پراپت تو ہے پرنتو یہی تتو ویتا مہا پرش اس گیان سروپ برہم کا انوبھو کر سکتا ہے اور جڑ و رگ میں بھی اُسی کو اچھی بھانتی پرے روپ سے انوبھو کر کے سدا ہی اپنے آپ کا سب میں درشن کرنے سے آنند مان رہتا ہے۔

دھیان دیکر سمجھو کہ جب ہم کسی وستو کا سنکلپ کرتے ہیں تو اس کی مورتی اپنے گیان سروپ میں پرگٹ روپ سے دیکھتے ہیں وہ مورتی مان پدارتھ ہمارے گیان سے باہر کوئی ستا نہیں رکھتی ایسے ہی جگت کا کوئی بھی پدارتھ اپنے سنکلپ سے باہر کوئی استیتو نہیں رکھتا اور نہ ہی کہیں باہر دکھائی دے سکتا ہے۔ کیول اُس کے باہر ہونے کی بھرانتی ہی ہوا کرتی ہے اور سنکلپ کی ستا گیان سروپ ادھشٹان سے بھن کچھ سدھ نہیں ہوتی اس سے یہی سدھ ہوا کہ بھگوت گیان ہی جگت روپ ہو کر دکھائی دے رہا ہے اپنی کچھ سوتنتر اور بھن ستا نہیں رکھتا۔ اس لئے ایک ادوتیہ گیان سروپ کو ہی اندر باہر ویاپک جاننے سے ہی اس بھرم روپ جگت سے چھٹکارا ہو سکتا ہے اور کوئی اُپائے نہیں۔

پرشن ۲۵ بھگون! یہ کیسے سمجھ لیا جاوے کہ یہ درشیمان جگت ہمارے سنکلپ سے باہر کچھ بھی نہیں۔ مجھے تو ایسا بھان ہوتا ہے کہ یہ جگت کے پدارتھ باہر ستیہ روپ سے ودیمان (موجود) ہیں اور سنکلپ اُٹھتے ہی ہمیں ان کا گیان ہونے لگتا ہے ایسا نہیں جچتا کہ باہر کوئی بھی ستیہ پدارتھ موجود ہی نہیں۔ کرپا کر کے مجھے پھر یکتی دے کر سمجھا دیں کہ کیسے یہ سارا جگت سنکلپ ماتر ہے؟

## یہ جگت کا نام روپ سوپن کے سمان ہے

اُتّر۔ پیارے! دیکھو۔ جب ہم سو جاتے ہیں تو وہاں سوپن اوستھا میں اس بھگوت گیان کی سرب شکتیوں تتھا وبھوتیوں کا پورن روپ سے انوبھو کرتے ہیں۔ اس سمیہ ایسا بھان ہوتا ہے کہ بھومی سورگ پاتال۔ آکاش۔ لوک پرلوک۔ سوریہ چندر آدی سبھی پدارتھ اپنے اپنے آکار اور سروپ سے گیان سروپ میں پرگٹ ہو گئے ہیں اور وہاں سوپن کا سرب جگت یہاں کے جاگرت جگت کے سمان ہی ہمارے سامنے ودیمان ہوا دکھائی دے جاتا ہے اور یہ تو سبھی جانتے ہی ہیں کہ سوپن میں ہمارے گیان سروپ سے بھن کچھ بھی موجود نہیں پھر بھی سوپن اوستھا میں پرگٹ ہو کر گیان سروپ کی وبھن شکتیوں کے کارن وہ سوپن کے متھیا پدارتھ بھی ستیہ سے ہو کر ہی بھان ہوتے ہیں اور سہج میں یہ جاننا کٹھن ہو جاتا ہے کہ کیول گیان سروپ آتما ہی بھن بھن پدارتھوں کے آکار میں پرگٹ ہوا ہوا ہے۔ برہم ودیا کے آچاریہ یہ کہتے ہیں کہ بھگوت گیان کی ہی سنکلپ نام کی شکتی جب پرگٹ ہوتی ہے تو اس سمیہ من کی ترنگیں اور منوراج اٹھتے ہیں اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ سادھارن پرشوں کے ہردے میں جنکو کہ ابھیاس دوارا ایکاگرتا پراپت نہیں ہوئی سنکلپ وکلپ اور منوراج اٹھا ہی کرتے ہیں اور واستو میں یہ سب بھگوت گیان کی ترنگوں کا ہی وستار ہے جب یہ ترنگیں نہیں اٹھتی تو اس سمے شانت اوستھا ہوتی ہے اور ترنگوں کے اٹھتے سمیہ سنکلپ وکلپ یکے بعد دیگرے بن بن کر آیا کرتے ہیں اور گیان سروپ آتما ان ترنگوں کے روپ میں درشن دے رہا ہوتا ہے۔ آتم ودیا چاریہ یہ بتلاتے ہیں کہ سوپن اوستھا میں جو منوراج درڑھ ہوتے جاتے ہیں وہ وہاں ستیہ ہو کر بھان ہوتے ہیں اس پرکار ہم سوپن کے پدارتھوں کو اس کال میں سچا سمجھنے لگتے ہیں اور کبھی کبھی تو جاگرت اوستھا میں بھی جب ہم کسی کلپت پدارتھ کا پنہ پنہ دھیان کرتے ہیں وہ بھی وہاں سچا ہو کر ہی بھان ہونے لگتا ہے۔ پاگل بھی منوراج کی پربلتا سے جن ترنگوں میں بہہ جاتا ہے وہ اسے سچا ہی سمجھتا ہے اور کوئی سچے اور درڑھ پریم والا پریمی جب اپنے پریتم کا چنتن کرتا ہے اس کو ستیہ روپ ہو کر ہی وہ وستو بھان ہونے لگتی ہے اور اسے وہ اپنے سنمکھ ہی دیکھتا ہے۔ بھگوان کے ساکار اُپاسک کبھی کبھی ایسی ریتی سے اس کا ساکشات انوبھو کرتے ہیں۔ یہ انوبھو سدھ سدھانت ہے۔ سارانش یہ ہے کہ سنکلپوں کا اٹھنا ہی منوراج ہے اور منوراج کا درڑھ ہونا ہی ان پدارتھوں کا انوبھو میں آنا ہے اس لئے یہ جاگرت جگت بھی اپنے ہی سنکلپوں کی درڑھتا کے کارن نظر آ رہا ہے واستو میں شدھ گیان سروپ کے سوائے کوئی بھی پدارتھ اندر یا باہر موجود نہیں یہ اس گیان سروپ کی ہی وچتر وبھوتی ہے اور اسی کا چمتکار ہے کہ اندر باہر کا بھید ستیہ ہو کر دکھائی دیتا ہے۔

پرشن ۲۶۔ بھگون! یہ تو سمجھ لیا کہ ہمارے ہی سنکلپ درڑھ ہو ہو کر ہمیں باہر پرتیت ہو رہے ہیں اور اچھا برا اپنا بیگانہ آدی جیو سرشٹی ہماری ہی کلپنا ہے پرنتو یہ پرتھوی آکاش سورج چاند ستارے ندی نالے سمندر آدی تو ہمارے سنکلپ رچت نہیں اور نہ ہی اب بھی ہم اپنے سنکلپ سے انھیں رچ سکتے ہیں اس لئے یہ تو ہماری کلپنا نہ ہونے سے ستیہ ہی مانے جا سکتے ہیں!

## اندر اور باہر کا جگت ایک سنکلپ ماتر ہی ہے

اُتّر۔ پیارے! برہم ودیا آچاریوں نے اس سب جگت کو سنکلپ رچت ہی سدھ کیا ہے اب اس سدھانت

کو سمجھنے کے لئے اُن کی یکتی کو دھیان پُوروک سُنو!

سرشٹی کی اُتپتی سے پُورو ایک برہم ہی اپنی مہما میں براجمان تھا۔ اور سوائے گیان سروپ ستیہ برہم کے کچھ بھی دوئیتان (موجود) نہ تھا۔

सदेव सोम्येदमग्र ऽऽसीत् ॥ (छां उ. ६-२-१) एकमेवाद्वितीयम् ॥

(اس سرشٹی کی اُتپتی سے پہلے ایک ادوئیتیہ ست وستو ہی موجود تھی) جب اُس میں سنکلپ کی ترنگیں اُٹھیں اور آکاش وایو اگنی جل پرتھوی آدی پیدا کئے اور لوک پرلوک کا سنکلپ اُٹھا تو درڑھ ہونے کے پیچھے وہی ستیہ سا ہو کر درشٹی گوچر ہونے لگا۔ اس پرکار ایک بھگوت گیان ہی سنسار کے روپ میں پرگٹ ہوا اور منومی پیدا کئے اور دکش بھگت بن کر بھگوت گیان کے ترنگ روپ سے پرگٹ ہو گیا۔ جس پرکار سرشٹی کے آرمبھ میں آدی سنکلپ سے یہ سرب بھوت کرم سے پرگٹ ہوئے اُسی پرکار اُسی چیتن جوہ میں منشیہ آدی کی آکرتی بھی منو راج سے پرگٹ ہو گئی اور وہی نراپاد دھاب گیان سروپ آتما جگت کی ادبھت اور انت رچنا کے اندر منشیہ آدی کے روپ میں پرگٹ ہو کر بھگوت گیان میں پرگٹ ہو گیا جس کو جیو دیہہ دھاری کہا جاتا ہے وہی شکتیاں سوپن کال میں پُوری کی پُوری پرگٹ ہوا کرتی ہیں کیونکہ سوپن اوستھا میں جب ہم پہنچتے ہیں تو اس گیان سروپ میں ایک وشیش ترنگ اسی پرکار کا بھی اُٹھتا ہے جس پرکار سرشٹی کے آدی میں برہم سروپ سے اُٹھا تھا اور یہ بھی پنچ بھوتوں کی رچنا کرنے کے پیچھے ٹھیک ہماری جاگرت کی آکرتی کے سمان آکرتی گن آدی سہت دیہہ کا بھی آہنگ ہم روپ سے کلپنا کرتا ہے اور اُسی منشیہ روپ اُپادھی میں پرگٹ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ جاگرت میں آدی سنکلپ سے پرگٹ ہوا تھا اور ویسا ہی سرب کاریہ سوپن آدی کا کرتا ہے جیسا کہ اب جاگرت میں ہو رہا ہے اس لئے باہر بھیتر سب گیان سروپ کی ہی سنکلپ مئی رچنا ہے۔ بھید کچھ بھی نہیں۔

پرشن ۲۷ بھگون! یہ سوپن جگت تو جاگنے پر نہیں رہتا اور جاگرت جگت سونے سے پہلے اور جاگنے کے پیچھے بھی رہتا ہے اور یہ تو ہمارے جنم سے پہلے بھی تھا اور پیچھے بھی رہے گا۔ پھر یہ جاگرت جگت سوپن وت متھیا کیسے ہو سکتا ہے؟

## جاگرت جگت بھی ایک دیرگھ سوپن ہے

اُتر۔ پیارے! تیرے اس سندیہہ کی نورتی کے لئے پنہ اور یکتی دی جاتی ہے جس سے تجھے اس واستو سدھانت کا ٹھیک ٹھیک گیان ہو سکے۔ برہم ودیا کے آچاریوں کا یہ کتھن ہے کہ جو سنبندھ سوپن پرش کا جاگرت پرش سے ہے ویسا ہی سنبندھ اس جاگرت پرش کا آدی پرش سے ہے جو کہ جگت کا اپنے سنکلپ سے سرشٹا ہے۔ اور جو سنبندھ جاگرت پرش سے سوپن پرپنچ کو ہے وہی سنبندھ اُس سرشٹی کرتا ایشور سے اس جاگرت جگت کا بھی ہے ارتھات جس پرکار یہ سوپن جگت اس جاگرت پرش کا ہی کیول سنکلپ ماتر ہے اسی پرکار یہ جاگرت جگت بھی چیتنیہ سروپ ایشور کا ہی سنکلپ ماتر ہے اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ جاگرت پرش سے سوپن پرش کچھ بھن ستا نہیں رکھتا اسی پرکار جاگرت پرش بھی آدی چیتنیہ ایشور سے بھن کچھ سوتنتر ستا نہیں رکھتا بلکہ اُس سے ابھن ہی ہے کیونکہ جو سوپن جگت سوپن پرش نے سوپن کال میں دیکھا تھا اس کا ورنن جاگرت اوستھا میں وہی جاگرت پرش کیا کرتا ہے اس سے یہ سدھ ہوا کہ اُس سوپن پرش کا سوپن جگت اس جاگرت پرش اور جاگرت جگت سے الگ ستا نہیں رکھتا اور اس سے یہ بھی سپشٹ ہے کہ سوپن جگت اور جاگرت جگت ایک ہی پرش کا سنکلپ روپ ہے اُن کی بھن بھن متھیا اُپادھیوں کے بھید اور متھیا دھرموں کے کارن ہی اس میں سچے جھوٹے کا بھید درڑھ ہو کر دکھائی دیا کرتا ہے واستو میں دونوں ہی ایک ہی گیان سروپ کی ترنگیں ہیں۔ یدپی سوپن جگت اور جاگرت جگت کیول سنکلپ ماتر ارتھات منو ماتر ہی ہے پرنتو سوپن جگت

بھگوت گیان کی دوسری اُپادھی میں استھت ہے اور جاگرت جگت اُس کے پرتھم سنکلپ رُوپ اُپادھی میں استھت ہے اور واستو میں ایک ہی چیتن کا سنکلپ ماتر ہے اس لیئے جب یہ پرش پہلی جاگرت روپ اُپادھی ......... سے دوسری سوپن روپ اُپادھی میں جاتا ہے تو سوپن پرپنچ تو نیا پیدا ہوتا ہے اور سوپن اوستھا سے باہر آتے ہی وہ سنکلپ رچت سوپن جگت تو نشٹ ہو جاتا ہے اور پہلی جاگرت جگت کی اُپادھی سامنے موجود دکھائی دیتی ہے اور اسے جاگرت اوستھا کہتے ہیں چونکہ یہ پہلی اُپادھی کا جاگرت جگت پرلے کال تک رہنے والا ہونے سے بدلتا نہیں اس لیئے جگیاسو کو یہ بھرم ہوتا ہے کہ سوپن پرپنچ تو سنکلپ ماتر ہے اور جاگرت جگت ستیہ اور واستوک بھان ہوتا ہے یدیپی اِن دونوں میں بھید کیول اُپادھی ماتر کا ہی ہے نہیں تو ایک ہی پُرش کے سوپن تھا جاگرت جگت سنکلپ ماتر ہونے سے متھیا ہی ہے۔ بھگوت گیان کے اُس چمتکار اور رہسیہ کو سمجھنے کے لیئے سوپن میں سوپنانتر کی کلپنا کرو۔ یہ سوپنانتر آتم سروپ بھگوت گیان کی تیسری اُپادھی کو کلپنا کر کے رچا گیا ہے کیونکہ سوپن اوستھا کا جگت دوسری اُپادھی سے رچا گیا تھا اور یہ سپشٹ ہی ہے کہ جب یہ پُرش سوپنانتر سے جاگے گا تو وہ دوسری اُپادھی والے سوپن جگت میں آئے گا اور تیسری اُپادھی والا سوپنانتر جگت ابھاو کو پراپت ہو جاوے گا کیونکہ اُس کی اُتپتی کا نمت تیسرے درجہ کا سنکلپ بدل گیا ہے اب پھر وہی دوسرے درجہ کا سنکلپ سوپن پرپنچ پہلے کی طرح ستیہ ہو کر پرتیت ہوگا کیونکہ وہ ابھی تک اپنی اوستھا سے ہٹ کر پہلی جاگرت اوستھا کو پراپت نہیں ہوا۔ اس لیئے سوپنانتر کی اپیکشا سوپن ستا یکت ہی پرتیت ہوگا اور جاگرت اوستھا کے آجانے پر سوپن اور سوپنانتر سمان روپ سے متھیا بھان ہوں گے جیسا کہ ابھی بتلایا گیا ہے کہ سوپن سوپنانتر کی اپیکشا ستیہ پرتیت ہوتا ہے اور جاگرت کے آجانے پر سوپن اور سوپنانتر دونوں ایک سمان متھیا درشٹی گوچر ہوتے ہیں ارتھات منوراج ماتر ہی سدھ ہوتے ہیں اس لیئے جو سنبندھ سوپنانتر کو سوپن اوستھا سے ہے وہی سنبندھ سوپن اوستھا کو جاگرت اوستھا سے ہے کنتو یہ دیرگھ کال سے چلا ہوا سوپن پرپنچ جسے جاگرت پرپنچ کہا جاتا ہے اور جو پرلے کال تک چلتا رہے گا مرن کال تک سچا دکھائی دیتا ہے اور اس سے اگلے نئے جنم میں پھر نیا پرتیت ہونے لگیگا۔

(مرتیو کے انتر) یہاں پر آچاریوں کا یہ کتھن ہے کہ جو جگت ہم آیو بھر دیکھتے رہے وہ مرتیو کال میں رات میں دیکھے ہوئے سوپن یا منوراج کے سمان بھاسنے لگتا ہے پرنتو جیسے سوپن سے نئی جاگرت میں آجاتے ہیں اسی پرکار مرتیو بھی ایک ندرا کے سمان ہے جس سے جاگ کر پرلوک روپی جاگرت میں آجاتے ہیں اور وہاں کے نرک سورگ آدی پرلوک سمبندھی سرب لوک ہم کو سچا بھان ہونے لگتا ہے پرنتو جیسے سوپن سے اُٹھ کر جاگرت جگت چر کال تک رہنے والا بھان ہوتا ہے اسی پرکار پرلوک بھی ہم کو ایسا ہی بھان ہونے لگتا ہے کہ اس جاگرت جگت سے بہت ادھک کال تک بسنے والا اور چر استھائی ہے اور اس جگت کی اپیکشا ستیہ اور ادھک سُتھر ہے اس کی اپیکشا سے یہ جاگرت جگت ہم کو کیول کلپنا ماتر ہی انوبھو ہونے لگتا ہے اور جس پرکار جاگرت سے سوپن اور سوپن سے پھر جاگرت اور بار بار یہی چکر چلتا ہے اور جیون بھر چلتا رہتا ہے اسی پرکار پُورن بودھ (تتوساکشات کار) روپ واستو جاگرت ارتھات سروپ ساکشات کار پرئیت یہ لوک پرلوک میں آنا جانا ارتھات آواگون چکر چلتا ہی رہتا ہے اسی پرکار یہ جیو ان سب منومئی سرشٹیوں میں بھرمن کرتا رہتا ہے کنتو پہلے سنکلپ سے رچت سرشٹی اپنے ہی دوسرے سنکلپ رچت سرشٹی سے ادھک ستیہ اور سُتھر بھان ہوتی ہے اور پہلے کی اپیکشا دوسری سنکلپ رچت سرشٹی الپ کالین اور متھیا پرتیت ہوتی ہے۔ واستو میں دونوں لوک اور پرلوک منوماتر اور کلپنا روپ ہی ہیں جو کہ ایک ہی بھگوت گیان کی انیک ترنگیں ہیں اور اُس میں کلپت ہی ہیں اور یہ تو سبھی جانتے ہی ہیں کہ کلپت وستو ادھشٹان سے بھِن ستا نہیں رکھتی اور وہ ادھشٹان سروپ بھگوت گیان ستیہ اور سرب کا

آتم سروپ ہے اس لئے یہ سرب جگت لوک پرلوک اس ادھشٹان سے بھن کچھ ستا نہیں رکھتا۔ پرلوک میں بھی اس منومئی سرشٹی کے انیک درجے ہیں جیسے پترلوک سُرلوک۔ بھور لوک۔ مہرلوک برہم لوک اتیادی۔ نیچے کا ہر لوک دوسرے کی اپیکشا سے ویسے ہی الپ ستا والا ہے جیسے کہ سوپن جگت جاگرت جگت کی اپیکشا سے اتھوا جاگرت جگت پرلوک کی اپیکشا سے الپ کالین تتھا انتیہ ہے۔

(آشچریہ وارتا) برہم ودیا کے آچاریوں کا اس ساری ویاکھیا سے یہ پریوجن ہے کہ جب یہ گیان دیو ایک پرکار کی کلپنا کو بدلتا ہے تو دوسری کلپنا کرتا چلا جاتا ہے اور آشچریہ یہ ہے کہ ہر آدمی سنکلپ دوارا رچت جگت کو ستیہ اور دوسرے سنکلپ دوارا رچت جگت کو متھیا انوبھو کیا کرتا ہے واستو میں پہلے اور پیچھے کلپنا کئے گئے سبھی جگت کے پدارتھ سنکلپ ماتر ہونے سے بھرم روپ ہی ہیں واستو اور ستیہ نہیں اور اس تتو کا واستو بودھ تب ہوتا ہے کہ جب سبھی سنکلپوں کو وچار اور ابھیاس سے روکا جاوے اس سمیہ سنکلپوں کے نہ رہنے سے چیتن ماتر ایک اور ادوتیہ ہی انوبھو ہوتا ہے اور اس کے سوائے کچھ بھی موجود نہیں ہوتا۔ اسی اوستھا کو تریا کہا جاتا ہے اس سمیہ آتما کا درڑھ اپروکش ساکشات کار ہوتا ہے اور سدھ ہو جاتا ہے کہ جو بھی اناتم پدارتھ ہیں سب کے سب سنکلپ ماتر یا بھرانتی ماتر ہیں۔ شبھ کرم اور نشکام کرم اُپاسنا اور بھگتی۔ دھیان سمادھی آدی کرنے کا کیول ایک ماتر ہی پریوجن ہے کہ ان سے ایک ادوتیہ برہم سروپ کے ساکشات کار میں پراپت نہیں ہوتی تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یا تو کوئی مانسک دوش یا پرتی بندھ ودیمان ہے یا پھر سادھن اور گیان ادرڑھ اور ادھورا ہے۔

پرشن ۲۸ بھگوت! ایسا تو مجھے آپ کی کرپا سے سمجھ میں آ گیا کہ سبھی اناتم پدارتھ سنکلپ ماتر اور بھرانتی سے ہی ستیہ پرتیت ہو رہے ہیں اور ان کا ادھشٹان ایک بھگوت گیان سروپ برہم ہی ہے اس کے ساکشات کار کے لئے سمادھی اور ابھیاس کی آوشکتا ہے کیونکہ بھی ایسا پرتیت ہوتا ہے کہ اس جگت کو کلپنا کرنے والا سرشٹا یا ایشور اس جگت سے ایسے ہی بھن ہے جیسے کہ گھٹ کی اتپتی سے کمہار اس سے بھن ہی ہوتا ہے اور وہی ہمارا اُپاسیہ دیو ہو سکتا ہے۔ کرپا کر کے میرے کو یہ سمجھائیے کہ کیسے میرا آتما یعنی بھگوت گیان اس جگت کا سرشٹا ہو سکتا ہے؟

## گیان سروپ برہم ہی اس جگت کا ابھن نمت اُپادان کارن ہے

اُتر۔ پیارے۔ جب یہ سدھ ہو گیا کہ سوپن جگت۔ جاگرت جگت اور پرلوک سبھی کا مُول اُپادان کارن ایک بھگوت گیان کا ہی سنکلپ ماتر ہے جو کہ اس کی وبھوتی۔ دمک یا چمتکار ماتر ہے جیسے کہ لال کی دمک لال روپ ہی ہوتی ہے اسی پرکار یہ سنکلپ بھی بھگوت گیان سے بھن کچھ اپنی ستا نہیں رکھتا۔ اس بھگوت گیان کی کئی پرکار کی شکتیاں نام روپ مئے پدارتھوں کے بھن بھن آکاروں پر پرگٹ ہوا کرتی ہے اس لئے ایک ماتر ادھشٹان روپ ایک سچدانند برہم روپ آتما ہی ودیمان ہے۔ وہی سب چمتکاروں اور شکتیوں کا ایک ماتر نمت تتھا اُپادان کارن ہوتا ہوا بھی انیک روپ سے دکھائی دے رہا ہے ویسے ہی ہر ایک نام روپ والا پدارتھ جو دکھائی دیتا ہے اس کی اتپتی پرمارتھ درشٹی سے کلپنا ماتر ہی ہے اور یہ سرب کو سدھ ہی ہے کہ کلپت پدارتھ اپنے ادھشٹان سے بھن نہ ہونے سے بھگوت گیان سروپ ہی ہوتا ہے اس بھید یا رہسیہ کو جگیاسو سوپن سے جاگرت میں آنے پر ہی ٹھیک انوبھو کیا کرتا ہے کیونکہ سوپن اوستھا میں نندرا کے پربھاؤ سے اگیان کی پربلتا ہوتی ہے اس کارن سے سوپن کے سرب نام روپ کو وہاں گیان سروپ نشچیہ نہیں کر سکتا بلکہ اس کے برخلاف (وپریت) یہ جھوٹا سوپن جگت بھی جاگرت سمان ہی ستیہ ہو کر پرتیت

ہوتا ہے پھر بھی سوپن سے جاگنے پر یہ درڑھ نشچے ہو جاتا ہے کہ سرب سوپن پرپنچ ماتر ہی منومے اور سنکلپ ماتر ہی تھا اور واستو میں سوائے گیان سروپ آتما کے کوئی وستو بھی ستیہ روپ سے ودیمان (موجود) نہ تھی۔ یہ بھگوت گیان سروپ کا اتینت آشچریہ روپ ولاس ہی ہے کہ جو استیہ کو بھی ستیہ پرتیت کرا رہا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر آشچریہ یہ ہے کہ سوئیم ہی بھگوت گیان ہر آکرتی اور ہر ایک وبھوتی یا ولاس میں پرگٹ ہوتا ہے پرنتو بھرانتی سے ایسا بھان ہوتا ہے کہ مرتکا میں ہی گھٹ آدی اتپن ہوئے اور کچھ کال رہ کر ستیہ پرتیت بھی ہوئے اور انت میں اسی میں ولین ہو گئے۔ یدپی ان سرب اوستھاؤں میں ایک مرتکا ہی اپنی نئی نئی وبھوتی اور آکرتی میں ہر نئی اوستھا میں پرگٹ ہو رہی ہے ایسے ہی ایک ست سروپ بھگوت گیان ہی جگت روپ سے پرگٹ ہو کر............

اسی میں استھت ہوتا ہوا پنہ اسی میں ولین ہو رہا ہے ایسا پرتیت ہو رہا ہے۔ یدپی وہ گیان سروپ تو ہی اپنی نئی نئی وبھوتی میں آتا ہوا بھی سوئیم آدی مدھیہ اور انت میں ایک رس ادوتیہ سروپ سے سدا ودیمان ہے اور یہ بھی ایک وچتر بھول ہی ہے کہ وہ مرتکا میں گھٹ کو سوت میں دستر کو اور رنگ میں چتر کو نیا اتپن ہوا ہوا سمجھا جا رہا ہے اور یہ پرتیت ہوتا ہے کہ مرتکا سے بھن کچھ دلکش وستو گھٹ نام کی بن گئی ............ یا رنگ سے بھن کوئی چتر روپ پدارتھ بن گیا اور سوت میں کپڑا کچھ اور بن گیا اور جس کارن سے سادھارن بدھی پرش کو گھٹ کی اتپتی میں کمہار دستر کی اتپتی میں جلاہے اور چتر کی اتپتی میں چترکار کی اوشیکتا پرتیت ہوئی اسی طرح یہ بھی ایسے ہی سمجھ لیا کہ جگت کے پدارتھوں کی پرتیتی اور اپرتیتی (ولے) دونوں ہی اتپتی والے ہیں اور ان کے لئے اوشیہ ہی کسی بھن سرشٹا کا بھی ہونا آوشیک ہے۔ ارتھات ان کو اتپن اور ولے کرنے والا کوئی سروگیہ سروشکتیمان بھن ایشور اوشیہ ہی ہونا چاہیے اس لئے اس پرش نے جگت سے بھن کسی جگت رچیتا ایشور کی بھی اپنے برہم روپ بھگوت گیان سے بھن کلپنا کر لی اور اس سروگیہ سروشکتیمان پرماتما کو کہیں دوسری جگہ جگت سے باہر بھن ستا والا جان کر اس کو اپنا آپا سیہ دیو اسشٹ روپ سمجھا اور یہ سرب بھرانتی بھی بھگوت پر گیان کا ہی دلکش ولاس یا چمتکار ہے جسے ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ ودوانوں کا یہ کتھن ہے کہ اگر کوئی سمراٹ سوئیم ہی اپنی مہارانی کے سنمکھ پوشاک بدل کر اس کا سیوک بنکر کھڑا ہو تو واستو میں وہ سمراٹ ہی رہتا ہے اور اس کے سمراٹ سروپ یعنی اپنے نج سروپ میں کچھ بھی فرق نہیں پڑتا اور وہ سوئیم ہی سیوک اور سوامی (مالک) بن کر مہارانی کے سامنے استھت ہوتا ہے اور اس کے سروپ میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ پرنتو جنہوں نے اسے سمراٹ روپ سے نہ پہچان کر سے سمراٹ کا سیوک سمجھا یا اس کا سندیسہ لانے والا ہرکارہ سمجھا وہ ان کی اپنی ہی بھول تھی پرنتو اس کو بھلی پرکار سے پہچاننے والی مہارانی نے تو اسے سیوک روپ میں آنے پر بھی اپنی اندر کی نگاہ سے اسے اپنا پتی دیو ہی سمجھا تھا اور اس کا اچت آدر ستکار بھی کیا تھا اور سنگھاسن پر بٹھایا تھا۔ اسی پرکار جو اس برہم سروپ بھگوت گیان کے واستو سروپ کو نہیں پہچانتے اور اس کے کریڑا اور ولاس کو نہیں سمجھتے وہ چاہے کتنے بھی اچھے کوئی کے فلاسفر (دارشنک) اور ودوان ہی کیوں نہ ہوں چاہے لوگ انھیں کتنا بھی بدھیمان کیوں نہ بتلائیں یدی وہ اس کے واستوک سروپ سے پریچت (واقف) نہیں تو وہ سدا ہی اس سرشٹی کو سرشٹا روپ چیتن سے بھن سمجھکر آپس میں وواد ہی کرتے رہتے ہیں پرنتو تتو درشی تو اس دانا (بدھیمی) مہارانی کی بھانتی اس کو ٹھیک ٹھیک پہچان کر اس کا ہر اوستھا میں آدر ستکار اور سنمان ہی کرتے ہیں اور اس کی ابھید چیتن روپ سیوا رکھ پوجا اور آرادھنا کرتے ہیں۔

یہ بھید بھرانتی روپ بھول بڑے بڑے سمپرداپوں کے آچاریوں کو بھی ہوئی جنہوں نے اپنے کو بھگوان کا دوت اور سندیش لانے والا بتایا اور ایشور کا دوت ہونے کا ابھیمان کیا اور اس سدھانت کو منوانے کے لئے اپنے ورودھیوں پر

تلوار بھی چلائی اور اس بھید سدہانت کو نہ ماننے والوں کو ناستک اور کافر آدی بھی کہا۔ اُن کی ہتیا کرنا اپنا دھرم سمجھا بلکہ ایسا کرنا جہان پنیہ بتایا۔ انھوں نے اس اپنے سدہانت کو ہر جگہ پھیلانے کا یتن کیا کیونکہ اُن کی نظر میں یہ سرشٹی پرماتما سے بھن ستا رکھتی ہے اس لئے اس کا آدرستکار کرنا اُچت نہیں۔ یدپی ویدسدہانت کو نہ جاننے کے کارن وہ سوئیم ہی گھور اگیان میں تھا بھید بھاؤ میں پھنسے پڑے تھے اور اُن کو بھگوت کا چمتکار روپ اس سنسار میں بھید اُتپن ہو کر اُن کی درشٹی سے پرماتما سوئیم ہی واستو میں اوجھل اور پردہ میں معلوم ہوا اور انھوں نے جو تھا جگت کے روپ میں اسی پرماتما کو آپادھی دہارن کیا ہوا نہ سمجھا بلکہ اُس سے بھن ستا والا مان لیا۔ کچھ بھی ہو۔ ہم اس وچار کو ادھک وستار نہیں دینا چاہتے کیونکہ مت متانتروں کے پکش پاتی اور متاندھ لوگ یہاں پر وواد اور جھگڑے پر اتر آتے ہیں یدپی یہ کیول بھرم اور پکش پات ہی ہے اور یہ سب لیلا اور اُن کے دُوت ہے کا اکھیان سب ہی بھگوت گیان کے چمتکار وبھوتیاں اور ولاس ہیں یا یوں سمجھو کہ اُس کے کوتک اور لیلا ہی ہیں جس کو تتو ساکشات کار کئے بنا کوئی بھی جان نہیں سکتا اور نہ ہی اُس کا نرُوپن ہی کر سکتا ہے۔

(واستو سدہانت) برہم ودیا کے آچاریہ اس سدہانت کو مانتے ہیں کہ واستو میں بھگوت گیان سروپ برہم کے بنا نہ تو کوئی سرشٹی کی ہی ستا ہے اور نہ اُس سے بھن کوئی سرشٹا ہی ہے کیونکہ جب کوئی بھن سرشٹی ہو تو سرشٹا روپ برش اُس سے بھن رہنے والا ہو بلکہ ایک شُدھ تتو ہی اپنی مہما میں نروکار رُوپ سے وراجمان ہے اور اُس کی وبھوتی یا ولاس تُھے بدلنے سے سرشٹی اور سرشٹا کو بھن بھن تیمار کھ تتو لسچنے کر لینا یہی واستو میں ناسکتا ہے۔ درشٹانت میں جیسے دلودت لیٹا تھا اور پھر وہ کھڑا ہو گیا تو وہ اپنے سروپ سے بھن کچھ ہو نہیں گیا۔ کیول یہ اُس کا ولاس۔ مہما اور وبھوتی ہی ہے کہ دوسرے روپ میں پرتیت ہو رہا ہے اور اپنی اصلی حالت میں بھی موجود ہے اُس کے ایسا کرنے سے کوئی نئی وستو نہ تو بن گئی اور نہ ہی کھوئی گئی اور نہ اُس کا دوسرا کوئی رچیتا یا بنانے والا ہی ہے۔ سرشٹی اور پرلے دونوں برہم کے ہی سروپ کی وبھوتیاں ہیں۔ اس کی ہر ایک وبھوتی ایک کے پیچھے دوسری نئے نئے رُوپ میں پرگٹ ہوتی ہوئی بھی ہر حالت میں ادھشٹان سروپ آتما نروکار ہی رہتا ہے۔ واستو میں نہ کچھ پیدا ہی ہوتا ہے اور نہ ناش ہی ہوا کرتا ہے اور جب کچھ واستو میں اُتپن یا ناش ہی نہ ہو تو اُتپتی کرتا اور ناش کرتا کیسے مانا جاوے وہی برہم بھگوت گیان سروپ سدا اپنی مہما میں ایک رس نروکار روپ سے ودیمان ہے۔ اس لئے یہ سب اُتپتی اور پرلے تیرے آتما روپ بھگوت گیان کی ہی وبھوتیاں اور ولاس ہیں اور واستو میں تیرے سروپ سے جدا کچھ بھی نہیں!

پرشن ۲۹ بھگون! یہ کیسے مان لیا جاوے کہ کوئی بھی وستو اُتپن یا ناش نہیں ہوتی۔ ہمیں تو سنسار کی سبھی وستوئیں اُتپتی اور وناش والی ہی درشٹی میں آتی ہیں۔ کرپا کر کے پھر سے کو سمجھایئے کہ کیسے ایک ہی برہم نروکار روپ سے سوئیم ودیمان رہتا ہوا اپنی پرکرتی سے بھی کچھ اُتپن یا ناش نہیں کرتا؟

## آتما رُوپ برہم سدا نروکار ہی رہتا ہے اور اسمیں جگت آدی واستو میں کچھ بن نہیں جاتا

اُتر۔ پیارے! یدی شردھا پوروک اس تتو کا اور گنبھیرتا سے تم وچار کرو تو تمھیں جلدی ہی نشچے ہو جائے گا کہ ہر ایک وستو اس آتم روپ سے بھن نہ ہونے سے نروکار اور ایک رس ہی ہے اور وہ نروکار اور ایک رس آتما ادھشٹان رُوپ ہی ہے اُس میں کیول دکھائی دینے ماتر متھیا آکرتی روپ وکار ہوتے ہیں اور یہ سب کو پرتکش ہے کہ جل گرم ہو کر بھاپ (ہوا) کی شکل میں بدل جاتا ہے اور وہ ہوا پھر جل کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے ارتھات آکسیجن اور ہائیڈروجن کے ملاپ سے جل بن جاتا ہے اس کا انو بھو عرق نکالنے والے یَنتر سے سپشٹ روپ میں ہوا کرتا ہے۔ اس میں سندیہہ نہیں کہ جو تو

وایو روپ سے موجود تھا وہی جل روپ میں پرگٹ ہو گیا پرنتو مند بدھی پرش یہ سمجھنے لگتا ہے کہ وایو نشٹ ہو گئی اور جل نئے
روپ سے پرگٹ ہو گیا۔ یہ نیم کیول جل اور وایو تک ہی سیمت نہیں بلکہ چاروں مہا بھوت ہی پرتھوی سے وایو تک اسی پرکار
آپس میں بدلتے ہی رہتے ہیں اس لئے نیائے شاستر نے پرتھوی سے لے کر آکاش تک سبھی بھوتوں کا مول کارن پرکرتی کو ہی
مان لیا ہے اور یکتیوں سے یہ سدھ کیا ہے کہ مول پرکرتی ہی ان سبھی بھوتوں کے روپ میں پرگٹ ہوتی ہے اور جگت
کے سبھی پدارتھ انہی بھوتوں سے ہی بنے ہیں اور پھر یہ سب بھوتک پدارتھ اپنے ان کھائی دینے والے باہری روپ کو پرکرتی
میں ہی کھو دیتے ہیں یا اسی طرح اس سارے سنسار میں پریورتن ہوتا رہتا ہے اس لئے سنسار کا پرکرتی روپ اور پرکرتی کا سنسار
روپ دھارن کرتے رہنے سے اس میں ذرا سی بھی کوئی وستو ناش کو پراپت نہیں ہوتی۔ صرف آکرتیاں ہی بدلتی رہتی ہے۔ یدپی
نیائیک کیول یہاں تک ہی پہنچتے ہیں کنتو اس نام روپ مئے سرب جگت کے آدھار کو انھوں نے جڑ پرکرتی روپ مان لیا ہے۔
ان کے سدھانت میں اس سنسار کا ادھشٹان چیتن روپ آتما نہیں۔ اور ان کا آتما کو اپنے نج سروپ سے جگت کا
ادھشٹان نہ ماننا یہ بھی اسی چیتن آتما ہی کی وچتر وبھوتی نے ہی کارن ہے کیونکہ واستو میں چیتن روپ ادھشٹان ہی
یہ سنکلپ ہی ترنگ کی بھانتی ہر آکار میں بدلتا ہے اور یہ وچتر بات ہے کہ وہ چیتن جب اپنے سنکلپ روپی شکتی کا
آشرہ لے کر بھوتک پدارتھوں کے آکار میں پرگٹ ہوتا ہے تو اس اوستھا میں یہ آتما اپنی آورن روپ شکتی سے آپ ہی
آورت ہوئے کے سمان ہوا کرتا ہے اور واستو سروپ میں پرتیت نہیں ہوتا بلکہ وہ اگیان روپی آورن جڑ ہونے سے وہ ادھشٹان
روپ چیتن آتما بھی جڑ کے سمان بھان ہوتا ہے اور جب وہ آتما کی مایا شکتی بھن بھن سنکلپوں یعنی برتی گیان کے روپ میں بدلتی
ہے تو وہ اپنے ادھشٹان کو بجائے ڈھکنے کے اس کو پرگٹ کرنے والی بن جاتی ہے اور اس شکتی کا انوبھو ہمیں سوپن
اوستھا میں ہوا کرتا ہے کیونکہ یہ تو سب جانتے ہی ہیں کہ سوپن اوستھا میں کیول منومئی آکرتیاں ہی ہوتی ہیں اور ان سرب
کا ادھشٹان گیان سروپ آتما ہی ہے پرنتو جہاں تک تو یہ گیان سروپ آتما کیول آکاش سے پرتھوی آدی بھوتوں کے
روپ میں پرگٹ ہوا کرتا ہے تو اس اوستھا میں اُپادھی جڑ ہونے کے کارن اپنے واستو سروپ سے پرگٹ نہ ہو کر بھوتک
جگت کے جڑ نام روپ میں پرگٹ ہوا کرتا ہے اور چیتنیہ سروپ سے پرگٹ نہیں ہوتا۔ چھپا سا رہتا ہے اور جب وہ
آگے وستار کو پاکر پران دھاری جیووں کے روپ میں پرگٹ ہوتا ہے تو اس میں بھگوت گیان جیوتیوں کی جیوتی
روپ میں پرگٹ ہوا کرتا ہے اور اپنی سوئیم پرکاش روپ مہما میں پرگٹ ہونے لگتا ہے اور یہ ایسا پرتیت ہونا
اسی بھگوت گیان کے ولاس روپ وچتر رہسیہ ہیں جہاں نیائے شاستر کے ودوان ابھی نہیں پہنچ سکے۔ اس لئے
نہ تو گیان سروپ آتما سے بھن کوئی جڑ پرکرتی کی ہستی ہے اور نہ اس کے کاریہ روپ جگت کی۔ اسی ہیتو سے
یہ سارے کا سارا پرکرتی وکرتی روپ (کارن کاریہ روپ جگت) آتما سے بھن ستا والا نہیں ہے کیول
ایک گیان سروپ یا برہم سروپ آتما ہی اپنی مہما میں آپ وراجمان ہے اور اس میں سنکلپ روپ ترنگ ہر آکرتی
میں دکھائی دیتا ہوا اپنے واستو گیان سروپ کا ہی سوئیم انوبھو کر رہا ہوتا ہے۔

پرشن نمبر ۳۔ بھگون! یہ تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ بھگوت گیان ہی اپنی مہما میں آپ استھت رہتا ہوا انیک
جڑ پدارتھوں کے آکار میں پرگٹ ہوتا ہے پرنتو یہ سب اُتپن ہوئے بھوتک پدارتھ یدی کیول سنکلپ ماتر ہی ہوتے
تو کسی بھی کلپت پدارتھ سے جیسے کوئی بھی پربھاو یا اثر دوسرے پر نہیں پڑتا تو ان کا بھی کوئی واستوک اثر کسی پر
بھی کچھ نہ پڑتا جیسے کہ کلپت آگ تصویری شکل میں پرگٹ ہوئی ہوئی ہماری روٹی وغیرہ نہیں پکا سکتی اور سوپن
کے یا منومئے پدارتھ کا کوئی پربھاو کسی دوسرے جاگرت پرش پر نہیں پڑتا دکھائی دیتا اور انھیں سرب جگت

پدارتھوں سے ہمارے سرب پریوجن سدھ ہوا کرتے ہیں اگنی سے گرمی اور جل سے شیتلتا ملتی ہے پھر یہ سنکلپ ماتر کیسے ہو سکتے ہیں۔ کرپا کر کے کھول کر سمجھایئے؟

## اکہری اور دوہری کلپنا والا جگت

اُتر۔ پیارے! اس سدھانت کو سمجھنے کے لئے اپنی بدھی کو کچھ اور سوکشم کرو اور ایکاگر چت سے برہم ودیا کے گوڑھ سدھانتوں کو سمجھنے کا پریتن کرو تو تمھیں سدھ ہو جاویگا کہ شاستر جو کچھ کہہ رہا ہے بالکل ستیہ ہے۔ دیکھو جاگرت اوستھا بھی سوپن کے سمان ہی گیان سروپ کا سنکلپ ماتر ہے پھر بھی بھگوت گیان کی وچتر شکتی سے ایسا ہر کسی کو گیان نہیں ہوتا کیونکہ سوبھاو سے ہی یہ گیان سروپ آتما کارن کاریہ بھاو سے رہت سرو دا شُدھ روپ ہی ہے اور اُس کا کارن کاریہ بھاو اتھوا کسی کریا سے سنبندھ کیول کلپت تتھا منومئی ہی ہے کیونکہ جس سمیہ سوپن میں اگنی کی کلپنا کی جاتی ہے اُسی سمیہ اُس میں پرکاش کرنے اور جلانے کی بھی کلپنا ساتھ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جل کی کلپنا کے ساتھ ہی ساتھ ٹھنڈک اور بہہ جانے کی کلپنا بھی سم کال میں ہو جاتی ہے اور اسی دوہری گُن گُنی بھاو کی کلپنا کے کارن جاگرت اور سوپن کے دونوں باہر اندر کے پرپنچ اپنے اپنے کال میں ستیہ بھان ہو جاتے ہیں اور جہاں منوراج رچت چتر مئی (تصویری) اگنی میں اُس کے گُنوں اور پربھاو کی کلپنا نہیں ہوتی اور کیول پدارتھ ماتر کی اکہری کلپنا ہوتی ہے وہاں پدارتھ کے پرتیت ہو جانے پر بھی اس کا گُن پربھاو آدی ستیہ روپ سے انوبھو میں نہیں آتا جیسے کہ رجو میں کلپت سرپ کی پرتیتی تو ہوتی ہے پرنتو آج تک اس نے کسی کو ڈسا ہو ایسا دیکھا سُنا نہیں گیا کیول سرپ کی ہی ادھیاس کال میں پرتیتی ہوتی ہے اور سوپن اور جاگرت میں سرپ کی پرتیتی کے ساتھ ہی ساتھ اُس کے ڈنگ لگانے کی شکتی بھی انوبھو ہوتی ہے۔ اگرچہ جاگرت سوپن اور منوراج میں وہ کلپت ہی سدھ ہو چکا ہے اس لئے تمھیں اس جاگرت جگت کے پدارتھوں کو بھی سوپن اور منوراج کی طرح کلپت ہی نشچے کرنا چاہیئے۔ اس میں کنچت ماتر بھی سندیہ نہیں کرنا چاہیئے۔

پرشن ۳۱۔ بھگون! یدی جاگرت سوپن اور منوراج سب ہی ایک سمان کلپت اور سنکلپ ماتر ہے تو ان کا یہ پرسپر بھید کس کارن سے ہے کہ جاگرت کے سانپ سے ڈسا ہوا تو مر جاتا ہے اور سوپن کے سانپ کے ڈسنے سے مرتا نہیں جیوت ہی رہتا ہے اور منوراج کا سانپ تو ڈستا بھی نہیں؟

## جاگرت اور سوپن سرشٹی میں بھید

اُتر۔ پیارے! یہ سب پرسپر کے بھید آدی سرشٹی کے سرشٹا بھگوت گیان کی وچتر شکتیوں کے کارن ہی ہے ان شکتیوں کے بھید کا ورنن کرتے ہوئے برہم ودیا کے آچاریوں نے بتلایا ہے کہ جگت کا اُپادان روپ سے پرگٹ ہونیوالی بھگوت گیان کی سنکلپ شکتی جب جگت کی اُتپتی کے لئے پرورت ہوتی ہے اُس سمیہ جس جس کے جو آکار گُن آدی کی کلپنا ہوا کرتی ہے وہی آدی سنکلپ یا اُس کا سوبھاو یا نیت کہلاتی ہے اور اُنتیم کال کے انتر سوپن۔ آدی میں ہونے والی کلپنا روپ شکتی کو سادی (پیچھے کا) سنکلپ کہا جاتا ہے اس پرکار کیول ایک پرکار کے سنکلپ سے کلپت آکرتیوں کا ہی یہ کارن کاریہ بھاؤ ہوتا ہے اور انہی کا ہی پرسپر سادھک بادھک بھاو بھی ہوا کرتا ہے۔ پرنتو آدی سنکلپ سے کلپت آکرتیوں کا دوسرے (سادی) سنکلپ یعنی منوراج سے کلپت آکرتیوں میں کارن کاریہ بھاو یا آشریہ آشرت بھاو نہیں رکھتے۔ اس وچتر دھوتی اور وشیشتا کے کارن آدی سنکلپ رچت وستوئیں آپس میں کارن کاریہ بھاو تو رکھتی ہیں اور ایک دوسرے میں

دِکھائی ماتر ہی دیتا ہے کیونکہ وہ سادی سنکلپ کا کاریہ ہے پرنتو اُس دُجّی میں سرپ کلپنا کرنے کے ساتھ ساتھ ایک منشیہ کا دیہہ اُس سے ڈسا جاتا ہوا کلپنا کر لیا جاتا تو منشیہ اور سانپ دونوں ہی سمان ستا والے ہونے سے وہاں بھی ڈنک کا لگنا ضرور انوبھو ہوتا اِسی کارن سے سوپن میں سانپ اور پُرش دونوں کی کلپنا سمان ستا والی ہونے سے ارتھات سادی سنکلپ کا کاریہ پراتی بھاسک ستا ہونے سے وہاں اُس پُرش کو ڈنک لگتا اور وہ دُکھی ہو کر مرتا بھی دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ جاگرت کال میں منوراج میں بھرانتی روپ سرپ کی آکرتی سادی سنکلپ سے ہی کلپت ہوتی ہے اور دوسرے باہر کے جاگرت پدارتھ آدی سنکلپ کے رچت ہوتے ہیں اس لئے آدی سنکلپ والے پدارتھوں سے پربھاوِت نہ ہونے پر اُس منوراج کے سنکلپ سرپ کے ڈنک سے پربھاوت نہیں ہوتا ارتھات جاگرت کا پُرش منوراج کے سانپ سے ڈسا نہیں جاتا اور اِس کارن آدی سنکلپ رچت پدارتھ سچے اور سادی سنکلپ رچت پدارتھ متھیا کلپنا ماتر پرتیت ہوتے ہیں اور سوپن کال میں سرب سادی سنکلپ سے پیدا ہوئی ہوئی سانپ اور منشیہ کی سرشٹی ہی ہوتی ہے اِس لئے وہاں کے سرپ آدی سے سوپن کا منشیہ سچ مچ ڈسا ہوا سا بھان ہوتا ہے۔ واستو میں کیا جاگرت کیا سوپن اور کیا منوراج سرشٹی سب ہی سنکلپ ماتر ہونے سے متھیا ہی ہے اور جب سوپن سے پُرش جاگ کر جاگرت میں آتا ہے تو یہ آدی سنکلپ رچت جاگرت جگت سچا اور سوپن جگت جھوٹا اور متھیا بھان ہوتا ہے اور یہاں آتے ہی نہ تو سوپن سرشٹی کا سانپ وغیرہ ہی رہتا ہے اور نہ سوپن میں ڈسا ہوا پُرش ہی رہتا ہے اور سمجھ جاتا ہے کہ سوپن جگت کلپنا اور بھرانتی ماتر ہی ہے۔

پھر بھی جن جن سنکلپوں کی درڑھتا اِس استھول جاگرت والے دیہہ میں ہوا کرتی ہے اُن میں اُسی گاڑھتا کے کارن اُن کا پربھاؤ جاگ کر بھی دیکھا کرتا ہے جیسے کہ سوپن کی استری سے سوپن درشٹا پرش سے جب اپنا بھوگ ولاس ہوتا ہے تو اپنے شریر کے سمان وہاں بھی سوپن درشٹا اپنے شریر کے ہونے سے اور درڑھتا ادھک ہونے سے جاگ کر بھی دیکھتا ہے کہ ویریہ پات ہوا ہوا ہے اِس طرح اتی بھیہ دایک شیر آدی کو دیکھ کر چلا بھی اُٹھتا ہے مگر کومل سنسکاروں کا یہ پربھاؤ نہیں ہوتا کیونکہ اُن میں درڑھتا نہ ہونے سے یہ نیم نہیں رہ جاتا اور کلپنا کرو کہ سوپن میں اُسے سرپ نے کاٹا اور وہاں دُکھی معلوم ہوئی تو وہاں دونوں ہی سرپ اور پُرش سادی سنکلپ کی رچنا ہیں اور جاگرت دیہہ پر اُن کا کوئی پربھاؤ نہیں پڑتا۔ کیونکہ جاگرت دیہہ آدی سنکلپ رچت تھا اور سرپ سادی سنکلپ رچت تھا اور جاگ کر اپنا جاگرت دیہہ تو دیکھتا ہے پرنتو سوپن دیہہ یا سوپن کا سانپ نہیں دکھائی دیتا اس لئے یہ سمجھتا ہے کہ مجھے سانپ نے نہیں ڈسا بلکہ یہ سمجھ جاتا ہے کہ سوپن کا سانپ۔ سوپن کا پُرش اور اِس کا ڈسا جانا اور درد سب ہی ندرا کے کارن بھرانتی روپ ہی تھا اِسی لئے وہ متھیا تھا۔ یہ سب کھیل آدی سنکلپ اور سادی سنکلپ روپ بھگوت گیان کی وچتر شکتیوں کے کارن ہی تھا۔

پرشن ۲۲ بھگون! اِس ساری ویاکھیا سے تو یہ ہی سِدھ ہوا کہ جیسے سوپن جگت کا متھیا تو جاگرت میں آجانے سے اپنے آپ بِنا کوشش کے ہو گیا اِسی پرکار بنا کسی سادھن وچار آدی کے ہی جاگرت جگت بھی سوپن میں یا مرتے وقت متھیا نشچے ہو جائے گا اور ٹھیک ٹھیک بودھ اپنے سروپ کا بھی اپنے آپ ہی ہو جاوے گا۔ تو پھر نہیں وچار ویراگیہ ابھیاس آدی سادھنوں کی کیا آوشیکتا ہے؟

## پُورن بودھ کی آوشیکتا

اُتّر۔ پیارے اِتر! یہ پرشن کچھ اور گہرے وچار کی ضرورت رکھتا ہے۔ یدی تو دھیان پوروک ذرا سو کشم بُدھی کو لے کر وچار کرے گا تو تیرا یہ بھرم بھی جلدی ہی دُور ہو جاوے گا۔ تجھے کبھی ایسا وشواس نہیں کرنا چاہیئے کہ جیسے سوپن جگت

کا پربھاؤ جاگرت کال میں نہیں رہتا ایسے ہی جاگرت اوستھا کے پدارتھ اور اُن کا پربھاؤ اپنے آپ ہی بنا وچار آدی کے سوپن کال میں نرمول ہو جاویں گے۔ کیونکہ آج تک انیک بار سوپن پر بلکہ ہر جنم میں پچھلا دیہہ تیاگ کر نیا دیہہ گرہن کرنے پر بھی یہ آدی سنکلپ رچت جگت مول سے نہیں اُکھڑ سکا۔ اور ہر جاگرت میں پھر ویسے کا ویسے ہی ستیہ روپ پرتیت ہوا کرتا ہے۔ یدیپی روگی آدی جب سوپن میں اپنے کو سوستھ روپ سے دیکھنے لگتا ہے اور جاگرت کے روگ اور دکھوں کو اپنے میں نہیں دیکھتا پھر بھی جاگرت میں آکر پھر دوبارہ ویسا ہی دکھی اپنے کو مانتا ہے۔ یہاں اِس دِشیہ میں برہم ودیا کے آچاریوں کا یہ کتھن ہے کہ ساری سنکلپ آدی سنکلپ کا ہی چھایا یا اوستھا سنکلپ ہے اور وچار درشٹی سے جانا جاتا ہے کہ چھایا کا چھایا والے پرش سے ابھید ہوتا ہے اِس پرکار اوستھا سنکلپ سے رچت پدارتھوں کا اپنے آدی سنکلپ رچت پدارتھوں سے ابھیدتا کا ہی سنبندھ ہے اسی کارن تندرا اوستھا آنے پر سوپن میں ہم پھر اپنی ورتی اپنے کو جاگتا ہوا ہی سمجھتے ہیں اور وہاں کی سرشٹی کو سچا ماننے لگتے ہیں جھوٹا نہیں سمجھ پاتے۔ ہاں سوپن اوستھا میں یدی جاگرت کال کے درڑھ ابھیاس سے یہ وچار آجاوے کہ وہ سویم اپنی رچی ہوئی سوپن سرشٹی سے بھِن ستا رکھتا ہے تو نشچت روپ سے وہاں کی سوپن سرشٹی اُس سمے کال میں بھی متھیا بھان ہونے لگے پرنتو بھگوت گیان کی وچتر سنکلپ شکتی سے اُسے ایسا وویک ہو نہیں پاتا اور نہ ہی وہ سوپن جگت سے بھی بھِن اپنے کو درشٹا یا ساکشی ہی سمجھتا ہے اور نہ ہی وہاں سوپن جگت اُسے متھیا نشچے ہوتا ہے سر برہم ودیا میں یہ بھی نشچے ہوا ہے کہ اِس اوستھا سنکلپ کے پریورتن سے مول سنکلپ نہیں بدلتا۔ ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے کنتو مول سنکلپ کے بدل جانے سے اوستھا سنکلپ اوشیہ بدل جاتا ہے اور اِس وچتر رہسیہ کے کارن یہ جاگرت جگت ہماری سوپن اوستھا میں نہیں بدلتا پرنتو جاگرت جگت میں پریورتن آجانے پر سوپن جگت میں پریورتن اوشیہ آجاتا ہے اور جب پھر سوپن میں جاتا ہے تو پھر نئی سرشٹی کی رچنا کر لیتا ہے۔ جیسے سوپن میں مارا ہوا پرش جاگرت میں زندہ ہو جاتا ہے مگر جاگرت میں مارا ہوا وہی شخص سوپن میں زندہ نہیں ہو سکتا۔ اِس طرح سوپن جگت میں پریورتن ہونے پر بھی باہر کا جاگرت جگت باہر بنا ہوا ہی رہتا ہے اُس میں کوئی پریورتن نہیں ہوتا۔ اس پرکار کے گمبھیر رہسیہ اور سوکشم تتھا گوڑھ سدھانت بھگوت گیان کے بارے میں سنسکرت کے گرنتھوں میں آچاریوں نے وستار سے کتھن کیے ہیں۔ ہم نے اُن میں سے تھوڑی سی سنگم یکتیاں یہاں سمدھن کی ہیں جن کا ورنن کرنا ضروری سمجھا ہے۔ وستار سے دیکھنے کی اچھا والے جگیاسو ماندوکیہ کاریکا اور شنکر بھاشیہ سہت برہم سوتروں کو اور اُپنشد آدی مولک گرنتھوں کو آچاریہ دوارا پڑھ کر منن کریں اور پھر ندھیاسن کر کے ستیہ وستو کا انوبھو کریں۔

ہمارا اِن رہسیوں کے ورنن کرنے کا ایک ماتر پریوجن یہ ہے کہ جاگرت اور سوپن جگت دونوں ایک ہی بھگوت گیان کے ہی سنکلپ اور ولاس ماتر ہیں۔ اِن یکتیوں کا منن ندھیاسن کرنے سے جاگرت اور سوپن جگت میں ستیہ اور متھیا بھاؤ کا جو درڑھ بھرم ہماری بدھی میں بیٹھا ہے وہ نہیں رہتا۔ وچار پوروک دیکھنے سے دونوں ہی جگت (جاگرت اور سوپن) سنکلپ روپ ہونے سے متھیا اور بھرم ماتر ہی سدھ ہوتے ہیں اس لئے واستو میں اپنے ادھشٹھان روپ بھگوت گیان سے بھِن کوئی سوتنتر ستا نہیں رکھتے۔ جو کچھ بھی دکھائی دے رہا ہے وہ سب ہی منومئے سنکلپ ماتر اور پر گیان سروپ کا ہی ولاس ماتر ہے اور نشچے کرنا چاہیے کہ ولاس اپنے ادھشٹھان سے بھِن کوئی ستا نہیں رکھتا۔ اِس سے یہ سدھ ہوا کہ سرب جگت برہم روپ ہی ہے اور یہ جگت بھی برہم سروپ بھگوت گیان کا ولاس ہونے سے اُس سے بھِن نہیں وہی روپ ہے۔ گیانوان کو جگت میں سدا ہی برہم درشن ہوا کرتے ہیں جو کہ اُس کا اپنا سروپ ہے۔ ہماری اس ساری ویاکھیا کا سارانش یہ ہے کہ بھگوت گیان سے بھِن کچھ بھی ستیہ روپ سے موجود نہیں اور یہ سرب درشٹی گوچر جگت اُسی کا ولاس یا منومئی سنکلپ ماتر ہے۔

اس پرکار بھگوت گیان کی دو پرکار کی وبھوتی ہے۔ پہلی وبھوتی میں یہ سب وا ہیہ آکرتیاں وگیان مئی اور منو راج ماتر ہیں اور دوسری وبھوتی وہ ہے جس میں تمام جگت آکر تیوں کا بادھ ہو جاتا ہے۔ پہلی وبھوتی میں اس کا ہی سگن سروپ سے درشن ہے اور جب کوئی آورن وکشیپ یا اس کی ستیہ روپتا کی واسنا بھی نہیں رہتی وہ اس کی نرگن اوستھا ہے اور یہی اس کا شدھ سروپ ہے۔ گیا نوان بوہار کال میں تو جگت کے پدارتھوں کو کھیل ماتر دیکھتا ہوا بھی سگن برہم کے درشن کرتا ہے۔ اور منو نرودھ یا سمادھی میں سرب درشیہ سنسار کا بادھ کرکے اور سروپ میں لین کرکے اپنے نرگن سروپ میں آنند پورک استھت ہوتا ہے اس پرکار جاگرت سوپن ادیکھات استھان میں اور پھر تریا روپ سمادھی میں سروداکال ہی بھگوت گیان سروپ کا ہی آتم روپ سے درشن کرتا ہے۔ تم بھی اس وچار کا آشرے لیکر اسی آنند کا انبھو کرو جاگرت آدی میں سگن برہم کا اور تریا اوستھا میں اپنے ہی نرگن سروپ کا انبھو کرو جہاں سرب اناتم جگت کا ابھاو ہے اس پرکار ہر اوستھا میں برہم کا ہی ساکشاتکار کرتے ہوئے اسی میں آنند مان رہو۔ تم اب خود اس انبھو کرنے سے گیا نوان کے پد کو پراپت ہوئے ہو اور کیولیہ کے ادھکاری ہو چکے ہو۔

پرشن ۲۳۔ بھگون! آپ کی اپار کرپا سے مجھ کو یہ تو درڑھ نشچے ہو گیا ہے کہ یہ سرب جگت بھگوت گیان سروپ میں ادھیست ہی ہے اور اس میں ہر ایک پدارتھ اس کا ولاس ماتر ہی ہے اور یہ ولاس جل میں لہروں کی بھانتی اپنے ادھشٹان برہم سروپ سے بھن کچھ ستا نہیں رکھتے پر تو مجھے ابھی یہ پتہ نہیں لگ رہا کہ میرا اپنے سروپ کا اس گیان سروپ برہم سے کیا سنبندھ ہے کیا میں بھی جگت کی بھانتی اس میں ادھیست ہی ہوں یا اسی کا انش روپ ہی ہوں اس لئے کرپا کرکے میرے واستو سروپ کے بارے میں کھول کر سمجھائیے۔

## اُتّم پد

اُتر۔ پیارے! تیرا پرشن اُچت ہی نہیں بلکہ آوشیک بھی ہے۔ تیری جگیاسا کو دیکھ کر مجھے بہت پرسنتا ہوئی ہے۔ اس وشیہ میں تجھے جو کچھ کہنا ہے دھیان سے سنو!

اوپر کے ودیا کھیان میں ہم نے "سروم کھلودم برہم" کا سدھانت تیرے کو سمجھایا تھا۔ وہاں ہم نے برہم کا گیان سروپ سے ورنن تو کیا پرنتو اس کا آتم روپ سے ورنن نہیں کیا۔ اب اس اوسر پر تجھے برہم کا آتم سروپ سے اپدیش "ایم آتما برہم" کے آدھار پر ہوگا "سروم کھلودم برہم" کے سدھانت میں آروڑھ ہونے سے تم ایک اچیہ ادویت پد کو پراپت ہوئے ہو اور اس آپ اسنا کے پھل سروپ تم کو یہ آتم سم درشٹی پراپت ہوئی ہے تم یہ تو جان ہی چکے ہو کہ ادھشٹان سروپ بھگوت گیان سے بھن کچھ بھی ستیہ سروپ سے ودیمان نہیں ہے اور جو کچھ یہ جگت ماتر تم دیکھ رہے ہو یا سن رہے ہو وہ سب نام روپ متھیا ہونے سے ایک ادھشٹان سروپ گیان ہی تو ہے جیسے کہ متھیا سرپ تو کچھ بھی نہیں کیول جو ہی ہے اس سے بھگوت گیان کی اپار مہانتا کو تم سمجھ ہی گئے ہوگے۔ یہ سرب برہم روپ ہونے کا نشچے اور اسی کا سرو تر چنتن تم کو سدا ہی اس کے سنمکھ رکھنے سے ایسا پد پراپت کرتا ہے جیسے کہ منتری سدا ہی راجا کے دربار میں رہ کر دھیان آدر ستکار اور ایشوریہ کو پاتا ہے۔ اور اس برہم کے جو جو وششٹ رہسیہ تم نے پچھلے ودیا کھیان میں انبھو کئے ہیں وہ سوائے اس کے سدا سمیپ رہنے والے گیان وان روپ مہا منتری کے اور کوئی جان سکتا ہے۔ ڈاکئے اور سندیشے لانے والے دوت جو کہ پچھ سے بھی نیچے پد کو پراپت ہیں بھلے اس کے گوڑھ رہسیوں کو وہ کیسے جان سکتے ہیں۔ دوت آدی کو تو کیول اپنی سادھارن مَتی کے انوسار ہی ان رہسیوں کو چھوڑ کر کیول سنی سنائی باتوں کا ہی گیان ہوتا ہے۔ ان بچاروں

کی باتوں پر بھروسہ کرنے والے ویکتی اس کے گوڑھ اور گپت رہسیوں کو نہ تو سن ہی سکتے ہیں اور یدی کسی پرکار سن بھی لیں تو
اُن کو ماننے میں کیول سنکوچ ہی نہیں کرتے بلکہ وشواس بھی نہیں کرتے اور ان ویکتیوں کی اوستھا تو اُن لوگوں کے سمان
ہے جو کہ پردھان منتری سے تو بھینٹ نہیں کرتے اور چھوٹے چھوٹے ادھیکاریوں چپراسی آدمی پر بھروسہ کر کے مہاراجہ
سمبندھی باتیں سن کر ڈر جاتے ہیں۔

یدی منتری پد بہت اونچا تو ہے اور جانکاری ادھک ہونے سے ادھک آدر بھی پاتا ہے پرنتو اسکو دوسرے سادھارن ویکتیوں کی اپیکشا
بھئے بھی بہت ادھک ہی ہوتا ہے کیونکہ مہاراجہ کے اُچیہ ادھیکاروں اور مہان شکتیوں کو بھلی بھانتی سمجھتا ہے
اس لئے اس پد پر پہنچا ہوا یہ ادھیکاری برہم سروپ کے سمیپ رہتا ہوا بھی اُس کی سروشکتیمانتا سے بھید بدھی کے
کارن بھئے بھیت بھی رہتا ہے اور اُس کے پربھاو سے دبا رہتا ہے۔ چونکہ بھئے ہمیشہ اپنے سے کسی بھن سے ہی
ہی ہوتا ہے اس لئے اس بھئے کی نورتی کا اُپائے اوشیہ کرنا ہی چاہیئے پرماتمہ کی اننت شکتیوں کا بھئے ہونا تو سبھاو
ہی ہے۔ اور جب تک اُس پرماتم تتو سے بھید بھاو بنا رہے گا بھئے کی نورتی سمبھو نہیں۔ کیونکہ دوسرے
سے بھئے ہوا ہی کرتا ہے۔ شرتی بھی کہتی ہے द्वितीयाद्वै भयं भवति ॥ (دوسرے سے اوشیہ ہی بھئے ہوتا
ہے) اس شرتی کا یہاں پر یہ بھاو ہے کہ جب تک جگیاسو پرماتمہ کو اپنے سے بھن سمجھتا ہے تو اُسے بھئے بنا ہی رہتا
ہے نربھئے نہیں ہو سکتا۔ اس پد پر پراپت ادھیکاریوں نے جو جو بھاو پرکٹ کئے اُن سے سپشٹ روپ سے
یہ سمجھ میں آسکتا ہے کہ وہ کتنے بھئے بھیت رہے۔ اسی بھئے کے کارن انہوں نے گھور سے گھور تپ کئے اور اُن
کے وبھو شکھ کر کانٹا ہو گئے اور بچارے گھر بار چھوڑ کر بنوں میں جا بسے اور یہ وارتا بڑے بڑے آچاریوں
اور مہرشیوں کے جیون سے سپشٹ روپ سے سدھ ہوتی ہے۔ شرتی بھگوتی کا ایسا کہنے کا بھاو یہ ہے کہ اپنے
آتما سے بھن کسی کو بھئے نہیں ہوتا چاہے اس کا کتنا بھی ادھک ادھیکار اور پربھاو دوسروں پر کیوں نہ ہو بلکہ
اپنے ادھک سے ادھک ادھیکار اور پربھاو سے آنند اور پرسنتا ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس کے آدھین
سبھی ادھیکاری چاہے وہ سیناپتی اور کھیہ یا پردھان منتری کے پد پر آروڑھ کیوں نہ ہوں اپنے سے کسی بڑے
مہاراجہ آدمی کے ادھک ادھیکاروں سے اوشیہ ڈرتے اور کانپتے ہی رہتے ہیں۔ اس لئے جگیاسو کو بھی جب
تک برہم سروپ کا آتم سروپ سے ساکشات کار نہ ہو وہ بھئے بھیت ہی رہتا ہے اور پورن ابھئے پد تو بھی
اُس کو پراپت ہوتا ہے جب وہ برہم سروپ اور اپنے آتما کو ابھید اور ایک روپ سے انوبھو کر لیتا ہے اور یہ
سدھ ہی ہے کہ بھید وادی اس ابھئے پد کو کبھی بھی پراپت نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی سرب کامناؤں کی ہی کبھی نورتی
ہو سکتی ہے اس لئے وہ آپت کام نہیں ہو سکتا۔ اسی کارن برہم آتم بھاو کا پد ہی پرم اُتکرشٹ ہے جو کہ پورن گیانیوں
کا ہے جس میں پہنچ کر پورن ترپتی اور پرمانند پراپت ہو سکتا ہے اور جس سے بڑھ کر اور شریشٹھ دوسرا پد پانے کو کچھ نہیں
ہے۔ جو ودوان رشی منی یا آچاریہ اس پرم اُچیہ اوستھا کو نہیں پراپت ہوئے اور اس سے نیچے ہی کسی درجہ
میں رُکے رہے وہ سدا کے لئے ہی اسی بھئے میں پھنسے پڑے رہے۔ اس اُچیہ پد کو پراپت کر کے بھی مہان انرتھ اور
بھئے میں ہی پڑے رہے اس لئے شرتی اُن پر دَیا کر و نا کر کے اس اونچے کہے جانے والے پد سے بھی ویراگیہ کرانا
چاہتی ہے۔ اور اتی شیگھر ہی ابھئے پد اور آپت کامتا کا پرم پد دینا چاہتی ہے اور یہ ودوان لوگ جانتے ہی
ہیں کہ پورن نربھیتا برہم آتم سروپ بودھ کے بنا نہیں ہو سکتی۔ آگے اسی پر ہی ہم کچھ پرکاش ڈالیں گے۔
ہم پیچھے بتلا آئے ہیں کہ بھگوت گیان ہی برہم سروپ ہے اور اُس سے بھن کچھ بھی ست پدارتھ ہے ہی نہیں اور یہ

یہ سب کچھ اُسی میں پرتیتی ماتر اور ادھیست ہی ہے اور تمہارا یہ جیو سروپ بھی اُس سے بِھن کچھ ستا نہیں رکھتا اس لئے تم بھی وہی ہو ارتھات تم بھی گیان سروپ ہی ہو اور یدی تم ایسا نہیں جانتے تو واستو میں اُس برہم کو سروروپ بھی نہیں جانتے اور اُس کے ادویت اور ایک سروپ کو نہ ماننے سے مہان ناستک ہو اور برہم سے بِھن کچھ بھی وستو ماننا اُس کی سرو روپتا سے انکار ہے اور یہی سب سے بڑا پاپ ہے۔

پرشن ۴۴ - بھگون! آپ کے کتھن انوسار تو بھگوت گیان پربرہم پرماتما ہی ستیہ ہے اور اُس سے بِھن سب کچھ متھیا اور ادھیست ہے تتھا پرتیتی ماتر ہے اور میرا سروپ بھی اُس سے بِھن کچھ سوتنتر ستا نہیں رکھتا پرنتو مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ میں تو ایک تُچھ جیو اُس پرماتما کی انش ماتر ہوں میں سویم وہ برہم کیسے ہو سکتا ہوں۔ کرپا کر کے میری بدھی کے سنتوش کے لئے اس سدھانت کو پھر سمجھایئے۔

## ابھنتا۔ ایکتا اور بھنتا

اُتر۔ پیارے ذرا دھیان دے کر سنو۔ ہم تمہارے اس سنشیہ کی نورتی کے لئے تمہیں کچھ اور یکتیاں دیتے ہیں جس سے تم کو یہ تتو بھلی بھانتی سمجھ میں آجاویگا۔

تمہارا سروپ بھگوت گیان سے بالکل بِھن نہیں کیونکہ جب سب انتر واہیہ کی آکرتیاں منو ماتر ہی ہیں اور بھگوت گیان روپ ادھشٹھان سے بِھن اِن کی سوتنتر ستا نام ماتر کو بھی نہیں اور یہ تمہاری انش وغیرہ کی آکرتی بھی جس جیو یتھن ہونے سے اس میں آئے ہوئے چیتن تتو کو جیو نام سے کہا گیا ہے۔ یہ آکرتی بھی تو منو ماتر ہی ہے اور اُسی میں ارتھات گیان سروپ میں ادھشٹھان کلپت اور ادھیست ہے کسی صورت میں بھی اپنے ادھشٹھان سے بِھن سوتنتر ستا نہیں رکھتی۔ جیسے کہ سورن کا بنا ہوا بھوشن سورن سے بِھن کنچت سوتنتر ستا نہیں رکھتا واستو میں وہ سورن روپ ہی ہے ایسے تم بھی اپنے چیتن سروپ ادھشٹھان سے بِھن کچھ بھی سوتنتر ستا نہ رکھنے سے چیتن برہم سے ابھن سروپ ہی ہو۔ نیز برہم ودیا میں یہ سدھ ہوا ہے کہ اناتم پدارتھ کی اپنی آکرتی کلپت ہی ہوتی ہے اُس کی اپنے ادھشٹھان سے باہر کچھ ستا نہیں ہوتی جیسے کہ رجو سے بِھن سروپ کی کوئی ستا نہیں بلکہ اُس سے ابھن ہی ہوتی ہے اور اپنے ادھشٹھان میں ویسے کو بھی پراپت ہو جاتی ہے ایسی وستو جو کہ اپنے ادھشٹھان میں کلپت روپ سے بن جاتی اور اُسی میں ویسے بھی ہو جاتی ہے اور اُسی ادھشٹھان کی ستا سے ہی اُس کی پرتیتی ہو اُس کو ابھن کہا جاتا ہے۔ ایک کا ارتھ ہے کہ وہ سویم وہی ہے اُس سے دوسری کوئی الگ وستو نہیں۔ درشٹانت میں لال کپڑے سے بِھن اُس کی لال رنگت کوئی بِھن آشریہ یا استھان نہیں رکھتی بلکہ اُسی میں ابھن ہو کر ہی دکھائی دیتی ہے۔ ایسا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ لال رنگ کپڑے سے باہر ہے یا لال رنگ ہی کپڑا ہے۔ اس لئے لال رنگ اُس کپڑے کا واستو سروپ تو نہیں کنتو کپڑے سے یہ لال رنگ ابھن ہو کر پرتیت ہو رہا ہے۔ آچاریوں نے یہ بتایا ہے کہ جس وستو کی استھتی دوسرے کے آشریہ پر ہو وہ ابھن کہلاتی ہے جیسے کہ اُوپر درشٹانت میں سمجھایا گیا ہے۔ کہ کپڑا لال ہے یہاں لال رنگ کپڑے کے آشرت ہونے سے کپڑے سے ابھن ہے اور گھٹ کالا ہے یہاں کالا پن گھٹ سے ابھن ہے اس کا آشریہ گھٹ ہے۔ اپنے آشرے سے بِھن رہ کر یہ خود بخود پرتیت نہیں ہو سکتا پرنتو پٹ سے بِھن لال رنگت یا گھٹ سے بِھن کالی رنگت اُس گھٹ یا پٹ کا سروپ نہیں کیونکہ لال رنگ پٹ نہیں اور کالا رنگ گھٹ نہیں۔ اور یہ لال رنگ یا کالا رنگ دھو ڈالنے سے وہاں نہیں دکھائی دیتے اور گھٹ پٹ ماتر تو رہ جاتے ہیں۔ اس سے یہی سدھ ہوا کہ یہ باہر سے آئے ہوئے گُن اپنے آشرے سے بِھن کلپت

ستا والے ہیں کسی آشریہ پر ہی پریت ہوتے ہیں اور سوتنتر روپ سے ان کی استھتی نہیں رہ سکتی۔ ایسے ادھشٹان یا آشرے میں اس گھڑا آدی کی کلپت پراتی بھاسک ستا ہے (دکھائی دینے مارتر کو پراتی بھاسک کہتے ہیں سوتنتر روپ سے ست نہیں ہیں۔)

ایک کا بھاؤ یہ ہے کہ جس پر ہونے یا نہ ہونے کی ودھی نشیدھ نہ لاگو ہو سکے ارتھات "ایسا ہے" اور ایسا نہیں ہے" یہ نہ کہا جا سکے۔ جیسے "گھٹ گھٹ" ہے ایسا کہنا بھی نہیں بنتا اور گھٹ گھٹ نہیں ہے" ایسا کہنا بھی فضول اور ویرتھ ہے "گھٹ ہے" اتنے ماتر سے ہی گھٹ کی سدھی ہو جانے سے گھٹ کی ستا سویکار ہے۔ ایسے ہی "پٹ ہے" اتنا کہہ دینے سے ہی پٹ کی ستا سویکا ہے۔ دوبارہ گھٹ کہکر یا پٹ نشید دوبارہ کہہ کر ودھی واکیہ کی ویرتھتا اور کہنے والے کی مورکھتا ہی سدھ ہوتی ہے۔ اسی پرکار یدی کوئی کہے کہ "گھٹ گھٹ نہیں" یا "پٹ پٹ نہیں" اس نشیدھ واکیہ میں بھی ویرتھتا اور کہنے والے کی مورکھتا ہی سدھ ہوتی ہے۔ اس یکتی سے یہ سدھ ہوا کہ جس وستو پر ودھی یا نشیدھ لاگو نہ ہو سکے اسی کو ہی ایک اس لکشن سے کہا جاتا ہے۔

جس پرکار ویرتھتا اور ایکتا کو اوپر دِستار سے دکھایا گیا ایسے ہی اب بھِنّتا کو بھی دکھانا آوشیک ہے اور وہ ایسے ہے کہ جب ایک پدارتھ کا دوسرے پدارتھ کے روپ میں ودھی نہ ہو بلکہ نشیدھ ہی ہووے تو اس کو اس وستو سے بھِنّ ہی کہا جاتا ہے جیسے کہ "گھٹ پٹ ہے" ایسا تو نہیں کہا جاتا بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ گھٹ پٹ نہیں ہے۔ ایسی اوستھا میں گھٹ کو پٹ سے بھِنّ کہہ سکتے ہیں۔ نشچے میں یہ کہ پٹ اپنے سروپ سے ایک ہے۔ لال کالا رنگ سے پٹ گھٹ سے ابھِنّ ہے اور گھٹ پٹ سے بھِنّ ہے۔ ان درشٹانتوں سے یہ سدھ ہوا کہ تمہارا استی وکتو (انسانی شخصیت) تمہارا گیان سروپ ادھشٹان میں ایک ادرست نہ ہونے پر بھی ابھِنّ تو ہے بھِنّ نہیں اور تمہارا شدھ گیان سروپ برہم تم سے ایک یعنی تمہارا واستوک سروپ ہے اور تم وہی ہو۔ اس سے بھِنّ نہیں ہو اور نہ ہی ابھِنّ ہو بلکہ خود تمہارا گیان سروپ ہی برہم ہے۔ تجھے جیو روپ نہیں راس ادوتیہ سروپ برہم میں بھید ابھید کلپنا کیول آروپ ماتر ہی ہے۔ تم اس کے انش یا ٹکڑے بھی نہیں کیونکہ تمہارا گیان سروپ پہلے نراوَیو سدھ کیا جا چکا ہے اس کارن اس کا انش بھی نہیں ہو سکتے۔

پرشن ۳۵۔ بھگون میں نے آپ کی کرپا سے ابھِنّ۔ ایک اور بھِنّ کی ویاکھیا سنی۔ اب یہ کرپا کر کے بتلائیے کہ یہ جیو اور جگت اس ادھشٹان روپ برہم سے ابھِنّ ہیں۔ ایک نہیں۔ ایسا جاننے سے سدھانت میں نہیں کیا پراپت ہوا؟

## ادھشٹان کی ستا ادھیست سے بھِنّ ہوتی ہے مگر ادھیست ادھشٹان سے بھِنّ نہیں ہوتا

اُتر۔ پیارے۔ ہم نے تمھیں پچھلے ویاکھیان میں یہ سمجھایا تھا کہ گیات اور اگیات سبھی جگت برہم سے بھِنّ کچھ سوتنتر ستا نہیں رکھتا اور واستو میں اسی میں ادھیست ہونے سے ادھشٹان سے بھِنّ بھی نہیں اس لئے واستو میں اسی کا سروپ ہی ہے۔ جیسا کہ شرتی نے بھی کہا ہے "سروم کھلو ودم برہم" ارتھات یہ سب برہم ہی ہے۔ اس کا بھاو برہم کو جگت روپ ورنن کرنے سے نہیں بلکہ شرتی یہ بتلانا چاہتی ہے کہ اس سے بھِنّ ستا نہ رکھنے سے اس سے ابھِنّ ہی ہے۔ کیونکہ پیچھے یہ سدھ کر آئے ہیں کہ جگت کی سرب وستوئیں منو ماتر ہونے سے گیان سروپ برہم کے ہی وِلاس یا ترنگ روپ ہیں اور جس پرکار ترنگ سے جل بھِنّ نہیں ہوتے اور جل ترنگ ماتر نہیں ہوتا کیونکہ ترنگیں نہ رہنے پر بھی جل اپنے واستوک سروپ سے ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے اس لئے یہ جگت کی منو ماتر سبھی وستوئیں بھگوت گیان سے ابھِنّ

تو ہیں تو بھی بھگوت گیان روپ برہم منو ماتر سنسار روپ نہیں کیونکہ جب اپنی اُتپتی کال میں منو ماتر آکرتیاں گیان سروپ ادھشٹھان میں اُتپن ہوتی ہیں اور ناش کے سمیہ اُسی میں ولین بھی ہوتی ہیں تو اس سے یہی سدھ ہوتا ہے کہ منو ماتر سنسار اُس سے بھن ستا تو نہیں رکھتا پرنتو وکاری کلپت اور منو ماتر آکرتیوں کا سمودائے یہ جو جگت ہے وہی برہم ہے" ایسا بھی نہیں کہہ سکتے اور یہ تو اوشیہ کہہ سکتے ہیں کہ جگت روپ منو مئے آکرتیاں بھگوت پر گیان سروپ برہم سے بھن تو نہیں پھر بھی اُسی کے آشرت اُس سے ابھن رہ کر ہی استھت ہیں۔ اسی پرکار یہ بھی سپشٹ ہی ہے کہ تمہاری منشیہ مئے آکرتی بھی سمشٹی سنسار کا انگ ہونے سے اُسی کے سمان وگیان مئے یا منو ماتر ہی ہے اور تم منشیہ روپ سے اُس سے ابھن تو ہو ایک نہیں ہو۔ منشیہ روپ ہی برہم نہیں ہے پرنتو برہم سے بھن بھی منشیہ کچھ نہیں جیسے کہ لال رنگ کپڑے کی ذات سے ابھن ہونے پر بھی کپڑا لال رنگ ماتر ہی نہیں ہے اور جس پرکار باقی سرب درشیہ روپ سنسار ناش کو پراپت ہو جاتا ہے اسی پرکار یہ تمہاری مانش روپ آکرتی بھی نشٹ ہونے والی ہی ہے اور ابھید روپتا کا جو سدھانت پہلے ہم کہہ آئے ہیں یدپی اچھیہ سدھانت بھی ہے پھر بھی ابھید روپ پد نہیں بلکہ اتینت بھید کا ہیتو ہے جب گیانوان اس پد پر پراپت ہوتا ہے تو اس استھتی میں انیک نئے نئے انوبھو ہوتے ہیں جو کہ ایک سے ایک بھن ہے اور یہاں گیانوان کو یہ شوبھا نہیں دیتا کہ ان میں کسی بھی وناشی اوستھا کو پراپت کر کے اُس میں وشرام کرے۔ اس لئے اس استھتی والے انیک ادھیکاریوں کی وبھن سرب اوستھائیں نہ کہہ کر اس کی آد اور انت کی ہی اوستھاؤں کا ورنن کر دیتے ہیں کیونکہ ان اوستھاؤں کا کچھ ہی مہتو ہے اور اُن ادھیکاریوں کے لئے اُن میں وشیش آدر ہے۔

(ابھید اُپاسک کی استھتی) جب اس استھتی پر پہلے پہلے یہ سادھک پراپت ہوتا ہے تو وہ اپنے کو بھگوت گیان میں پرگٹ ہوئی ہوئی کیول ایک منو مئی آکرتی ہی گرہن کرتا ہے اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ ہر ایک اوستھا میں پرگٹ ہوئی منو مئی آکرتی بھگوت گیان کے آدھین ہی ہوتی ہے اور اُس میں کلپت بھی۔ اور ہر مانش کی آکرتی بھی سوتنتر نہ ہونے سے اس کی پریرنا اور سنکلپ کے آدھین ہی اُسی پرکار چیشٹا کرتی ہے جس پرکار وہ اُسے نچانا چاہتا ہے وہ اُس کے ہاتھ میں ایک کھلونے کی بھانتی ہی ہوتی ہے اور اپنے کو اس کے ہاتھ میں بے بس دیکھتا ہے اور ہر کریا کو اُسی کی کریا سمجھ کر اُسی کے سروتھا آدھین ہوتا ہے اپنی شکتی سے اتھوا سنکلپ سے اپنے کو کچھ بھی کرنے میں سروتھا اسمرتھ دیکھتا ہے اور اپنے کو ایسا ہی اسمرتھ اور بے سہارا پاتا ہے جیسا کہ شیر کے سامنے بکری اور انتم گتی اس کی یہ ہوتی ہے کہ جیسے کہ جیتے ہوئے کے ہاتھ بے جان وستو ہو۔ وہ بھگوت سروپ کی شکتی کے سامنے اپنے کو اتینت بے بس اور پرادھین پاتا ہے۔ یہ ایسی اوستھا اتینت کرونا کے یوگیہ اور عجیب ہوتی ہے۔

اب انتم استھتی اس اوستھا والے کی یہ ہے کہ سادھک کو آگے چل کر یہ انوبھو ہونے لگتا ہے کہ اُس کی اپنی آکرتی کیول سنکلپ مئی منو ماتر اتھوا کلپت ہی ہے۔ اور بھگوت گیان کی ستا سے ہی ست بھاس رہا ہے اور یہ سب کو پرتیکش ہے کہ کلپت وستو واستو میں ستا شونیہ ہی ہوتی ہے جیسے کہ بلبلے کی ستا جل سے بھن کچھ بھی نہیں ہے کیول وہ جل کی ستا سے ہی موجود ہے اسی پرکار سبھی منو مئے کلپت پدارتھوں کی اس گیان سروپ ادھشٹھان میں کوئی وبھکت گت (علیحدہ) اپنی سوتنتر ستا نہیں۔ گیان سروپ کی ستا ہی ان میں پرگٹ ہو رہی ہے واستو میں ان کا ذرہ بھر بھی اپنا سوتنتر ویکتتو نہیں جیسا کہ رجو میں سرپ بھرم ہونے پر سرپ کیول پرتیتی ماتر ہی استھت ہے اس استھتی پر پہنچا ہوا یہ سادھک جگیاسو پرش اپنے آپ کو بالکل ہی ستا رہت اور بھگوت کو ہی ستیہ سروپ نشچے کرتا ہوا اپنے آپ کو کسی جیوت کے ہاتھ میں مردہ کے سمان ہی سمجھتا ہے اس لئے اس اوستھا والا پرش بھگوت کی ستا سے ست اور اُس کے

بناستا شونیہ ہی ہوتا ہے یدپی یہ اوستھا ست اور مِتھیا کا وویک ہو جانے کے کارن ایک اتم بھومکا ہے پھر بھی اپنا پورن
روپ سے ناش اور ستا رہت ہو جانے کا بھی درڑھ نشچے ہوا ہوتا ہے اس لئے یہ اس کی بڑی بھاری بھول ہے اور وہ
جو پہلے اپنے کو ست روپ سمجھتا تھا اب اپنی سوتنتر ستا کو ہی کھو بیٹھتا ہے اور مُردہ کے سمان ہی ہوتا ہے اور وہ ناش
یا مرتیو کا بہان بھجئے سب کو انو بھو سدھ ہے اس لئے وہ امرت پد کو ابھی نہیں پہنچا اس لئے شرتی اس وناش پد میں
اس کو ٹھہرانا نہیں چاہتی بلکہ وہ اس کو اوشیہ ہی اس سے آگے امرت پد میں پہنچانا چاہتی ہے۔

پرشن ۳۶۔ بھگون! یدی یہ بھگوت گیان سروپ ہم سے ابھید تا کی اوستھا اتی بھیانک ہے تو ہم
نربھئے پد کی پراپتی کا اپائے کیا ہے اور کسی کارن سے سادھک اس میں رُک گیا ہے اور جس سادھن سے اس سے
نکل کر ابھئے روپ پرماتم تتو میں درڑھ استھتی ہو ایسا کوئی اپائے کرپا کر کے بتلایئے!

## ابھئے پد کی پراپتی کا سادھن

اُتر۔ پیارے! بھارتیہ برہم ودیا کے آچاریہ یہ بتلاتے ہیں کہ سادھک کو یہاں جو بھول ہوئی ہے اس کا کارن
یہ ہے کہ اس کو گورو دوارا انویہ ویتریک کی یکتی سے پورن بودھ پراپت نہیں ہوا۔ یدی اس یکتی کے انوسار اپنے آتم
سروپ کی پہچان کرتا تو اس کو درڑھ نشچے ہو جاتا کہ اس کا اپنا آتم سروپ ہی برہم روپ ہے اور وہ اپنے کو مرت
(مردہ) کے سمان ستا سے رہت نہ دیکھتا کیونکہ بھگوت گیان امرت سروپ ہی ہے۔ اس پر مرتیو کا ادھیکار نہیں
ہو سکتا اور جس کارن سے اس یکتی سے اپنے آتما کو ہی برہم روپ سے نشچے کر لیتا ہے اس لئے اس اپنے نربھئے سروپ
میں استھتی پراپت ہو جاتی ہے۔ جو پہلے ہم اس پرہم سروپ سے ابھن اور سمیپ ہونے کی بات کہہ آئے ہیں اور
جس میں وویک نہ ہونے کے کارن اس سادھک کو پرادھینتا اور اتی بھئے دکھلایا گیا اس سمیہ وہ سادھک سادھن
اور وویک شونیہ ہونے کے کارن اس پد کو ہی گیان کا انتم پد سمجھ کر سنتوش کر بیٹھا تھا اس لئے اس سے آگے نکلنا
یعنی آگے بڑھنا اتی کٹھن ہو گیا تھا کئی سادھک تو اس اوستھا میں کئی ورشوں تک ہی رُکے دیکھے گئے ہیں اور
الجھن میں پڑے رہتے ہیں۔ انت میں اپنشدوں کے گہرے وچار اور برہم گیانی تتو ویتا مہاپرشوں کی جس یکتی سے ایسے
پرشوں کا اس الجھن سے چھٹکارا ہوا اسی انویہ ویتریک کی یکتی کو یہاں پر ورنن کرتے ہیں۔ اسی کے پنہ پنہ چنتن اور
ابھیاس سے واستو اور یتھارتھ روپ سے برہم سروپ کا بودھ سنبھو ہو سکتا ہے اور اسی برہم آتم بودھ سے
سدا کے لئے جنم مرن روپ بندھن سے مکتی پراپت ہو سکتی ہے۔

پرشن ۳۷۔ بھگون! جس انویہ ویتریک کی یکتی سے اس بھرم سے چھٹکارا ہو کر برہماتم سروپ کا اپروکش ساکشات
کار ہو سکتا ہے آپ اسے اوشیہ ہی سپشٹ ریتی سے ورنن کرنے کی کرپا کریں۔

## انویہ ویتریک کی یکتی

اُتر۔ پیارے! برہم ودیا کے آچاریوں کا یہ کتھن ہے کہ جب وچاروان کو دویت کا نشیدھ کرتے
کرتے شدھ آتم سروپ کا سرب کا شیش ادھشٹان روپ سے نشچے ہو جائے اور دویت کی پرتیتی ست روپ
سے نہ ہو تو اس استھان پر پھر دوبارہ یہ وچار کرنا چاہیئے کہ کون کون ستا تو بھن بھن اوستھاؤں میں پرینام
دا بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے اور کونسا تو سدا ایک رس روپ سے اڈول استھت ہے۔ پرینامی یا بدلنے والی

اکھنڈ ابھاو کو پراپت ہو جانے والی وستوئیں تو اناتما یا دیتریکی ہوں گی اور سدا ایکرس رہنے والی وستو ہی انویہ یا آتم روپ ارتھات اپنا آپ ہو گی درشٹانت میں یوں سمجھو کہ لوہے کے گولہ کو جب اگنی سے تپا کر بھلی پرکار سے لال کر لیا جاتا ہے تو اگنی اور لوہے کا گولہ اس پرکار سے تاداتم بھاو کو پراپت ہو جاتے ہیں کہ آگ اور گولہ دونوں ایک ہی بھان ہوتے ہیں اور گولے کی کٹھورتا اور گول آکار اگنی میں اور اگنی کی گرمی اور سُرخی لوہے میں ابھن روپ سے پرتیت ہوتے ہیں اور کہنے میں آگ کا گولہ ہی ہوتا ہے۔ یہی تاداتم ادھیاس ہے اسی پرکار جاگرت اوستھا کے اندر بھی استھول دیہہ اور آتما اور اُس کے دھرموں کا اس پرکار تاداتم ادھیاس ہو رہا ہے کہ ان کا وویک نہیں کر پاتے اسی کا دوسرا نام ہی انیونیہ ادھیاس ہے۔ اسی ادھیاس کے کارن ہی اپنے شُدھ پرکاش سروپ آتما کا پنچ بھوتک دیہہ سے وویک نہیں کر پاتا اور جس پرکار سے لوہے کے سروپ میں اگنی کے اور اگنی کے سروپ میں لوہے کے دھرم آروپت ہوئے تھے اسی پرکار منشیہ دیہہ کے دھرموں کا اس کے واستو سروپ آتما میں اور آتما کے لکشنوں کا اس دیہہ میں تاداتم ادھیاس ہوا کرتا ہے ارتھات آتما کی ست چیت روپتا اس اناتم اِست جڑ دیہہ میں اور اس اناتم کی دُکھ روپتا اور پرچھن روپتا اس آتما میں انیونیہ ادھیاس کے کارن پرتیت ہو رہی ہے جیسے کہ درشٹانت میں جلانا اور سُرخ ہونا اگنی کا دھرم ہے اور کٹھور اور گول ہونا یہ گولے کا سبھاوک دھرم ہے تو بھی "لوہے کا گولہ جلاتا ہے" اور "اگنی گول اور کٹھور ہے" یہ بھرم تاداتم ادھیاس سے ہی ہو رہا ہے اسی پرکار اُتپتی آدی چھ وکار دیہہ کے ہی دھرم ہیں اور ستا اور پرکاش روپتا بھگوت گیان سروپ کے ہی واستو سروپ ہیں کنتو بھرانتی وش اس دیہہ کے ان وکاروں کو آتما میں اور آتما کے ست چیت روپتا کو اس استھول پانچ بھوتک دیہہ میں مان بیٹھتا ہے اسی کو "چدجڑ گرنتھی" کہا جاتا ہے جس کا شُدھ آتم گیان سے بھن کسی پرکار بھی چھیدن نہیں ہو سکتا اسی کارن ان کا سادھارن روپ سے وویک کرنا کٹھن ہو جاتا ہے۔ دیہہ تو اناتم سروپ ہے اور گیان سروپ چیتن تو آتم سروپ ہے ان کے وویک کے لئے انویہ ویتریک یکتی کی وشیش آوشکتا ہے۔ ہم یہاں اس یکتی کو پہلے درشٹانت اور پھر دارشٹانت میں گھٹائیں گے اور ہر ایک اوستھا میں اس کی پریکشا بھی کریں گے۔

لوہے کے گولے کے گرم اور لال ہو جانے کی اوستھا میں لوہا اور اگنی دونوں ہی وہاں ودیمان ہیں پرنتو اُس کے ٹھنڈے ہو جانے پر گرمی تو لوہے سے نکل گئی۔ لوہا اپنے واستو سروپ میں پرگٹ ہو گیا اس لئے گولے کا شُدھ سروپ آگ نہیں لوہا ہے کیونکہ اب اُس میں نہ تو آگ کی گرمی ہے اور نہ لال رنگ وہ تو تھوڑا سمیہ اُس میں رہ کر نورت ہو گئے اور لوہے میں گرمی اور لال رنگ تھوڑے سمیہ کے لئے آ گئے تھے اُس کا نجی سروپ نہیں تھے۔ اب دارشٹانت میں دیکھئے یہاں منشیہ کی چار اوستھائیں ہیں۔ جاگرت سوپن اور سُشُپتی یہ تین اوستھا تو سب کو سوبھاو سے ہی پراپت ہیں اور چوتھی تُریا اوستھا ہے جس کا سب کو انوبھو نہیں کیول برہم ویتا تو درشی اکھنڈ گیان آروڑھ مہان پُرشوں کو ہی یہ ابھیاس سے پراپت ہے جس کا پچھلے مضمون میں سنکیت سے ورنن کیا گیا۔ یہ تُریا اوستھا ان تینوں اوستھاؤں سے نیاری ہونے کے کارن "چوتھی" کہلاتی ہے تُریہ شبد کا ارتھ ہی چوتھا ہے۔ اب انویہ ویتریک کی یکتی سے تھوڑا وچار کیا جائے تو آتما ہی کو کیول گیان سروپ اور ستیہ کہہ سکتے ہیں کیوں کہ جس وستو کا گیان نہ رہے اور یدی اس کو سروپ سے ودیمان (موجود) بھی مانا جائے تو نہ جاننے والے یا اگیانی کے لئے وہ ہے ہی نہیں اور ابھاو روپ ہی مانی جاتی ہے ایسے ہی تُریہ روپ آتما ودیمان ہونے پر بھی اگیانی کی درشٹی میں ہے ہی نہیں۔ کلپنا کرو کہ جگت میں انیک پدارتھ ہیں پرنتو منشیہ ابھی تک اُن کو جان نہیں سکا اس لئے استھول درشٹی سے منشیہ کے لئے وہ وستوئیں ہیں ہی نہیں۔ اسی پرکار انیک تتو جو منشیہ کے اندر ودیمان ہیں اور جن کا مرتیو کے اننتر ہی ابھاو ہوگا اُن کا ہمیں گیان نہ ہونے سے وہ اب بھی ہمارے

لئے نہیں ہیں اور تیو کال میں ایشوری نیم انوسار ان کا ابھاو ہو گا۔ سوئے ہوئے پرش کو اپنے استھول دیہہ کا کچھ بھی گیان نہیں رہتا اور باہر کی ہوش رہنے کے کارن اس کو سویا ہوا کہا جاتا ہے پرنتو ندرا کال میں سنسکاروں کے منوراج روپ سے پرگٹ ہونے کے کارن وہاں سوپن اوستھا کی جاتی ہے اور سوپن اوستھا میں جاگرت جگت اور جاگرت دیہہ کے سمان اپنے کو اس سوپن جگت میں سوپن دیہہ یکت دیکھتے ہیں اور جاگرت کے سمان ہی وہاں سبھی کام کاج ہوا کرتا ہے۔ نشیہ یہ بھی جانتا ہے کہ نہ وہاں جاگرت کا دیہہ ہے اور نہ جاگرت جگت۔ دونوں ہی وہاں پرتیت نہیں ہوتے اور جاگرت کال میں سوپن جگت اتھوا سوپن دیہہ یہ دونوں ہی نہیں ہوتے۔ پرنتو گیان سروپ آتما ساکشی سروپ سے دونوں اوستھاؤں میں انوَیہ روپ سے ودیمان ہوتا ہے اس سے یہ سدھ ہوا کہ جیسے گیان کا واستو سروپ سدا ہی رہنے والا ہوا ہی ہے اگنی نہیں اس پرکار نہ تم جاگرت کے استھول دیہہ ہو اور نہ سوپن کے سوکشم دیہہ اور نہ یہ باہر کا جاگرت جگت ہی سچا ہے اور نہ اندر کا سوپن جگت بھگوت گیان جو دونوں میں انوَیہ روپ سے ودیمان رہا وہی تمہارا واستو سروپ ہے جو کہ دونوں اوستھا میں ساکشی سروپ جناتر ہے اس لئے تم حقیقۃ سروپ برہم ہو۔ جاگرت یا سوپن کے استھول سوکشم دیہہ آدی تم نہیں ہو۔ تت تتوم اسی۔ (تم ساکشی اور گیان سروپ آتما برہم ہی ہو)

**پرشن ۳۸** بھگون! مجھے آپ کی کرپا سے اتو یہ ویترک یکتی دوارا یہ درڑھ نشچے ہو گیا کہ میں استھول یا سوکشم دیہہ نہیں ہوں اور ان جاگرت سوپن اوستھاؤں میں ایک رس رہنے والا میں ہی گیان سروپ ہوں۔ پرنتو آپ اس گیان کو تو نتیہ بھی بتلا رہے ہیں میں اس گیان کا بھی تو سوشپتی میں ابھاو دیکھتا ہوں بھلا یہ گیان کیسے نتیہ روپ ہو سکتا ہے؟

## "سوشپتی کا پرکاشک گیان سروپ آتما نتیہ ہے"

**اتر** - پیارے! اب تک تجھے یہ سدھ کیا گیا کہ یہ جاگرت میں رہنے والا استھول دیہہ اور سوپن میں موجود ہونے والا سوپن دیہہ جو کہ واسنامئے ہونے کے کارن وہاں کام کرتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ دونوں دیہہ ایک دوسرے کال میں نہیں رہتے اس لئے یہ دونوں ہی انتیہ ہیں اور وہ تیرا واستو سروپ نہیں ہیں اور جو تو سوشپتی میں آتما ارتھات گیان سروپ کا ابھاو کہہ رہا ہے ہم اس کے سمبندھ میں آگے وچار آرمبھ کرتے ہیں۔ دھیان پوروک سنو۔

سوشپتی اوستھا میں بھگوت گیان اسی پرکار اگیان روپ کارن اپادھی سے یکت ہے جیسے کہ وہ جاگرت اور سوپن میں استھول اور سوکشم دیہہ کی اپادھی سے یکت نظر آئے تھے۔ یہاں سوشپتی میں اگیان کے ساتھ ان کا تادا تم بھاو ہونے سے ایسا بھان ہوتا ہے کہ آتما یا گیان نہیں رہا۔ یدپی اگیان کی اپادھی کو دھارن کئے ہوئے اس اگیان کے پرکاشک روپ سے سدیو ودیمان ہو کر وہ گیان سروپ ہی اسے جانتے رہا۔ اگر وہ گیان سروپ آتما اس اگیان کو نہ پرکاشی کرتا تو سوشپتی سے جاگ کر کیسے یہ کہا جاتا کہ میں سوشپتی اوستھا میں بہت سکھ سے سویا۔ مجھے باہر کی سدھ بدھ نہ رہی یہاں پر اپنے سروپ بھوت سکھ اور اگیان ان کی سوچنا کسی جاننے والے کو ہی سدھ کرتی ہے جو کہ جاگرت میں آیا ہوا من بانی سے مل کر سب سوچنا دے رہا ہے۔ یدی وہاں کوئی جاننے والا ہی نہ ہوتا تو اس کا ورنن بانی آدی کے دوارا کون کرتا۔ سوشپتی اوستھا میں بانی آدی اندریوں کے لین ہو جانے کے کارن کچھ ورنن نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہم نے یہ سمجھ لیا کہ وہاں گیان سروپ کا ہی ابھاو ہے۔ جاگرت میں آ کر جس سکھ اور انوبھو کی سوچنا دی جا رہی ہے یدی وہ انوبھوت نہ ہوئے ہوتے تو ان کا ورنن بھی جاگرت میں آ کر نہ ہو پاتا اور یہ سروسدھ ہے کہ گیان سروپ کے بنا جاننا نہیں ہو سکتا اس سے یہی سدھ ہوا کہ سوشپتی اوستھا میں بھی گیان سروپ آتما پورن روپ سے ہی ودیمان تھا۔ اس کی ویاکھیا میں ودوانوں کا کتھن یہ ہے کہ جس پرکار جاگرت اور سوپن میں بھگوت گیان

اُن استھول سوکشم دیھوں سے یکت انتھوا تادا تم بھاد سے یکت ہوئے تھے اِسی پرکار سوشپتی میں کیول اوِدیا اُپادھی اربھات اگیان سے یکت ہو کر اُس سے تادا تم بھاو کو پراپت ہو گئے تھے اِسی پرکار سوشپتی میں کیول اودیا رُوپ کارن اُپادھی ادبھات اگیان یکت ہو کر اُسی سے تادا تم بھاؤ کو پراپت ہو گئے تھے کیونکہ اگیان کا سوبھاؤ ہے کہ جس کے آشرے رہتا ہے اُسی کو ڈھانپتا ہے۔ اِس لئے گیان سروپ آتما وہاں پردے میں دکھائی دیتا تھا جیسے کہ دھواں اگنی اور کائی پانی سے پیدا ہو کر اُنھیں کو ڈھانپتے ہیں۔ یدی اگنی ہی نہ ہو تو دھواں کیسے اُتپن ہو اور یدی جل نہ ہو تو کائی کیسے پیدا ہو اور کس کے آشریہ رہے۔ اب یہ سدھ ہو گیا کہ سوشپتی میں آتما کے آشرے اگیان ایسے ہی رہتا ہے جیسے کہ جل کے آشرے کائی۔ اور سوشپتی میں گیان سروپ آتما اگیان کی اُپادھی سے تادا تم بھاؤ پراپت ہونے پر بھی اُس کے اندر پرکاش سروپ سے وہاں ودیمان ہے۔ وِچار دانوں کو اُس کے ابھاو کی بھرانتی پیدا نہیں ہوتی۔ کیول اگیانی پُرش اِس پرکار کا وِپریت نشچے کرتے ہیں۔ سوشپتی اوستھا کو ایک نرجن استھان میں گپھا کی بھانتی سمجھو جس میں کوئی پُرش اکیلا گھر سے باہر پہنچ گیا ہو۔ یدی وہ گھر میں لوٹ کر ایسا نروپن کرے کہ آج رات وہاں گپھا میں کوئی بھی نہ تھا تو اِس کتھن سے تو یہ سدھ ہوتا ہے کہ وہ ورنن کرنے والا تو سوئم اُس گپھا میں ودیمان تھا اُس کے سوائے دوسرا کوئی نہ تھا نہیں تو سرب کے ابھاو کو کون ورنن کرتا۔ اِسی پرکار سوشپتی میں یدی گیان سروپ آتما ودیمان ہی نہ ہوتا تو سب کے ابھاو کو کون پرکاش کرتا اور جاگرت میں آیا ہوا اپنہ بانی سے اس کا نروپن کیسے کرتا۔

پرشن ۳۹۔ بھگون! سوشپتی میں اگیان کے ودیمان ہونے کا پرمان تو ملتا ہے پرنتو وہاں گیان اور اگیان دونوں کیسے رہ سکتے ہیں کیونکہ ان کا پرسپر ورودھ پرتکش ہے۔ جیسے کہ اندھکار اور پرکاش دونوں ایک استھان میں ایک ہی کال میں نہیں رہ سکتے اور یدی وہاں گیان ہوتا تو بھی باہر کے جاگرت جگت کے پدارتھوں کو بھی جانتا تو پھر اِس پرکار سوشپتی اوستھا ہی نہ ہوتی بیشک وچار میں گیان اور اگیان دونوں کا ایک استھان اور ایک ہی کال میں ہونا سنبھو نہیں کر پا کر کے اسے پھر سمجھانے کا انوگرہ کریں۔

## سوشپتی میں گیان سروپ آتما ودیمان رہتا ہے

اُتّر۔ پیارے! ایسی شنکا مت کرو کہ اِس گیان سروپ آتما کا اگیان سے ورودھ ہے اور گیان سروپ آتما اگیان رُوپ اُپادھی کو دھارن نہیں کر سکتا کیونکہ ورودھ تو ورتی گیان اور اگیان کا ہے جو دونوں ہی گیان سروپ آتما کی اُپادھی رُوپ ہیں تمہیں یہ سوچنا چاہیئے کہ اگیان روپ اُپادھی کو دھارن کون کرتا ہے۔ اگیان تو اگیان کی اُپادھی نہیں ہو سکتا کیوں کہ سوئم اُپادھی رُوپ ہے اور جڑ ہے اور اگیان اوستھا میں منو ورتی اتھوا اندریاں ہیں نہیں۔ اِس لئے جب دیہہ اندریہ آدی اور واہیہ جگت کی پرتیتی نہیں ہوتی اُس کی اپرتیتی اور اُس کے ہیتو کا نام ہی تو اگیان ہے اُس سمے آتما کی اگیان اُپادھی کہی جاتی ہے اور جب دیہہ اندریہ اور جگت کے پدارتھوں کی پرتیتی ہونے لگتی ہے تو برتی گیان کی اُپادھی جاگرت تتھا سوپن اوستھا میں آ کھڑی ہوتی ہے اس لئے اِن اگیان اور برتی کا ہی پرسپر ورودھ ہے۔ اور دونوں کے پرکاشک گیان سروپ آتما کا کسی سے بھی ورودھ نہیں سوشپتی میں آورن روپ اگیان اُپادھی کو دھارن کر لینے پر اُس اگیان کا ورودھی برتی گیان نہیں رہ سکتا اور اِس سوشپتی اوستھا میں اگیان ہی گیان سروپ آتما کے پرکاش میں پرکاشت ہونے لگتا ہے اور اِس نہ جاننا روپ اگیان کو یہ آتم تو پہلے کی طرح ہی پرکاش کرتا رہتا ہے یہی اُس کا جاننا ہے۔ اِس پرکار انیک یکتیوں سے گیان سروپ آتما کی سوشپتی میں ودیمانتا یکتی یکت اور سدھ ہے اِس ہیتو سے منشیہ گاڑھ نِدرا میں اپنے آتم سروپ بھگوت گیان سے انکاری نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اِس کے نتیہ سروپ ہونے سے اِس کا ابھاو کدا پی سنبھو نہیں۔ شروع میں یہ بتلایا جا چکا ہے کہ وہ بھگوت گیان نتیہ پرم

سروپ ہے اور اوناشی ہے۔ یدی کوئی پھر بھی اس کے ناش میں آشنکا کرے، تو اوپر دی گئی یکتیاں اس کے جواب میں کافی ہیں ان سے سب کو سدھ ہو جاویگا کہ بھگوت گیان کا سوشپتی کال میں بھی ابھاو نہیں ہوتا اور یہی ہمارا اِشٹ سدھانت ہے جو کہ تیری شنکا کے سمادھان روپ سے کہا گیا۔

پرشن نمبر۴ آپ کے اُپدیش سے یہ تو سدھ ہو گیا کہ بھگوت گیان کا جاگرت آدی تینوں اوستھاؤں میں ابھاو نہیں ہوتا اس کا سدا ہی سدبھاو بنا رہتا ہے اب آپ تُریا اوستھا کے بارے میں بتلایئے کہ وہ کیسے پراپت ہو سکتی ہے اور اُس کے پراپت ہو جانے پر سادھک کی کیا استھتی ہوتی ہے ؟

## تُریا اوستھا کا ورنن

اُتّر۔ پیارے پہلے تم تُریا اوستھا کے لکشنوں کو سمجھ لو۔ اِس اوستھا میں نہ تو جاگرت اوستھا کے اندریہ اتھوا وشیہ ہی ہوتے ہیں۔ نہ سوپن اوستھا ادھگات نِدرا کال کا منومئی جگت اور نہ ہی وہاں سوشپتی اوستھا کا اگیان اور گاڑھ نِدرا۔ پرنتو بھگوت گیان سروپ آتما ہی جیوتیوں کی جیوتی سوئم پرکاش سروپ اس اوستھا میں سوئم ہی انوبھو روپ سے موجود ہوتی ہے اور اس اوستھا کی پراپتی کے لیے ادھیکاری کو ادویت سدھانت کے سمجھنے کی یوگیتا کے واسطے نشکام کرم سے پراپت چت شدھی اور بھگوت بھگتی سے پراپت من کی ستھرتا اور ایکاگرتا اوشیہ ہی اپیکشت ہے اور چتشٹے سادھن و ویک آدی سمپن ہو کر شروتر برہم نشٹھ ست گورو سے تت توم اسی مہاواکیہ کا اُپدیش شرون کرنا اور یکتی انو یہ ویتریک کی سہائتا سے ان ہی واکیوں کے ارتھ کا منن کرنا ایکانت میں نِتیہ پرمادر روپ سے اس کو جاگر کرنا یعنی ندھیاسن کرنے کے لئے تت پر رہنا چاہیئے۔ اسی ابھیاس سے آتم سروپ شدھ تتو کا اسے اپروکش انوبھو ہو جاتا ہے اور یہ درڑھ وشواس ہو کر پورن بودھ ہو جاتا ہے کہ آتم سروپ بھگوت گیان میں اگیان یا اُس کے کاریہ وکشیپ آدی منومئی پدارتھوں کی پرتیتی روپ سنکلپ وکلپ دونوں اس کو نہیں پراپت ہیں (اسی اگیان کا نام سنسکرت گرنتھوں میں تو آگرہن اور وکشیپ کا نام ہی انیتھا گرہن کہا گیا ہے) کیول ایک ماتر آتما ہی ان سے شدھ اور نرلیپ ودیمان رہتا ہے۔ یہاں اُس کو سروپ بھوت آتما کے درڑھ ساکشات کار سے یہ سدھ ہو جاتا ہے کہ جاگرت سوپن کی کلپت منومئی آکرتیاں اور اگیان دونوں بھگوت گیان میں ہی ادھیست ہیں کیونکہ اُن میں سے کسی ایک کے ہی بھاو ہونے سے دوسرے کا ابھاو ہوتا ہے اِس لئے ویتریکی ہیں اور تُریا اوستھا میں دونوں (منوراج اور آورن) کا ہی ابھاو ہے اور اس اوستھا میں کیول ایک ماتر بھگوت گیان ہی سوئے سو روپ سے ودیمان ہے اس لئے اُس کا جاگرت سوپن کے ساکشی روپ کے اندر یاں اور وشیہ اور سوپن کے منوراج آدی پدارتھ سوشپتی میں نہیں اسی پرکار سے یہاں تُریا اوستھا میں بھی نہیں پرنتو وششتا یہ ہے کہ تُریا اوستھا میں سوشپتی کال کا اگیان بھی نہیں۔ یعنی اس کا بھی ابھاو ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کارن کاریہ روپ اُپادھیوں سے اتیت یہ شدھ سروپ جیوتیوں کی جیوتی آتم تتو سوئم پرکاش روپ سے انوبھو ہوتی ہے اسی انوبھو اوستھا کا نام ہی تُریا اوستھا ہے۔ اب تم اِس کی پراپتی کے لئے اُپائے سُنو!

## تُریا اوستھا کی پراپتی کا اُپائے

جس پرکار سے ہم پہلے بھی کہہ آئے ہیں اُسی طرح یدی یہ سادھک سرب سادھن سمپن ہوا ہوا انتر مکھ ہووے اور ودرتیوں کے پرکاشک روپ سے آتما کا چنتن کرے اور پورن پریم ایکاگرتا تتھا درڑھتا سے اُس میں چت کو ٹھہرائے ارتھات سمادھی کا ابھیاس کرے اور کوئی دوسرا اناتم سنبندھی سپھرن یا سنکلپ یا کوئی سوکشم واسنا پیدا نہ ہو اور سب سے منہ موڑ کر

کر آتم سروپ کا ہی ایک ماتر چنتن کرے تب وہ ایک پرکار سے سرب جگت سے سو جاتا ہے اور کیول گیان سروپ آتما ہی شیش رہ جاتا ہے اسی اوستھا کو شاستروں میں تریا کہا گیا ہے۔ پرنتو یہ تھوڑے کال کے معمولی ابھیاس سے پراپت نہیں ہوگی اس کے لئے سرب سادھن بہت دیرگھ کال کا ابھیاس لگاتار ہونا ضروری ہے۔ یہاں ایک ماتر آتما ہی شیش رہ جاتا ہے اور اناتما کا راہنگ ورتی کا اس میں ابھاو ہو جاتا ہے وہی آتما اکریہ تتھا شدھ سروپ ہے جو کہ "اہنگ" کا لکشیہ سروپ ہے۔ اس میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس اوستھا میں پہنچکر ہی یہ سدھ ہوتا ہے کہ بھگوت گیان کے سوا کچھ بھی موجود نہ تھا اور یہ شدھ گیان سروپ برہم ہی اس جیو آتما (توم پد) کا ٹھیک ٹھیک لکش ارتھ ہونے سے انبھو ہونے لگتا ہے (تت توم اسی میں جو توم پد ہے وہی اہنگ برہم اسمی میں اہنگ پد سے کہا گیا ہے اور تت پد کو برہم پد سے کہا گیا ہے اور اسمی کے انوسار کریا بھی موجود ہے) کہ میں ہی تو برہم سروپ ہوں" اہنگ برہم اسمی" اور پہلے یہ سدھ ہو ہی چکا ہے کہ یہی گیان سروپ آتما ہے اور یہی برہم سروپ بھی ہے۔ یہاں اس انبھو کے ہو جانے سے ہی "تت توم اسی" یہ مہا واکیہ سپھل ہوتا ہے۔

**پرشن نمبر ۱** ۔ بھگون! آپ کی اپار کرپا سے مجھے یہ تو دڑھ نشچیہ ہو گیا کہ تریا اوستھا میں ایک ماتر گیان سروپ کا ہی ساکشات کار ہوتا ہے وہی برہم سروپ ہے اور وہی میں ہوں۔ پرنتو اتنا جان لینے سے مجھے کیا پراپت ہوا جب کہ ایسا جان لینے پر بھی میں اپنے کو دیہہ میں جکڑا ہوا جیو روپ انبھو کر رہا ہوں اور مجھے روگ ویادھی بڑھاپے کام کرودھ راگ دویش اور مرتیو اور نرک سوگ کا بھے آدی بنا ہی ہوا ہے اور پرمانند سروپ کا مجھے انبھو نہیں ہوا۔ کرپا کرکے مجھے اس بھے کی نورتی اور پرمانند کی پراپتی کے لئے کوئی امرت مئی اپدیش دیجئے؟

## سروپ ساکشات کار اور آنند پراپتی

**اتر** ۔ پیارے! تیرا یہ کہنا کسی حد تک ٹھیک ہے کیونکہ ابھی تو نے کیول اس سدھانت کو شرون ماتر ہی کیا ہے جب تو اس کا شاستریہ ودھی سے منن اور نرنتر ندھیاسن کرے گا اور اس کا تجھے ساکشات کار ہوگا تب ہی تیرے کو پرمانند روپ تریا اوستھا اور اس کا پھل جیون مکتی پراپت ہوگا اس لئے اس اپائے کے اتی رکت کوئی دوسرا اپائے اس جنم مرن سے سدا کے لئے چھوٹنے کا نہیں جیسے کہ اندھکار کی نورتی کے لئے پرکاش کے سوائے کوئی دوسرا سادھن ہے ہی نہیں۔ اور جیسا یہ جان لیا کہ بھگو گیان سروپ ہی پر برہم پرماتما ہے اور وہ تم ہی ہو۔ اس انبھو کال میں ہی "تت توم اسی" اس مہا واکیہ کے شرون سے تمہیں یہ گیان سروپ برہم اپنا آپ ہو کر انبھو ہو رہا ہے اسی کارن اس کے ساکشات کار کے لئے ہی وید بھگوان نے "تت توم اسی" کا اپدیش کیا ہے جس کا بھاو یہ ہے کہ جیسے جگیا ہوا تم دیہہ آدی سنگھات اس کے ابھاؤ یا جو روپ نہیں ہو تمہارا واستو سروپ بھگوت گیان ارتھات برہم ہی ہے۔ برہم تم سے بھن کوئی دوسرا تو نہیں۔ جب اس پرکار جگیاسو مہا واکیہ کے ارتھ کو ست گورو دوارا شرون کرتا ہے تو اس کے ارتھ کا منن ندھیاسن دیرگھ کال نرنتر ابھیاس کر کے انترود اپروکش ساکشات کار اپنے برہم سروپ کا کرتا ہے تو اس کو "اہنگ برہم اسمی" اس روپ سے دڑھ نشچیہ ہو جاتا ہے اور یہی پرمارتھ نشچیہ آتماکار ورتی پیدا ہو جانا ہی پورن بودھ ہے۔ اس برتی سے اناتم جات (اناتم سموہ) بادھ یعنی متھیا نشچیہ ہو کر سویم یہ آتما برتی کا پرکاشک ماتر لکش روپ سے گرہن کر کے یہ برتی بھی سوروپ میں لین ہو جاتی ہے یہاں اس نرو کلپ اوستھا میں پرمانند کا انبھو ہوتا ہے جس کی اپما کسی لوکک سکھ سے نہیں دی جا سکتی۔ اپنے سروپ میں ہی پرماتما کی پورن مہما کا انبھو کرتا ہے۔ اب یہاں وچار کر کے دیکھیں کہ اپنے کو تچھ دین اور دکھی ماننے والا اپدی چکر ورتی مہاراجہ کے پورن ادھیکار اور ایشوریہ کو اپنے میں انبھو کرے تو یہ کتنی شانتی سکھ نربھیتا اور اسیم نشکنٹک نردوندوتا سے آنند مان ہوتا ہے اور اس کو جو بھے اور دکھ کسی دوسرے

کی آدھینتا کے کارن پرتیت ہو رہا تھا وہ اُسی کھش مول سے ہی نورت ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اِس پد کو ایسے پد کہا گیا ہے۔
اب نہ تو اِس شریر ابھیمان سے ہونے والے اِس کے روگ پیڑا بڑھاپا اور مرتیو کا ہی اپنے میں کوئی بھے رہتا ہے اور نہ کسی
پاپ پنیہ کے پھل سُکھ دُکھ دینے والے بھاوی دُکھ کی چنتا اور نہ ہی پرلوک کے سورگ نرک آدی کی آشا اتھوا بھے ہی رہتا ہے۔
کیونکہ اب درڑھ اپروکش گیان کی کرپا سے ہی یہ اوِدیا گرنتھی دُور ہو چکی ہے جو کہ سب کا مُول تھی اب وہ مہا پُرش اسی جیون
اوستھا میں ہی پُورن رِیتی سے نربھے اور آپت کام ہو جاتا ہے اور یہی جیون مُکتی ہے۔

## اپروکش گیان کے پرتی بندھک سنشیہ اور وپریہ

جو لوگ ویراگیہ اور ابھیاس سے رہت ہیں یا اُس میں ادھورے ہیں اور اس کمی کے کارن تریا اوستھا جن کو پراپت نہیں
ہو سکی۔ انکو مہا واکیہ تت توم اسی کے شرون سے سنشیہ وِپریہ رہت "اہنگ برہم اسمی" روپ ساکشات کار نہیں ہو سکتا
کیونکہ اس کے شرون ماتر سے انھیں سنشیہ اور ترک وِترک پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو برہم سروپ ماننے سے بھے کھاتے
ہیں اور یہ سنشیہ وپریہ بھی واستو میں اُن کے نج سروپ بھگوت گیان کے آشچریہ مے چمتکار کے کارن ہوتے ہیں جس کو وِپریت
بھاونا نام سے شاستروں میں ورنن کیا گیا ہے۔ جو اس بھگوت چمتکار کو وہ نہیں سمجھتے اور وہ ایسا کہا کرتے ہیں کہ پرماتما
تو سرب شکتیمان۔ سروگیہ اور سرب سرشٹا ہے اور ہمارے میں کوئی بھی شکتی اور سروگیتا آدی دھرم نہیں۔ ہم تو تچھ اور
دین ہین ہیں۔ ایک چیونٹی کو پیدا نہیں کر سکتے۔ پرماتما تو سرو ویاپک ساری سرشٹی میں سمایا ہوا ہے اور ہم تو چھوٹے سے شریر کے
بندھن میں جکڑے ہوئے ہیں۔ پھر ہم کس پرکار پرماتم سروپ ہو سکتے ہیں۔ اس پرکار اسنکھیہ آکشیپ ان پرشنوں کی
طرف سے ہوا کرتے ہیں۔ یدپی ان سبھی پرشنوں کا اُتر ان تھوڑے سے صفحوں میں دینا سنبھو نہیں پھر بھی ہم پرماتم سروپ
بھگوت گیان کی اس وچتر شکتی کو یہاں نروپن کریں گے جس کے کارن اُن میں یہ سب شنکائیں اُتپن ہوتی ہیں اُن کو سمجھ کر
بدھیمان پُرش اُن کے اِن پرشنوں کا سمادھان بھلی پرکار سے کرنے میں سمرتھ ہو سکتے ہیں۔

ہمارے آچاریوں کا کتھن ہے کہ بھگوت گیان کی ایک وچتر شکتی وِپریہ نام کی ہے جس کو وپریت بھاونا یا ادھیاس
بھی کہتے ہیں اور جیسے اگنی میں سے دھواں اُٹھ کر لیمپ کی چمنی کو کالا کر دیتا ہے اور اگنی روپ جیوتی کو ڈھانپ لیتا ہے
اِس شکتی کے کارن وستو اور کی اور دکھائی دیتی ہے۔ جیسے کہ بھگوت گیان کے اندر یہ سرب جگت اور جگت کے
اندر یہ دیہہ بھی بنا ہوا ہے پرنتو یہ کیسی بھرانتی ہے کہ یہ گیان سروپ آتما اِس دیہہ کے اندر بدھا ہوا دکھائی دے
رہا ہے اور اِسی وپریت بھاونا یا وپریہ شکتی کے کارن منشیہ اپنے آپ کو شدھ بھگوت سروپ نہ جان کر کیول شریر ماتر
ہی نشچے کرتا ہے اور سویم سرب سنسار کا کرتا اور سرب شکتیمان ہو کر بھی اپنے کو تچھ دین ہین اُتپتی مرن شیل دیہہ ماتر
سمجھ بیٹھا ہے۔ اس وپریت بھاونا کی وشیش شکتی ہمیں سوپن اوستھا میں سپشٹ روپ سے انوبھو ہوتی ہے کیونکہ یہ سدھ
ہو چکا ہے کہ سوپن جگت میں کیول منومیئی وستوئیں ہی ہمارے گیان میں کلپت ہو ہو کر سامنے آتی ہیں۔ اِس کارن وہ
سوپن پرپنچ گیان سروپ میں بن جانے پر بھی اِسی وِپریہ شکتی کے کارن یہی بھان ہوتا ہے کہ یہ سنسار کسی دوسرے
کا رچا ہوا ہے اور اُس سنسار میں ہم بھی پیدا ہوئے ہیں۔ پرنتو واستو میں ہمارے گیان سروپ کے اتی رکت
(علاوہ) کچھ بھی وہاں ہے نہیں اور وہی واستو میں ہمارا شدھ سروپ ہے۔ پھر بھی ہمیں سوپن دیہہ میں جاگرت دیہہ
کی طرح ہی اہنگ سم بدھی ہوتی ہے اور ایسے بھان ہوتا ہے کہ وہ سوپن میں دکھائی دینے والا دیہہ کسی اپنے ماتا پتا
سے ہی اُتپن ہوا ہے اور یا تو یہ بچہ روپ سے کومل شریر والا ہے یا پھر کسی کا وہ بڑھاپا پتا مہا ہوا اتی نربل

یہی میرا اپنا آپ ہے۔ پھر بھی یہ سبھی جانتے ہیں کہ وہ سوپن جگت اور چھوٹے بڑے دیہہ کیول ہماری ہی سپنا ہے۔ ہم نے ہی سارا یہ سوپن سنسار رچ رکھا ہے اور پھر اتنی یہاں بھی اتنے تنگ ہو جاتی ہے کہ ہم ایک چیونٹی تک اُتپن نہیں کر سکتے۔ اب یہ ایک نئی کلپنا کرو کہ کن کو یہ سوپن آرہا ہے کہ میں بنوں میں مارا مارا پھر رہا ہوں۔ اور تھک کر چور ہو گیا ہوں۔ پیاس سے مکھ سوکھ رہا ہے۔ اکسمات ایک کنواں دکھائی دے جاتا ہے۔ رسی بھی ہے اور ڈول بھی پڑا ہے پرنتو کنوئیں کا پانی ۵ ہے اور ہاتھ گہرا ہے یعنی رسی چھوٹی ہے اب اتنی تھوڑی سی رسی ہم بنا نہیں سکتے یدیپی ہم نے اتنا بڑا وشو رچ رکھا ہے۔ کیول وپریت سمتی سے اپنے کو دیہہ ماتر سمجھ کر اپنے کو بے بس پاتے ہیں کہ تھوڑی سی رسی بھی ہم نہیں بنا سکتے۔ اور آشچریہ کہ کنواں ڈول آدی سب ہم نے ہی بنایا تھا۔ یہی اوستھا یہاں جاگرت میں بھی ہے۔ تم حقیقت دیو نے ہی اپنے سنکلپ سے یہ سارا برہمانڈ رچ رکھا ہے کسی انیہ کی یہ رچنا نہیں پھر بھی منشیہ دیہہ کی تچھ اُپادھی کے کارن تم ایک چیونٹی کو بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ ایسی ہی درڑھ وپریت بھاونا ہو رہی ہے۔ سوپن کے درشٹانت سے یہ سمجھ آ گیا ہو گا کہ جیسے وہاں بھگوت گیان سروپ میں وپریت گیان اور اس کا کاریہ دونوں ہی کلپت ہیں ایسے ہی اسی بھگوت گیان میں یہ جاگرت پرپنچ بھی واستو میں کلپت ماتر ہی ہے اور یہاں بھی وپریت بھاونا روپ وِچتر شکتی کے کارن سرو سادھارن منشیوں کو جیو بھاو اور دیہادھیاس کے کارن ہو رہی ہے جس کے کارن اپنے کو برہم سروپ نشچے نہیں کر رہا۔

پرشن ۲۱۔ بھگون! آپ کی کرپا سے میں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ واستو میں میرا واستو سروپ پر گیان سروپ برہم پرمانند روپ ہی ہے اور کیول اسی وپریت بھاونا کر کے ہی اپنے کو جیو سروپ دین اور ہین انوبھو کر رہا ہوں۔ اب آپ کرپا کر کے اس وپریت بھاونا کی پورن نورتی کے لئے کوئی اُتم اُپائے کتھن کریں جس کے پالن کرنے سے میرا یہ وپریہ دوش دور ہو کر اپنے شدھ سروپ میں درڑھ استھتی ہو سکے!

## وپریہ دوش کی نورتی کا اُپائے۔ اہنگرہ اُپاسنا

اُتر۔ پیارے! شرتی اپنے بچے جگیاسو کے اس گھور دکھ کو ماتا کے سمان نِجی پرکار سے انوبھو کرتی ہے اور اس نے جو اُپائے بتلائے ہیں اور جن کو ودوانوں نے اپنے انوبھو سے اتینت اُپیوگی بھی سدھ کیا ہے ہم وہ تیرے پرتی نروپن کرتے ہیں۔ دھیان دے کر سنو!

ہمارے آچاریہ اس وپریت بھاونا کی نورتی کے لئے یہ کہتے ہیں کہ برہم بھاو جو کہ اس کلپت جیو بھاو سے سرو وپریت ہے اس میں "اہنگ برہم اسمی" روپ بھاونا کا ابھیاس پنہ پنہ کرنے سے یہ وپریت بھاونا بدل جاتی ہے کیونکہ کسی بھی ورودھی بھاونا سے پہلی بھاونا بدل جایا کرتی ہے۔ اس پرکار جس کو تو مہا واکیہ کے شرون سے "اہنگ برہم اسمی" روپ ادتھ شرون منن ندھیاسن میں نہ بدل جاوے اور سوکھشم بدھی کی تیرتا سے ان شرون کے بعد منن آدی کو کرنے میں اسمرتھ ہو۔ پرنتو اسے گورو اور وید واکیوں میں اٹوٹ شردھا بھی ہو۔ وہ اہنگ برہم اسمی کی بھاونا کو پنہ پنہ کرے تو اس ابھیاس کی درڑھتا سے یہ وپریت بھاونا کھشین ہو جاتی ہے اور کچھ سمیہ پاکر پہلے کئے ہوئے مہا واکیہ کے شرون کے پھل سروپ اسے اپروکش ساکشات کار اپنے شدھ برہم آتم سروپ کا ہو جاتا ہے۔ اس اہنگرہ اُپاسنا کو اپنشدوں میں بڑے وستار سے لکھا گیا ہے۔ اس سے نشچے ہی وپریہ دوش کا ناش ہو کر "اہنگ برہم اسمی" روپ سے اپروکش ساکشات کار ہو جاتا ہے اور سنشیہ جن کو شاستر کاروں نے پرمود وکشیپ پرو سے کھڑا کیا ہے ان کا سوئیم ہی سمادھان ہو جاتا ہے۔ پرنتو جب تک کوئی بھی سنشیہ اُٹھتا ہو تب تک مہا پرشوں دوارا ان

ہوئی بھکتیوں سے اپنے وچن اور ابھیاس کو ورڈھ کرتا ہے اور سنشیوں کے جڑ سے نکل جانے پر اہنگ، برہم آسمی مہاواکیہ کے دوارا نروپن کئے گئے بر برہمتے آکھین اپنے ساکشی شروپ میں ٹپٹینہ برہم بھب وکا پرواہ نرنتر رکھتا ہوا چر کال تک ابھیاس کرے اور انا تما کار برتی کو ٹکنے کا اوسر نہ دیوے جب جب اُٹھیں اسی سروپ چنتن کے بل سے انھیں ہٹاتا رہے اسی کو دوسرے شبدوں میں ندھی دھیاسن بھی کہہ سکتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ اہنگرہ اُپاسنا میں بھاونا اور شردھا ..... پردھان رہتی ہے اور ندھیاسن وچار کے بل پر ہوتا ہے اس کے انترور پریت بھاونا انتنت مشتقل ہو جاوے گی پرنتو شریر کی سماپتی پر سنت پرار بدھ بھوگ کے بھگتانے کے لئے پرتیتی ماتر تو اوشیہ رہتی ہی ہے ابھکات لیش اودیا ہے اس شریر اور جگت کا سادہارن ودہار آبھاس روپ سے پرتیت ہوتا رہتا ہے جیسے کہ سوانگی اپنی کریا کرتا ہے اتھوا جیسے جلے ہوئے کپڑے یا کاغذ پر پوروُ لکھت اکھشر اور چتر (تصویریں) تب تک دکھائی دیتے ہی ہیں جب تک کہ مرتیو روپی وایو کے ویگ سے سوکھشم شریر سے یہ استھول شریر پرار بدھ سما اپتی سمیہ میں نشٹ نہیں ہو جاتا ادیھات سوکشم شریر کا تیاگ نہیں ہو جاتا اور آگے کے لئے اس میں سے اودیا کر نشٹی کے کوٹ جانے سے پھر جنم کا ہونا سماپت نہیں ہو جاتا اور برہم روپ پراپت نہیں ہو جاتا۔

پرشن ہے بھگون! آپ کی کرپا سے یہ تو مجھے سمجھ میں آگیا کہ آتم بودھ کا سادھن سروپ اہنگرہ اُپاسنا جیو کی بھاونا کو برہم تبھاونا میں بدل دیتی ہے۔ اب کرپا کر کے مجھے سمجھائیے کہ شرون منن ندھیاسن کا کیا کام ہے اور "اہنگ برہم اسمی" روپ دھیان کب تک کرنا چاہیئے۔

## اہنگرہ اُپاسنا اور شرون منن ندھیاسن

اُتر۔ پیارے! ہم تجھے کرم سے اس سادھن کا نِروپن کرتے ہیں جس میں تیرے پرشن کا اُتر تجھے مل جاوے گا۔ دھیان سے سُنو! جب یہ منشیہ چاروں سادھن سمپن ہو کر شروتری برہم نشٹھ ست گورو کے چرنوں میں آستھیت ہو کر ودھی پوروک تت توم اسی مہا واکیہ کا ارتھ سہت شرون تھاسن کرتا ہے اور گورو واکیوں میں شردھا رکھتا ہوا اپنے پرچھن دیہہ ابھمان کو پورن روپ سے تیاگ کر اپنے برہم سروپ ہونے کا درڑھ نشچے کر کے شاستری سدھانت میں ہونے والے سبھی سنشیوں کو نِورت کر دیتا ہے ادیھات پرمان گت سنشیہ سے رہت ہوا اس برہم بھاونا میں آستھت ہوتا ہے تو اس کا شرون منن بھلی بھوت ہوتا ہے اور جن مہا نو بھاوون کا اس جنم اتھوا پُورب جنموں میں نشکام کرم اور اُپاسنا کے بل سے مل وکشیپ دور ہو چکا ہے ان کرت اُپاسک پرشوں کو مہا واکیہ کا شرون ہوتے ہی اپنے شدھ سروپ کا ساکشات کار "اہنگ برہم اسمی" روپ سے شرون کال میں ہی ہو جاتا ہے۔ ہاں جس ممکشو کو گورو مکھ سے مہا واکیہ کا شرون ہو کر بھی بدھی اتی سوکشم نہ ہونے سے منن ندھیاسن روپ ابھیاس کرنے کی یوگیتا نہ ہو اس کے لئے ہی شاستروں نے اہنگرہ اُپاسنا کا ودہان کیا ہے۔ اور جن کی بدھی سوکھشم ہے اُن کے لئے منن سے پرمیہ گت سنشے اور ندھیاسن کے پرواہ سے وپریت بھاونا کی نورتی کتھن کی گئی ہے۔ اس لئے اب ان دونوں سادھنوں کا پھل بھن بھن روپ سے تیرے بودھ کی سُگمتا کے لئے کہا جاتا ہے۔

## سنشے اور وپریہ کا اُپائے!

گورو مکھ سے ویدانت واکیوں کو سادھک ادھیکاری جب شردھا پوروک شرون کرتا ہے اور یہ نشچے کرتا ہے

کہ ادھیاتم شاستروں کے بھِن بھِن واکیہ ساکشات اتھوا پرمپرا روپ سے ایک ادویت برہماتم کی ایکتا کو ہی سدھ کرتے ہیں تو اِس نشچے سے اس کے پرمان گت سنشیہ کی نورتی ہو جاتی ہے۔ اور جب اسنبھاونا روپ دوش دور ہو کر پروکش گیان اُتپن ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مہا واکیوں کے اکھنڈارتھ کا یکتی پوروک ایکانت میں چنتن ارتھات منن کرنے سے اس کے پرمیہ گت سنشے کی نورتی ہو جاتی ہے اور پہلی اناتم دیہہ آتم بھاو کی بھاونا بدل جاتی ہے اور ندھیاسن سے پُنہ پُنہ اور پہلے منن سے نشچت تتو ارتھات اہنگ برہم آسمی کا پرواہ جاری کر کے تھا اناتم سنسکاروں اور برتیوں کا پُنہ پُنہ ترسکار کر کے چرکال کے ابھیاس کے بعد وپریت بھاونا دور ہو کر برہم سروپ سے اِس ساکشی سروپ کا اپروکش ساکشات کار ہو جاتا ہے اور اسی درڑھ نشچے میں آروڑھ ہوا ہوا جیون مکت روپ سے نرنتر وچرتا ہے اور اب اُسے کوئی شوک موہ راگ دویش نہیں ستاتے اور کرم بندھن سے سدا کے لئے مکت ہو جاتا ہے۔

## گیانی کا بِوہار

یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ گیان وان کو وِپرِیہ کبھی بھی نہیں ہوتا یا اُس کی برتی کبھی بھی نام روپ کے آکار نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کو بھی نام روپ تو بھان ہوتا ہے پرنتو پہلے کی طرح اسے ستیہ نہیں سمجھتا۔ کیول آبھاس یا پرتیتی ماتر ہی سمجھتا ہے جیسے کہ درپن سامنے آنے سے اپنا مکھ باہر اور وپریت دِشا میں دکھائی تو دیگا ہی پرنتو دیکھنے والا اس کو اپنی ہی گردن پر دیکھ سے سروتھا وپریت دِشا میں نشچے کرتا ہے کیونکہ یدی درپن کا مکھ پشچم کی طرف ہے تو اُس کے کارن پرتبنب پشچم میں تو دکھائی دیگا ہی۔ پرنتو اس کی بدھی یہی نشچے کریگی کہ میں تو پورب کی طرف ہی دیکھ رہا ہوں، کیول درپن کا مکھ ہی وپریت دِشا میں ہے ساتھی پرکار سرب جگت اس کو آبھاس ماتر اتھوا سوپن وت متھیا ہی نشچے ہوتا ہے چاہے یہ دوسروں کی بھانتی اُن سے بِوہار بھی کر لیتا ہے۔ پدارتھوں کی ستیتا اُس کی بدھی میں کداپی نہیں پیدا ہوتی۔ وہ تو اُسے متھیا ہی جانتا ہے اور اپنے آپ کو اس سرب سنسار کا ساکشی روپ ہی نشچے کرتا ہے۔ یہ گیا نوانوں کی ادتم استھتی ہے۔ یدپی وچار پوروک شرون منن کرنے سے وپریت بھاونا دور ہو ہی جایا کرتی ہے۔

## اہنگرہ اُپاسنا ایشوری اپمان نہیں

پھر بھی کسی کو یدی اپنی مند بدھی کے کارن وپریت بھاونا دور نہ بھی ہو تو بھی ہٹھ پوروک بنا برہماتم کی ایکتا کے درڑھ نشچے کے بھی اہنگرہ اُپاسنا۔ اہنگ برہم اسمی۔ کا ابھیاس شاستر آگیان کر کرنے سے سمیہ پر اس وپریت بھاونا کی نورتی کا ادتم سادھن سدھ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے پرشوں کو اس کا ابھیاس شردھا پوروک اوشیہ کرنا ہی چاہیئے اور وہ لوگ جو اُسے اس مارگ سے ہٹانے کا یتن کرتے ہیں وہ اس کا انشٹ ہی کرتے ہیں وہ اس کے ہتیشی نہیں۔ اُن کی باتوں پر کداپی وشواس نہیں کرنا چاہیئے۔ اُن کے خیال میں تو یہ ایشور ہونے کا ابھیمان ہے اور ایسا مکھ سے اُچارن کرنا بھی مہا پاپ ہے اور جیو ہوتے ہوئے اپنے کو برہم سروپ کہنا یا ایسا خیال بھی کرنا گھور ناستکتا ہے۔ پرنتو اُن بیچاروں کو اِس اہنگرہ اُپاسنا کے ابھیاس کا بالکل ہی پتہ نہیں اور نہ ہی وہ اس کے رہسیہ کو ہی جانتے ہیں اور نہ سمجھتے ہی ہیں اس لئے ان کے وچنوں میں کداپی وشواس نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں مہان دوش اور ہانی کا بھئے ہے۔

کچھ دوسرے سمپردایوں کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ساکشات کار سے پہلے اہنگ برہم اسمی ایسا کتھن کرنا یا چنتن بھی

کرنا اُچت نہیں۔ ہاں ساکشات کار کے انتر ایسا کہنے میں کوئی دوش نہیں اور نہ ہی کوئی ہانی ہے۔ پرنتو یہ لوگ بھی بھولے ہوئے ہیں اور ان کے بھی اِس کتھن کا کبھی وشواس نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ اگیان دُور کر کے گیان کو اُتپن کرنیوالی اِس اُتّوک اوشدھی کو کھانے سے یہ پُرش روکتے ہیں۔ اس لئے کہ گیان ہونے سے پہلے پہلے ہی اوشدھی رُوپ ہے اور گیان کے انتر ہی اُس کا ساکشات رُوپ پھل ہے۔ جیسے کہ بچوں کو پہاڑے یاد کرنے اور بولنے پہلے تو سادھن لگتے ہیں اور اُن میں درڑھتا پراپت کر لینے پر انکا بوہار میں پریوگ کرنا اس کا پھل ہے۔ جیسے کہ مٹی کی چمک کو مٹی سمجھ کر وہاں پہنچنے پر مٹی مل جاتی ہے اسی پرکار اہنگرہ اُپاسنا کے پُورن ہونے پر انت میں اُسی شُدھ ہوئے مہاواکیہ کا پھل ارتھات سروپ ساکشات کار ہو ہی جاتا ہے ایسی بھرم پوروک پرورتی سے بھی شردھالُو کو واستوک وستو کی پراپتی میں یہ سنوادی بھرم کا درشٹانت ہے۔

پُرشن — ہے بھگون! جو لوگ اِس اہنگرہ روپ دھیان اور جپ سے روکتے ہیں وہ کون لوگ ہیں کیا وہ آچاریہ نہیں ہیں۔ اُن کے وچنوں میں وشواس کرنے سے کیا ہانی ہوتی ہے اور وہ لوگ کس یکتی سے اِس اہنگرہ اُپاسنا کا نشیدھ کرتے ہیں۔ کرپا کر کے وستار پوروک سمجھائیے۔

## بھید وادیوں کے کٹاکش اور جگیاسو کا کرتویہ

اُتّر۔ پیارے! ایسے بھید وادیوں کے پرچار کا اس جگت میں اتنا پربھاو ہے کہ جس کو بھی اِس مہاواکیہ کا اُپدیش دیا جاتا ہے وہ وچار کئے بغیر ہی کیول سُن کر اس سے بھئے بھیت ہو جاتا ہے اور وپریت بھاونا کے پربل پرواہ سے اس اُپدیش کو سُننے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور تم یہ جانتے ہی ہو کہ بنا کسی پر وشواش کئے کے روگ کی چکتسا کیسے ہو سکتی ہے اور جو امرت کو بھی وِش سمجھ کر اس کا پریوگ ہی نہ کرنا چاہے اُس کے لئے کیا اُپائے ہو سکتا ہے اس لئے ایسے وشواس ہین پرشوں کے ان پرتی بندھوں کی نورتی کرنے میں ہم ایسے اسمرتھ ہیں جیسے کسی پشو کو سمجھانے میں انیہ منش۔ لوپ کال میں ادویت وادی آچاریوں کو بھی یہی بھرانتی ہوئی۔ اُن کے مت کے انوسار اہم برہماسمی کہنا یا ایسا وچار بھی من میں لانا مہا پاپ ہے اس کا کارن بھی یہی وپریت بھاونا کی پربلتا ہے۔ اس پرکار ناستک پُرشوں کے وچنوں میں شردھا اور وشواس کرنا اور شاستری سدھانت میں اوشواس کرنا مہان ہانی کرنے والا ہے۔ جب کہ ساکشات شرتی بھگوتی ہی اہنگ برہماسمی کے ابھیاس کے لئے آگیا کرتی ہے۔ پھر شرتی کی آگیا کا اُلنگھن کرنا تو اپنے ہی وناش کا ہیتو ہے۔ وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایشور بھی ایک سادھارن منشیہ کی بھانتی ہے یدی کوئی انیہ پرش اس سروپ میں آروڑھ ہونے کا یتن کرے گا اور اس کا ابھیاس کرے گا تو ایشور اُس پر ایسے کوپ کرے گا جیسے کہ کوئی مہاراجہ ایسے ویکتی سے کرتا ہے۔ جو کہ اس کے سامنے اپنے مہاراجہ ہونے کی گھوشنا کرے۔ اس کا ورودھی ہو کر اتی کرودھ میں آیا ہوا اس کو گھور ڈنڈ دیتا ہے۔ پرنتو واستو میں ایسی بات نہیں۔ سب کا ادھشٹان سروپ سب کا آتما پر برہم پرماتما اس پرکار کے دویش اور من کی کھشدرتا سے اتیت ہے۔ یدی ایسا ہوتا تو جو لوگ "اہنگ برہماسمی" کا دھیان کرتے آئے ہیں اُن کا بھوگ اور یوگ کھشیم پرماتما نے اوشیہ ہی بند کر دیا ہوتا۔ اس پر یدی کہیں کہ ایشور پرم دھیریہ وان ہونے سے اُن کی مرتیو پرینت اُن کو ڈنڈ نہیں دیتا۔ مرن کے انتر اُن کو اوشیہ ڈنڈ دے گا۔ ایسے تیار روپ ایشور کی یہ ایشورتا اور نیائے شیلتا اتی آشچریہ جنک ہے کہ جو پاپ کو دیکھ کر بھی نہ تو اس کے کرنے والے کو روکتا ہے اور نہ ہی اُسے تت کال ڈنڈ دیتا ہے۔ ایسی اُن لوگوں کی بہت سی شنکاؤں کے ساتھ اُن کے سمادھان بھی ہیں۔ پرنتو یہ اُن کے مند بھاگیہ ہی سمجھنے چاہیئے کہ جو اہنگرہ اُپاسنا

اس آپائے کو اس جنم مرن روپی مہا روگ کی نورتی کے لئے اُپیوگ میں نہیں لاتے جیسے کہ اجنان اور مورکھ لوگ بخار کو دور کرنے والی اوشدھی گلو یا کونین آدی کا پریوگ کرنے سے انکار کر دیں اور اس کے پریوگ میں لانے سے پورو ہی اس میں دوش نکالتے ہیں تھا دکھ پاتے رہیں۔

پیارے! اب تم سمجھ گئے ہوگے کہ بھگوت گیان برہم سروپ ہے اور وہ گیان سروپ برہم خود تم ہی ہو۔ تم ہی برہم سروپ ہو۔ اب اس پر وشواس کرو اور اُن لوگوں کے جھانسے میں نہ آؤ جو کہ اس اہنگرہ اُپاسنا سے تم کو دور رکھنا چاہتے ہیں اور اُن کے بہکاوے میں نہ آؤ۔ کیول شرتی واکیوں پر وشواس کرو اور اہنگ برہم آسمی اس ابھیاس میں تتپر ہو جاؤ اور پرم آنند تھا پرم ترپتی کو پاکر آپت کام ہو جاؤ کیونکہ جب سادھک گیان کی اس استھتی پر پہنچتا ہے تو وہ اس اہنگرہ اُپاسنا کی ریتی سے اپنے برہماتم سروپ کی اننیہ بھگتی اور اُستتی کرتا ہے ارتھات پہلے تو وہ جگیاسو اوستھا میں "پرماتما مہان اننت اور اپار ہے اور پرم کرپالو ہے" ایسا بھجن اور چنتن کرتا تھا پرنتو اب وہ "میں شدھ سروپ ہوں۔ پر برہم سروپ مہان اور اننت ہوں۔ یہ سب میری ہی اپار شوبھا ہو رہی ہے" ایسا دھیان اور اُپاسنا کرتا ہے۔ دیکھو ہمارے رشی منی جو ہمارے پوردج ہوئے اس استھتی کو پراپت کر کے ایسا ہی کتھن اور انوبھوتی کا ورنن کر گئے ہیں۔

धन्योऽहं धन्योऽहं धन्योऽहम् पुनः पुनः (पंचदशी)　میں دھنیہ ہوں۔ دھنیہ ہوں اور پُنہ پُنہ دھنیہ ہوں۔

میں شدھ سروپ ہوں۔ مکت سروپ اور نتیہ ہوں۔ شو سروپ ہوں۔ "شِوو اہم" اتیادی۔ اس وشیہ میں یدی تم پنچدشی کار سوامی ودیا رنیہ جی مہاراج کا ترپتی دیپ دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس استھتی پر پہنچے ہوئے مہا پرشوں کی اُپاسنا کس پرکار کی تھی۔ اتنا ہی نہیں صوفی مت کو ماننے والے بھی جب اس استھتی پر پہنچے تو بے روک ٹوک اُن کے مُکھ سے "من خدا ایم" (میں ہی برہم سروپ ہوں) کہ میں ہی شدھ سروپ اور اپار مہما والا ہوں اور عیسیٰ مسیح نے بھی بائیبل میں تبلایا ہے کہ "I and my Father are one" ارتھات میں اور میرے پتا واستو میں دونوں ایک ہی ہیں کیول اُپادھی کا ہی فرق ہے اب تم بھی اس پرکار کی شکشا کو جان کر اس جیون مکتی کی استھتی میں آرودھ ہو جاؤ اور اگیانی پرشوں کے جھانسے میں نہ آؤ۔

پرشن ۵۹ بھگون! آپ کی کرپا سے مجھے یہ نشچے تو ہو گیا ہے کہ تتوم اسی مہا واکیہ کے شرون منن ندھیاسن سے اپروکش ساکشاتکار اپنے برہماتم سروپ کا ہوتا ہے اور اسی سے کیولیہ موکش کی پراپتی بھی ہو سکتی ہے اور ایسے نشچے وان گیانی کو اس گیان کے پربھاو سے یہ جگت اپنے آتما کا ایک ترنگ روپ ہی پرتیت ہوا کرتا ہے جس سے پھر یہ گیانی دکھی نہیں ہوتا۔ کرپا کر کے اب مجھے یہ بتایئے کہ یہ جگت یدی اُس گیان سروپ کا پرنیام روپ وکار ہو تو برہم کا ری ہونے سے انتیہ سدھ ہوگا۔ ایسے انتیہ برہم سے ابھید ہونے سے ہمارا موکش بھی تو انتیہ ہوگا۔ کرپا کر کے میرے اس سندیہ کو نوارن کیجئے؟

## "اپرنامی اور نروکار تتو!"

اُتر۔ پیارے! تم یہ سمجھ چکے ہو کہ بھگوت گیان سے اتی رکت دوسرا کوئی تتو واستو میں ہے ہی نہیں اور وہ واستو میں اپنی مہما میں آپ براجمان ہے اور اس میں یہ سرشٹی کیول منوشیہ درشیہ روپ سے بھاستی ہے اس سے یہ نہ سمجھو کہ یہ بھگوت گیان پرنامی تتو ہے۔ کیونکہ ہمارے سنکلپ کرتے ہی کسی بھی وستو کی آکرتی ہماری واسنا کے انوسار ادھشٹھان سروپ گیان میں دکھائی دے جاتی ہے۔ ایسا نہیں کہ گیان سروپ پرنام کو پراپت

ہو کر سنسار ہو گیا ہے کیونکہ یدی گیان پرینامی تتو ہوتا تو اوشیہ ہی اُتپتی اور ناش والا بھی ہوتا پرنتو وہ نہ تو پیدا ہی ہوتا ہے اور نہ ہی ناش کو پراپت ہوتا ہے اس لئے وہ پرینامی اور وکاری نہیں۔ سب سے پہلے ایسا بھرم وگیان وادی کو ہوا تھا کہ بھگوت گیان پرینام کو پراپت ہو کر جگت روپ ہو گیا ہے اور اُس کا ایسا نشچے کیول بھرم ماتر ہی ہے اور اسی لئے سمجھیا ہے۔ وگیان وادی کو یہ بھرانتی اس کارن سے ہوئی کہ وہ ادھشٹان روپ بھگوت گیان اور ترنگ روپ برتی گیان میں وویک نہیں کر سکا اور اُس کو برتی کے پرینام کی بھرانتی ہوئی اور اُس نے گیان سروپ کو پرینامی نشچے کر لیا۔

## گیان سروپ اور ورتی گیان میں بھید

ویدانت سدھانت کے تتو ویتا مہا پرشوں نے منو نرودھ وچار اور سمادھی کے بل سے یہ گمبھیر رہسیہ انوبھو کیا تھا کہ برتی گیان اور گیان سروپ دو بھن ستا والے پدارتھ ہیں۔ برتی گیان کو سنکلپ کہتے ہیں اور گیان سروپ کو اس کا ادھشٹان چیتن جیوتی سروپ پرکاش۔ اور یہ پرتکش ہے کہ جس میں یہ برتیاں پرینام کو پراپت ہوتی ہیں اور جو ان کے پرینام کا پرکاشک ہے وہ ایک رس اپرینامی تتو ہی گیان سروپ ہے وہی برہم ہے اور وہی ہمارا اپنا آتما سروپ ہے۔ یہ سنکلپ یا برتیاں نتیہ نئے نئے روپ بدل بدل کر سامنے آتے رہتے ہیں اور انادی کال سے سرشٹی کا کھیل اسی پرکار چلتا رہتا ہے اور چیتن آتما سروپ گیان اس کا پرکاش کرنے والا ساکشی سروپ درشٹا نروکار ہی ہے ......... یہ جگت تو کیول سنکلپ ماتر ہے اور جس گیان سروپ پرکاش میں یہ جانا جا رہا ہے اور بدل بدل کر اپنے سروپ میں لین ہو رہا ہے وہ ایک رس تتو آتما ہے اُس نروکار روپ آتما میں یہ جگت ادھیست اور آروپت ہے۔

پرشن: ہے بھگون! تو کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ بھگوت گیان سروپ برتی اور پرکاش دونوں سے ملا جلا (مشرت) تتو ہے یدی ایسا ہی ہے تو ملی جلی وستو بھی تو سدا وناش شیل ہی ہوتی ہے تو کیا پھر بھگوت گیان بھی ناشوان تتو ہے؟

## آتمہ سے بھن کچھ بھی ستیہ وستو نہیں

اُتر۔ پیارے ایسا سنشیہ مت کرو کہ بھگوت گیان دو بھن بھن تتووں برتی اور پرکاش سے مل کر بنا ہے اور اس کارن سے یہ بھی وناشی ہے جیسے کہ دوسرے مشرت پدارتھ۔ سانکھیہ شاستر کے آچاریوں کو ہی ایسا ہی بھرم ہوا تھا۔ انھوں نے برتی اور پرکاش (پرکرتی اور پرش) کو دو بھن بھن جڑ اور چیتن ستیہ پدارتھ مانا تھا۔ وہ تتو یا برتی کو پرکرتی روپ اور پرکاش کو پرش روپ مانتے ہیں اور پرش کو اسنگ بتلا کر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پرکرتی پرش کی ستا ادھینتا کے کارن جگت کے آکار میں پرینام کو پراپت ہوتی ہے اس لئے یہ پرینام سروپ والی ہے اور پرش سے ملی رہتی ہے وہ اس اگیان یا پرکرتی کو پردھان نام سے پکارتے ہیں جو کہ اُن کے سدھانت میں تتو ہے ارتھات چیتنا رہت اگیان سروپ ترگناتمک ہے۔ اور پرش اسنگ اور پرکاش سروپ۔ پرکرتی پرش کے آشرے رہ کر نام روپ وکار کی صورت میں پرینام کو پراپت کرتی ہے۔ اس سے پہلے کچھ آگے بڑھا۔ پرکرتی کو وکاری اور پرش کو نروکار اور اسنگ تو جان لیا پرنتو بھول یہ ہوئی کہ دونوں کو ہی ست سمجھ لیا اور دونوں کو ہی وبھو (ویاپک) بھی اور ایسے نانا پرش وبھو اور ویاپک مان لئے اور یہ سدھانت ویدانت اُپنشد

ادویت سدھانت سے سِروِ تھا وِرُدھ ہے کیونکہ وید تھا اُپنشد تو ایک ماتر ستا کو سویکار کرتا ہے اور اُس کو ہی پُنہ پُنہ کئی جگہوں پر سپشٹ کرتا ہے۔

सदेव सोम्येदमग्र ऽऽसीत् (छः. ६-२-१)

एक मेवाद्वितीयं ब्रह्म „ नेहनानास्ति किञ्चिन (क० २-१-११)

ارتھ۔ اِس جگت کی اُتپتی سے پُورو ایک ماتر ست وستو ہی تھی جو کہ سجاتی وجاتیہ اور سوگت بھید سے رہت تھی۔ (۲) واستو میں نانا دویت وستو کچھ بھی نہیں (۳) دویت سے اوشیہ ہی بھے ہوتا ہے۔

## ستیہ اور کلپت کا واستوک میل سنبھو نہیں

برہم ودیا کے آچاریوں کا کتھن ہے کہ پرکرتی کی بھِن سوتنتر کوئی ستا نہیں۔ کنتو وہ برہم میں ادھیست پرتیتی یا آبھاس ماتر ہی ہے۔ چونکہ پرکرتی ہی وکار کو پراپت ہوا کرتی ہے اس لئے وکار کی بھی کوئی اپنی ستا نہیں۔ ادیہ جگت وکار ماتر ہی تو ہے۔

वाचारम्भनं विकारो नाम धेयं मृत्यिकत्येवसत्यम् (छां उ० ६-१-४)

ارتھ وکار نام والے سبھی پدارتھ بانی کا ولاس ماتر ہی ہیں جیسے کہ گھٹ صراحی آدی میں مرتکا مٹی ہی ایک ماتر ادھشٹان سروپ ست وستو ہے' اور گیان سروپ پرکاش ہی ایک ماتر ستا سروپ ہے۔ یدی اور پرکاش دونوں بھِن بھِن ست پدارتھ ہوتے تو دونوں میں سنیوگ بن سکتا پرنتو سنکلپ یا برتی کوئی ست وستو تو ہے نہیں اس کو پرتیتی ماتر کلپت ہی ہے اس لئے گیان سے بھِن اس کی سوتنتر ستا اور اور اس گیان روپ ست وستو کے ساتھ اس کا سنیوگ نہیں بن سکتا۔ اس لئے ایک ادویت ماتر ہی ست وستو ہے اور برتی کیول پرتیتی ماتر۔ اور پرتیتی ماتر کا بھاو یہ ہے کہ وہ سوتنتر ستا سے ودیمان نہیں پرنتو دکھائی دیتی ہے جیسے مرو بھومی میں مرگ ترشنا کا جل۔ جہاں بوند بھر بھی پانی ہے نہیں تو بھی بھرم سے جل جیسا دکھائی دیتا ہے اس لئے درشٹانت میں مرگ ترشنا کا جل پرتیتی ماتر ہے اور جس بھومی پر وہ دکھائی دیا ہے وہ بھومی ہی وہاں ستیہ روپ سے ودیمان ہے۔ اب تیری سمجھ میں آگیا ہوگا کہ مرو بھومی میں مرگ ترشنا کے جل کی پرتیتی ہونے میں ریت اور جل کی ملاوٹ نہیں کہی جا سکتی۔ یدی وہاں ایک بوند ماتر بھی جل موجود نہ ہونے سے ملاوٹ کہی نہیں جا سکتی پھر بھی سمانیہ بات چیت میں ملاوٹ جیسی ہی کہی جاتی ہے اس کلپت جل کی کلپت ملاوٹ سے نہ تو بھومی کے سروپ کی پہچان میں کوئی رکاوٹ پڑتی ہے اور نہ ہی ایسی پرتیتی کو مرو بھومی یا کلپ کا دوش ہی کہا جا سکتا ہے۔ ایسے ہی درشٹانت میں یہ جان لو کہ گیان سروپ ادھشٹان میں سنکلپ (برتی) تو ستا سونیہ پرتیتی تتھا آبھاس ماتر پدارتھ ہے اور بھگوت گیان روپ ادھشٹان ست سروپ ہے اس لئے گیان سروپ آتمہ سنکلپ اور پرکاش کا جوڑ میل نہیں کیول پرکاش سروپ ایک ادوتیہ پورن تتو ہے تو بھی کلپت سنکلپ سے کلپت ہی ملاپ ہونے سے اُس میں بانی کا کتھن ماتر ہی بوہار ہوتا ہے اِس لئے بھگوت گیان سروپ کے ناش کی آشنکا نرآدھار ہی ہے۔

پرشن ۱۲۔ بھگون! میں نے یہ سمجھ لیا کہ ستیہ بھگوت گیان اور کلپت پرکرتی یا برتی کا ملاپ نہیں ہو سکتا تو پھر ادھشٹان میں اس کلپت وستو کی کلپنا کرنے کا پریوجن ہی کیا ہے۔ کرپا کر کے دستار پُورو ک سمجھائیے!

# مایا کا سروپ اور اسکے وچتر چمتکار

اُتّر۔ پیارے! یدپی سنکلپ۔ پرتی یا پرکرتی بھگوت گیان میں پرتیتی ماتر ہی ہے تو بھی اسکی اتنی بھن بھن اور وچتر شکتیاں کہ اُن کی گنتا نہیں ہو سکتی اور ان کا کوئی ٹھکانا نہیں بلکہ سارے برہمانڈ کے ہونے کا مُول اُپادان کارن یہی بھگوت گیان کی شکتی روپ پرکرتی یا سنکلپ ہی ہے۔ کیونکہ وہی ہر ایک آکار میں تادآتم بھاو کو پراپت ہوکر پرتیت ہو رہی ہے اور خود بھی آتم جیوتی میں ادھیست ہوکر پرگٹ ہو رہی ہے اس لئے سرب جگت کا اُپادان کارن ہونے سے اسی سمشٹی سنکلپ کو آدی کارن روپ پرکرتی سمجھیے۔ اُپادان کا ہی دوسرا نام پرکرتی ہے اور جن آشچریہ وستوؤں اور گھٹناؤں کو یہ بدھی کلپنا بھی نہیں کر سکتی اور جن کو اسمبھو کہہ دیا جاتا ہے اُن کو بھی یہ بھگوت چیتن سروپ پرماتما کی مایا پرکرتی جیسے ایشوری سنکلپ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کر دکھاتی ہے۔ مایا اسے اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ یہ جادو کے کھیل کی بھانتی اَن ہوتی بات کر دکھاتی ہے سنسکرت بھاشا میں مایا جادو کو کہتے ہیں اور ان سب حیران کر دینے والے مایا کے وچتر کھیلوں کو سب نے جاگرت اور سوپن میں دیکھا ہے۔ یہ سب کو پرتکش ہی ہے کہ جادو یا مایا اَن ہوتے پدارتھوں کو سچا دکھانے کا ہی دوسرا نام ہے اور یہ جانتے ہی ہیں کہ سوپن میں کوئی سمگری نہ ہونے پر بھی ذرا کال میں ہونے والی یہ کلپنا شکتی کیا کیا کر دکھاتی ہے۔ جیسے کہ جاگرت میں اندرجالی (مداری) کیا کچھ کر نہیں دکھاتا۔ اس پرکار جاگرت اوستھا میں بھی سائنس اور مسمریزم اتھوا یوگابھیاس کی وچتر شکتی کیا کیا چمتکار دکھاتی ہے۔ متھیا سنکلپ روپ ہونے پر بھی ہم اس کو پھر ستیہ ماننے لگتے ہیں یہی تو پرم آشچریہ ہے اسی لئے اس کو مایا کہا گیا ہے۔ پھر مایا پرکرتی کا یہ سارا کھیل پرتیتی ماتر ہی ہے اور کسی بھی وستو کی پرتیتی کسی ادھشٹان کے بنا ہونی سمبھو نہیں ایسے پرتیت ہونے والے پدارتھ سروپ سے ستیہ نہیں ہوتے بلکہ اپنے ادھشٹان سروپ گیان روپ پرکاش کی ستا کو پا کر ہی ستیہ کے سمان پرتیت ہوا کرتے ہیں اور یہ سپشٹ ہے کہ جو اپنی سوتنتر ستا سے رہت ہو اور کسی انیہ ادھشٹان کی ستا سے ودیمان (موجود) ہو اُن کو آروپت پرتیتی ماتر یا کلپت ہی کہا جاتا ہے اس کا دوسرا نام مایا شکتی ہے کوئی اسے قدرت یا نیچر بھی کہتے ہیں۔ پرماتما کے پورن سامرتھیہ کا نام شکتی ہے اس لئے اس سنکلپ شکتی پرکرتی کو ہی بھگوان کی شکتی کہا گیا ہے اور پرماتما کو شکتی مان۔ اپنے نجی سروپ سے اس مایا۔ پرکرتی یا سنکلپ کو اگیان روپ یا جڑ کہا گیا ہے کیونکہ سوپن اور جاگرت میں تو پرکاش روپ چیتن کی ستا کو پا کر وہ سنکلپ ستیہ کے سمان دکھائی دیتا ہے اور جب کارن اوستھا میں پراپت ہو جاتا ہے اور اس من یا سنکلپ روپ شکتی کو گیان پرگٹ کرنے کی شکتی نہیں رہ جاتی تو سوشپتی اوستھا۔ مُورچھا یا پھر مرن اوستھا میں اسکی اپنی جڑتا و پتا یا اگیان سروپتا کو مجبوراً پرگٹ ہونے کا سمیہ ہوتا ہے جو کسی صورت میں بدل نہیں سکتا۔ اس لئے اس کا دوسرا نام اگیان یا اودیا بھی ہے۔ کچھ ودوانوں نے گیان کے ابھاو کو اگیان کہا ہے پرنتو یہ اُن کا کتھن ٹھیک نہیں کیونکہ گیان سروپ کو شاستروں میں نتیہ سدھ کہا گیا ہے اور اس کا ابھاو کدائی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گیان کا ابھاو کیسے جانا جاوے یدی گیان ہی نہ ہووے اور گیان ہی گیان کے ابھاو کو جانے یہ بن نہیں سکتا۔ اور ایک گیان کو دوسرا اور دوسرے کو تیسرا جانے یہ بھی درست نہیں کیونکہ اس طرح اَن اوستھا دوش آتا ہے۔ اس لئے گیان کا کبھی بھی ابھاو ہو نہیں سکتا اور جب اگیان گیان کا ابھاو روپ سدھ نہ ہوا تو بھاو روپ ہوا پرنتو پرتی گیان سے یہ وپریت سبھاو والا اس کا وِرودھی ہے اور وِرودھی ہونے پر بھی اگیان اوستھا میں گیان سروپ آتما کا ابھاو نہیں کہا جا سکتا۔ وہ آسی میں ادھیست ہوکر ہی اپنے اگیان سرو

سے پرگٹ ہو جاتا ہے اِس سے یہ بھی سِدھ ہوا کہ گیان سروپ آتما اگیان کا وردھی نہیں اس کو لے کر ہی سرب بیوہار ہوا کرتا ہے جاگرت سوپن میں تو کاریہ روپ اور سوشپتی میں کارن روپ اوستھا میں ہوتا ہے ۔ اسی بیوہار کی سدھی کے لئے ہی اسکو سویکار کیا گیا ہے اور اس کا پریوجن بھی دوسرا کوئی نہیں ۔

پرشن ۵۲ بھگون ! اِس وچتر اگیان روپ شکتی میں بھگوت گیان ودیمان رہتا ہے یہ سنکر بڑا آشچریہ ہوتا ہے ۔ اِس اگیان کو پرماتمہ کی شکتی اور اَیا دھی کہا ہے اور آورن آدی دھرم بھی اِس کے کہے گئے ہیں کرپا کر کے اِس وچتر شکتی کو اپنے درشٹانت یکتی آدی دے کر سمجھانے کا کشٹ کریں ۔

## انر وچنیہ مایا شکتی میں درشٹانت

اُتّر ۔ پیارے ! اِس بھگوت گیان کے وچتر چمتکار ارتھات اگیان روپ شکتی کو ہم تمھیں درشٹانت دیکر سمجھاتے ہیں ۔ سنو ! یہ باہری بھوتک اندھکار تو تم نتیہ ہی انوبھو کیا کرتے ہو ۔ سادھارن بدھی کے لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ جب سوریہ آدی کا پرکاش نہ رہے تبھی اندھکار ہوتا ہے ارتھات پرکاش کے ابھاو کو وہ اندھکار بتاتے ہیں ۔ اِسی پرکار کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گیان کا ابھاو ہی اگیان ہے ۔ پرنتو آچاریوں نے تو یہ سِدھ کیا ہے کہ یہ بھوتک اندھکار بھی پرکاش کا ابھاو نہیں ہے بلکہ اس کو بھاو روپ ایک وِلکشن ہی تو بتلایا ہے جیسے کہ اندھیرے کمرے سے نکل کر اُجول سورج کے تیکھنے پرکاش میں پُرش کو کچھ نہیں دکھائی دیتا اور اُسے وہ اندھیرا مان بیٹھتا ہے اور اُس سمیہ سوریہ اپنے پرکاش سے جگ مگ کر رہا ہوتا ہے اور پھر جسے اندھکار کہہ کر پکارتے ہیں اُس میں بھی بلّی کتا شیر اُلّو وغیرہ پرانی بھلی پرکار دیکھ ہی سکتے ہیں اس لئے یہ بھوتک پرکاش بھی پرکاش کا ابھاو نہیں کہا جا سکتا ۔ دیکھو اندھیری رات میں جو اندھکار کا انوبھو ہوتا ہے وہ ستیہ وستو تو نہیں ہے کیونکہ ستیہ وستو ایک ماتر آتما روپ بھگوت گیان ہی ہے اُس کی اپیکشا سے تو یہ بھوتک اندھکار است روپ ہے تو بھی ایک کالے رنگ کی بہت بڑی چادر کی طرح اُوپر نیچے سب جگہ پھیلی ہوئی کی طرح یہ اندھکار دکھائی دیتا ہے ۔ اگر وہ کچھ بھی نہ ہوتا تو دکھائی بھی نہ دیتا اِس لئے است روپ بھی نہیں کیونکہ است وستو تو واستو میں کبھی ہوتی ہی نہیں اور اَن ہوتی وستو تو کبھی دکھائی بھی نہیں دے سکتی جیسے کہ بانجھ کا پُتر نہ کبھی ہوا ہے اور نہ دکھائی ہی دے سکتا ہے ۔ پھر یہ اندھکار تو پرتیتی گوچر اور بھاو روپ ہے ۔

. . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . . .

. . . . . . . شاستروں میں پرتیتی ماتر وستو کو آبھاس روپ اور سروداکال ستیہ رہنے والی وستو کو نتیہ اتھوا ستیہ کہا ہے اور اِسی کو پرمارتھک ستا والا کہا ہے ۔ اور جو کسی نہ کسی پرکار کسی دوسری ستا کو پاکر بیوہار میں آوے اُسے بھاو روپ کہا جاتا ہے اور ستا شونیہ کو استیہ کہا جاتا ہے ۔ یدیپی اندھیری رات میں اندھیرا تُچھ یا اوستو روپ ہی سِدھ ہوا ہے پھر بھی جوں جوں ہم دیپک لے کر آگے آگے بڑھتے جاتے ہیں تو اندھکار میں بھی بڑی تیزی سے سمٹنے یا سنکوچ کی کریا ہوتی دیکھی جاتی ہے اور وہ بڑی تیزی سے بھاگتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور دیپک بجھانے کے ساتھ ہی ساتھ بڑی تیزی سے آگے بڑھتا ہوا بھی دکھائی دیتا ہے مانو کہ وہ پہلے ہی وہاں موجود تھا ۔ اِس سے یہ سِدھ ہوتا ہے کہ اُس میں سمٹنے اور سنکوچ کی اور پھیلنے کی کریا ودیمان (موجود) ہے اس اندھکار میں کالی رنگت کے ساتھ ساتھ دوسری وستوؤں کو ڈھانپنے کی بھی شکتی سِدھ ہوتی ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اندھیرا ہوتے ہی سب چیزیں دکھائی دینا بند ہو جاتی ہیں اسلئے جس تتو میں سنکوچ وستار اور آورن کی کریائیں موجود ہوں اس کو پرکاش کا ابھاو کہہ دینا اُچت نہیں کیونکہ ابھاو است وستو

کے یہ دھرم نہیں ہو سکتے اور ابھاو کو ہی استیہ کہا جاتا ہے۔ یہاں تک یہ سدھ ہوا کہ اندھکار استیہ تو نہیں پرنتو وچا
کرنے پر وہ ست بھی سدھ نہیں ہوتا کارن یہ کہ پرکاش کے آنے پر اندھیرے کا سنکوچ اتنا ادھک ہو جاتا ہے کہ
وہ کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ سورج نکل آنے کے بعد تو اندھیرا نام کی کوئی وستو کہیں دکھائی تک نہیں دیتی یدی
اُس کی اپنی کچھ بھی ستا ہوتی تو کہیں نہ کہیں تو اوشیہ دکھائی دیتا۔ اور یہ بھی پرتکش ہے کہ ہر وستو کی سدھی کیول پر
میں ہی ہوتی ہے پرنتو یہ تو پرکاش میں دکھائی تک نہیں دیتا۔ اب اس کے لکشن اُس بندو (نقطہ) کی طرح ہوں گے کہ ا
کی استھتی کا استھان تو نشچت ہے پرنتو اُس کا پریمان परिमाण نشچت نہیں کہ کتنا لمبا چوڑا ہے
اندھکار تو بندو بھی نہیں کیونکہ سورج است ہوتے ہی وہ زمین کی سطح کے ساتھ ساتھ اس پرکار پھیل جاتا ہے
جس کی حد نہیں ملتی اور لمبائی چوڑائی تو رکھتا ہے پرنتو اس کی موٹائی یا گہرائی نہیں۔ اس پرکار یہ کسی دروّیہ میں سمایا
بھی نہیں یدپی کالا پنا (سیاہی) کریا اور آورن اُس کے گن آروپت ہوئے ہیں پرنتو یہ تو اس کا سروپ ہی ہیں با
کسی پرکار آئے ہوئے گن یا دھرم نہیں ارتھات وہ کالکھ۔ کریا اور آورن روپ ہے وہ نہ تو کسی آشرے پر استھ
ہے اور نہ سوئیم ہی کسی کا آشریہ ہے۔ نہ دروّیہ نہ گن نہ کریا۔ کیونکہ وہ کیول متھیا پرتیتی ماتر ہے جو دکھائی تو دیتا
پرنتو واستوک اپنی ستا نہیں رکھتا۔ اس میں وچترتا اور ولکشنتا تو یہ ہے کہ جس ادھشٹھان پر یہ موجود ہوا دیکھا
اسی کو ڈھانپتا ہے جیسے کہ کائی جل میں اُتپن ہو کر اور وہیں رہ کر اُسی کو ڈھانپتی ہے اور دھواں اگنی سے پیدا ہو کر
اگنی کو ڈھانپ لیتا ہے۔

پرشن ۹۴۔ بھگون! بھوتک اندھکار کے متھیا تو کو تو میں نے سمجھ لیا پرنتو اس درشٹانت سے دارشٹانت میں
پراپت ہوا مجھے یہ درشٹانت دارشٹانت میں گھٹا کر دکھایئے اور برہم کی شکتی سروپ اگیان کے بارے میں بھی ٹھیک
ٹھیک بودھ کرانے کی کرپا کریں۔

## اگیان کے ۲ دو سروپ تتواگرہن اور انیتھا گرہن

اُتّر۔ پیارے! اودیا یا اگیان کا سروپ بھی بھوتک اندھکار کے سمان گیان سروپ کا ابھاو نہیں ہے کیونکہ
جاگرت کے آنے پر وہ اودیا یا اگیان بھی سنکوچ کو اسی طرح پراپت ہوتا ہے جیسے کہ اندھکار پرکاش کے آنے پر ہوا
اور سکڑتا ہوا بیان ہوتا ہے اور پھر سشپتی کے سمیہ پھیلتا بھی دیکھا جاتا ہے کیونکہ جاگرت کے آنے پر اودیا کا
ہو جانا بھی سب کو انوبھو سدھ ہے اور سشپتی میں اس کا پھیلاؤ بھی کسی سے چھپا ہوا نہیں اور اس کے سا
ہی یہ سب جانتے ہیں کہ اس میں آورن (ڈھانپنے) کی شکتی بھی شدھ چیتن روپ پرکاش میں ہی سدھ ہوتی ہے
اور جب پرش سشپتی سے باہر آتا ہے تو سنکلپ کے روپ میں پرگٹ ہو کر جاگرت اتھوا سوپن کا کام ہوتا ہے اور
وہ دوبارہ سشپتی اوستھا میں پھیل جاتی ہے تو وہ اپنی انترکریا اور آورن شکتی ارتھات اگیانتا کا پورا تماشہ د
ہے۔ یدپی سشپتی میں وہ اگیان اپنے ادھشٹھان سروپ آتما کو پرتکش روپ سے پرگٹ نہیں ہونے دیتا ارتھ
اس کال میں ادھشٹھان کا چیتنیہ پرکاش روپ سے بودھ نہیں ہوتا پرنتو اس کی ہی شکتی سے جاگرت میں پھر آتما کا
برتی گیان دوارا ہونے لگتا ہے۔ اس سمیہ اُس کی آورن کرنے والی شکتی جو کہ اندھکار روپ کتنی پہلے کی طرح
نہیں ہوتی اس لئے یہ اگیان بھی بھوتک اندھکار کے سمان ہی آشچریہ روپ پرتیتی ماتر وستو ہے اور اُس سے
ادھک آشچریہ اس کا لکشن یہ ہے کہ وہ سنسار بھر کی سرب وستوؤں کے آکار میں بدل جاتا ہے جیسا کہ سوپن آ

میں پرتھوی آکاش اور لوک پرلوک بن کر پرتیت ہوتا ہے۔ پھر جب یہ اگیان سوشپتی اوستھا میں آتما کو ڈھانپنے (آورت کرنے) کا وشیش کارن بنتا ہے اور کوئی شریر من اندریہ آدی کی بھی کریا نہیں ہوتی اس وقت اس کا نام کارن روپ مولا اگیان ہوتا ہے۔ اسی کو شاستروں میں تو اگرہن کہا ہے اور جب ہی اگیان برتی دوارا جاگرت اور سوپن میں پھیلتا ہے تو اس کا نام انیتھا گرہن ہوتا ہے اور اس سمیہ سیتھیا نام روپ کے آکار میں پرگٹ ہوتا ہے جس سنسار میں नानत्व نانا تو کی پرتیتی ہوتی ہے۔ پرنتو جب وہ جاگرت اوستھا میں آکر پرگٹ ہوتا ہے تو وہی آتم پرکاش کی چیتنتا کو پرگٹ کرنے کا ہیتو بنتا ہے اور اس کا نام برتی گیان یا سنکلپ ہوتا ہے اور جب برتی رہت سامانیہ اوستھا میں ہوتا ہے تو اس سمیہ اسی کو انتہ کرن کہا جاتا ہے ایسے اس اگیان کے ہی انیک اوستھاؤں میں انیک نام ہیں۔

## مایا کے وبھن روپ

اس سارے ویاکھیان کا ابھپرائے یہ ہے کہ ایک ہی پرتیتی ماتر آروپت وستو کے انیک نام شاستروں میں کہے گئے ہیں۔ پرکرتی۔ مایا۔ شکتی۔ اودیا۔ اگیان۔ سنکلپ۔ برتی۔ انتہ کرن۔ آدی کارن۔ پران۔ اہنکار۔ ایشوری شکتی۔ سمشٹی بدھی۔ قدرت کاملہ ایتادی یہ سب ایک ہی انروچنیہ شکتی کے انیک نام ہیں۔ پرنتو بھن بھن استھانوں پر بھن بھن نام سے پکارا جاتا ہے۔ جیسے کہ ایک ہی پرش کو راجیہ کرنے سے راجا۔ لکھنے سے لیکھک، اور یاترہ کرنے سے ........ یاتری ایتادی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ واستو میں بھن بھن اوستھاؤں میں ایک ہی پرش استھت ہے کیول ناموں کا ہی بھید ہے۔ یہی برتی یا سنکلپ سوشپتی کال میں لین ہو جانے سے کارن روپ تموگن کی اوستھا میں اگیان۔ اودیا۔ کارن شریر یا پران کہلاتا ہے۔ ستوگن کی شانت اوستھا میں انتہ کرن۔ سوچنے سمجھنے کے سمیہ بدھی۔ رجوگن، منوراج کے سمیہ برتی یا خیال کہلاتا ہے اور جب یہ سنکلپ شکتی ہی درشیہ پدارتھوں کے روپ میں سوئم دکھائی دیتی ہے تو اس سمیہ اس کو آیا دان کارن یا پرکرتی آدی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ پرنتو ناموں کے بھید ہونے پر بھی یہ ایک رہتا ہوا بھی جگیاسو کی بدھی میں بھن بھن پرتیت ہوتا ہے۔ اس کارن ادویت سدھانت اس کی سمجھ میں نہیں بیٹھتا۔ اسی لئے ہم نے وستار کے ساتھ اسے اوپر ورنن کیا ہے۔ اگیان یا اودیا کا شبد بہت جگہوں میں برہم ودیا کی پرکریا میں ورنن ہوا ہے۔ اور مند بدھی لوگ اس کا ارتھ مورکھتا سمجھ کر اس سے گھبرایا کرتے ہیں کیونکہ اگیانتا اور مورکھتا پرماتمہ کے گنوں میں کہیں کہی نہیں گئی اور ویدانتوں میں اگیان کا ارتھ مورکھتا نہ لے کر اس پرماتمہ کی اچنتیہ شکتی لیا گیا ہے جس میں گیان۔ کریا اور آورن تینوں لکشن یتن گنوں کے روپ میں ودیمان ہوں ایسے ہی اگیان روپ آیا دھی کہا جاتا ہے اور پھر اس کو اگیان اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے کارن منشیہ کو بھرم ہو جاتا ہے اور اپنے سروپ کی پہچان سے ونچت رہ جاتا ہے ارتھات اپنے سروپ کے ساکشات کار کرنے میں ہی اگیان ہی پرتی بندھک ہے۔ اس کارن سے ہی شدھ سروپ کے یتھارتھ گیان کی اپیکشا اسے اگیان کہا گیا ہے اور بھارت کے برہم وتیا نگ اسی نام سے ویدانت پرکریا میں اس کا پرلوگ کرتے ہیں جب کبھار تیہ برہم تیالوگ یہ کہتے ہیں ............................................................ کہ اگیان سے سرشٹی اتپن ہوئی تو اس کا یہ ارتھ نہیں کہ پرماتمہ کی بھول اور پرماد سے یہ جگت اتپن ہوا بلکہ اس کا تاتپریہ یہ ہے کہ پرماتمہ کی سنکلپ شکتی سے یہ سنسار اتپن ہوا جس کارن سے اس کی اس شکتی کا نام مایا یا پرکرتی رکھا گیا ہے اور یہ بھی اس کا سپشٹ ارتھ نکلتا ہے کہ اس کی مایا سے یہ سب

کچھ اُتپن ہوا۔ سادہارن بُدھی والے لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ اس اگیان اور سنکلپ نام سے بھی ایشور کی شکتی کو ہی کتھن کیا گیا ہے اس لئے آچاریہ لوگ پورن گیان کرانے کی اچھا سے ہی اس ایشوری شکتی کو اگیان سنکلپ آدی ناموں سے ورنن کرتے ہیں جس سے یہ سمجھ میں آجاوے کہ اس کا بھاو اُسی کی شکتی سے ہی ہے اس پرکار اُس شدھ تت کو سمجھنے میں کوئی بھول نہ ہو جاوے۔

## ادھشٹان روپ برہم کے بھن بھن نام

جس پرکار اس ادھیست آبھاس ماتر ایشوری شکتی کے انیک نام کتھن ہوئے ہیں اسی پرکار ادھشٹان برہم سروپ کے بھی انیک نام اور لکشن شاستروں میں ورنن ہوئے ہیں جیسے ست۔ چت۔ آنند۔ برہم۔ پرکاش کوٹستھ۔ گیان۔ اکریہ۔ اوناشی۔ چداکاش۔ چدآتما۔ اتیادی۔ ان کی ویاکھیا اسی گرنتھ میں پہلے آ چکی ہے میں ہی بھلی پرکار کی جاچکی ہے اس لئے اس کی یہاں آوشیکتا نہیں۔ جب یہ سدھ ہو گیا کہ اگیان کا ادھک بھول یا مور کھتا نہیں تو اس پرکار ورودھی مت والوں کے سارے آکھشیپ اور کٹاکش دور ہو جاتے ہیں یدی یہاں دئے گئے لکشنوں میں کسی کو پھر بھی سندیہہ ہو تو ہم اُن کے سنتوش کے لئے ویدانت شاستر میں بتلائے گئے اگیان کے لکشن آنہی شاستروں کی پری بھاشہ میں ہی یہاں ورنن کرتے ہیں۔

برہم ودیا کے آچاریہ کتھن کرتے ہیں کہ اگیان جسے اودیا بھی کہا جاتا ہے وہ اودیا ترگناتمک۔ بھاو روپ اور اگھٹت گھٹن کرنے میں وشیش روپ سے چتر ہے۔ अघटित घटनापटीयसी ان لکشنوں کی ویاکھیا اب آگے کے لیکھ میں کی جاتی ہے۔

## مایا کی انروچنیتا!

پہلا لکشن ترگناتمک ہے اس کا بھاو یہ ہے کہ جس کا سروپ تین گنوں والا ہو۔ تین گن ستوگن۔ رجوگن اور تموگن ہیں ستوگن سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ رجوگن سے کریا اور تموگن وستو کو ڈھانپنے کے کام یعنی آورن تینوں کی ملی جلی شکتی ہے۔

دوسرا لکشن انرگیان یا اودیا کا بھاو روپ ہے جس کا ارتھ پرتیتی ماتر وستو ہے نہ کہ ست روپ۔ اس کو یوں سمجھو کہ جو پدارتھ ست نہ ہو اور نہ است ہو اور نہ ست است اُبھے روپ ہو اُسے بھاو روپ آتمک یا بھاو کہا جاتا ہے۔

ستیہ یعنی ست ہونے یوگیہ وستو وہ ہے جو نتیہ ہو۔ است ستا رہت اتھوا شونیہ کو کہا جاتا ہے۔ دونوں کے ملے جلے کا نام ست است اُبھے روپ ہے۔ جو کہ سنبھو نہیں۔ ست اور است دونوں سے جو ولکش ہو اُس کو بھاو روپ کہا جاتا ہے۔ ست سروپ وستو تو سدا ترکال اَبادھیہ اکرس اسنگت ہے وہ کبھی گھٹتی بڑھتی نہیں اور نہ ہی ناش کو پراپت ہوتی ہے۔ اور است تینوں کالوں میں ودیمان نہیں ہوتی اور نہ کبھی یہ پرگٹ ہی ہو سکتی ہے جیسے بندھیا پُتر۔ سسے کا سینگ وغیرہ۔

اگیان تو اپنے کاریہ بھرم سنشیہ آدی سے جانا جا سکتا ہے کہ اس کا کارن اگیان ہے پرنتو وہ گیان ہونے پر نہیں رہتا اس لئے اس میں "ست" کے لکشن بھی نہ گھٹ سکے اور کاریہ روپ سے یہ پرتیت بھی ہوتا ہے اس لئے است

بھی نہ ہوا۔ ست اور است دونوں کا میل اندھکار اور پرکاش کی نیائیں سنبھو نہیں اس لئے اُبھے رُوپ بھی نہ ہوا۔ اِس لئے اگیان بھاو روپ پدارتھ ست است سے وِلکشن ہی ٹھہرا جو نتیہ اور ست تو نہیں پرنتو اَست بھی نہیں۔ اِس لئے اس کو ہم ست است سے وِلکشن اور بھاو رُوپ کہیں گے۔ ایسا کہنے میں کوئی دوش نہیں۔ اب تیسرا لکشن اس گیان یا اوِدیا کا اگھٹ گھٹن پٹیسی अघटित घटनापटीयसी ہے۔ اس کا تاتپریہ اسنبھو کو سنبھو کر دکھانیوالا ہے۔ اب یوں سمجھو کہ یہ اگیان اوِدیا یا مایا ایسے پدارتھوں کی رچنا کر سکتی ہے جو کہ بدھی کی سوچ سمجھ سے باہر ہے۔ جیسے کہ وِیریہ بندو میں منشیہ آدمی کے اَوَیو۔ گن اور رُوپ کچھ بھی دکھائی نہیں دیتے پرنتو آشچریہ ہے کہ انہیں سے ان کی اُتپتی آدمی ہوا کرتی ہے۔ اس لئے ان ورشٹانتوں سے یہ سپشٹ ہو جاویگا کہ یہ مایا۔ اودیا یا اگیان روپ شکتی اگھٹ گھٹن پٹیسی अघट घटन पटीयसी ہے ارتھات اتی چتر ہے اسنبھو کو سنبھو کر دکھلانا اس کا بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ اس لئے یہ بھگوت گیان کی پُورن کاریگری۔ اُتکرشٹ اور چترائی ہے۔ اب اُوپر لکھے گئے لکشنوں کے انوسار اگیان کی پری بھاشہ یعنی تعریف یوں ہو سکتی ہے کہ پرماتمہ کی وہ وچتر شکتی ہے جو ستو رجو اور تمو گن روپ ہے۔ بھاو روپیا ہے۔ ست است اور اُبھے رُوپ سے وِلکشن ہے۔ نہ تو ادھشٹان سے بھِن سوتنتر ستا وان ہے اور نہ ادھشٹان سروپ ابھن ہے یا بھِن بھِن روپ ہی ہے اس لئے ایسی آشچریہ روپ بھاو آتمک شکتی کو بھول موڑ رکھتا یا پرماد کہنا نہیں بنتا کیونکہ بھول یا مُور کھتا آدمی کا چیتن روپ سے موجود ہونا بن نہیں سکتا۔ اس لئے ویدانت شاستر کے مُول سنسکرت گرنتھوں میں اسے پرماد یا دوش نہ بتا کر اس کو پہلے کہے گئے لکشنوں والی انروچنیہ شکتی ہے۔ کیونکہ شاستروں میں کہیں بھی بھول یا پرماد آدمی سے سرشٹی کی رچنا کا ورنن نہیں۔ سارانش یہ ہوا کہ بھگوت گیان رُوپ آتما کا نِج سروپ بودھ ہے وہ ست روپ برہم ہے اور اس میں ادھیست یا آروپت مایا۔ اگیان یا اوِدیا روپ اچنتیہ شکتی ہے جس کی سوتنتر ستا کوئی ہے نہیں کیول ادھشٹان کی ست رُوپتا سے یہ ست کہی جاتی ہے۔

پرشن نمبر ۵۔ بھگون! آپ کی اپار کرپا سے میں نے اس مایا کا سروپ تو سمجھ لیا اب دیا کر کے اس کے ادھشٹان رُوپ چیتنیہ سروپ کے لکشن نروپن کریں اور جاگرت سوپن پرپنچ میں کیوں بھِن بھِن ستا پرتیت ہوتی ہے اسے بھی کھول کر سمجھائیے!

## متھیا جگت کی پرتیتی سوپن وت

اُتر۔ مایا کا سروپ سمجھنے کے اننتر تیار پرشن ادھشٹان روپ برہم کو سمجھنے کے لئے اُچت ہی ہے۔ اب ذرا ایسے دھیان سے سُنو۔ بھگوت گیان کا واستو سروپ اپرینامی ارتھات ایک رس اور پرکاش سروپ ہے اور اس کی ادھیست رُوپ سنکلپ شکتی سرشٹی روپ میں بدلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور یہ جگت سنکلپ روپ ہی ہے جو کہ انیک روپ ہو کر اتپت ہو رہا ہے۔ آتما روپ ادھشٹان تو شدھ سپھٹک کی نیائیں نرمل ہے یہ سنکلپ بیدھ جگت اس میں جھلس ہو رہا ہے جیسے کہ بنب سے بھِن ستا والا پرتبنب پوری سج دھج سے دکھائی دیتا ہوا بھی واستو میں سپھٹک میں ہے ہی نہیں! پرکار بھگوت گیان سروپ آتما میں یہ سرب منوہی جگت پرتیتی ماتر ہی بنا وچار کے دکھائی دے رہا ہے اور وچار کرنے پر اس کا کہیں کوئی پتہ ہی نہیں ملتا۔ درشٹانت میں جیسے سوپن جگت کھوجنے پر بھی سوپن کے ادھشٹان سو پنا دی میں نہیں ملتا اور سپھٹک کے درشٹانت میں تو پرتی بنب کی پرتیتی کا نمت کیول سپھٹک ہی ہوتا ہے اس کا دیکھنے والا اس سے باہر موجود ہوتا ہے اور پرتی بنب کو سدا ہی اپنے بنب کی اپیکشا رہتی ہے۔ پرنتو وہاں درشٹانت کا کیول ایک انگ

ہی لینا ہوتا ہے کہ پرتی بنب۔ وت منومئی جگت ستا شونیہ ہے اور یہاں سوپن درشٹانت میں تو وشیشتا یہ ہے کہ یہاں پر دکھائی دیتے ہوئے پدارتھ نہ تو بنب اور نہ کسی انیہ درپن کی ہی اپیکشا رکھتے ہیں بلکہ وورت واد کے سدھانت کے انوسار سوئیم ہی یہ آتما اُن اُن رُوپوں میں پرگٹ ہوا ہوا سوئیم ہی درپن کا کام دے جاتا ہے اور آپ ہی اُن کا ادھشٹھان اور گیاتا بھی ہوتا ہے۔ ارتھات سوئیم ہی بنب اور پرتی بنب کا گیاتا بنا ہوا ہے۔ درپن کا درشٹانت تو دکھانے ماتر ایک انش میں پورا اترتا ہے۔ دارشٹانت پر کوئی بھی درشٹانت پورا نہیں اتر سکتا کیونکہ یدی درشٹانت پورے کا پورا اتر ے تو وہ سوئیم ہی دارشٹانت رُوپ ہو جائے اور وہ درشٹانت ہی نہ رہے۔ اس سدھانت کا پرتکش انوبھو تو سوپن کال میں ہوتا ہے جو کسی سے چھپا ہوا نہیں اور اس میں کسی پرمان کی اپیکشا بھی نہیں۔ دیکھو سوپن میں اپنے پرکاش رُوپ چیتن تتو اور اسی کی شکتی رُوپ سنکلپ کے سوائے کچھ بھی ودیمان نہیں ہوتا اور سنکلپ روپ شکتی کی اس ادھشٹھان سے بھن ستا بھی نہیں ہوتی اور اس آتم پرکاش میں وہ سنکلپ ہی جگت روپ بن کر درشٹی گوچر ہوتا ہے۔ سوپن سنسار تو منومئی رچنا ہے۔ گیان سروپ ادھشٹھان نروکار رُوپ ویسے کا ویسا ہی ہے اور اپنے منومئی سرب سنسار کا پرکاشک بھی ہے اور اس سارے کھیل سے نیارا اور شدھ ہے۔ سوپن کے سبھی نام روپ کی پرتیتی کرانے والا ہونے سے یدی اُسے درپن سمان بھی کہدیں تو کوئی آپتی نہیں وہ ہی اس سوپن جگت کا ساکشی اور درشٹا ہے اور سوپن کی سرب سرشٹی اسی میں رچو سرپ وت دوسرے کسی بنب کے بنا ہی دکھائی دے رہی ہے وہ اُن کو اپنے میں اُتپن کرتا۔ مدھیہ کال میں اُن سے بیوہار کرتا اور انت میں اُن کو اپنے میں ولے بھی کرنے والا ہے سب پرپنچ ہی منومئی کر پڑا انتھوا ولاس ماتر ہے ست تو نہیں پرنتو ست وت پرتیت ہوتا ہے اور پھر اپنے سے واہیہ ہو کر بھی پرتیت ہوتا ہے اور یہ بھی آشچریہ ہے اسی پرکار یہ جاگرت جگت بھی اپنے چیتن سروپ میں بھن وت باہر پرتیت ہو رہا ہے اور یہ اسی گیان سروپ کا وچتر ہی چمتکار ہے۔ اس کی انرو چنیہ شکتی کا دوسرا ہی روپ اور وچتر ولاس ہے۔ نہیں تو کیا سوپن اور کیا جاگرت دونوں ہی سمان روپ ہی کلپت ہیں سوپن جگت کو تو شیگھر ہی ہم جاگرت میں آ کر متھیا جان لیتے ہیں پرنتو یہ جاگرت جگت اتنی جلدی بھرم روپ اور سنکلپ رُوپ نشچے نہیں ہوتا کیونکہ یہ آدی سنکلپ کا کاریہ ہے اور سوپن جگت دوسرے چھایا سنکلپ کا کاریہ ہے اسی کارن جاگرت تو ستیہ اور سوپن متھیا روپ نشچے ہو رہا ہے یدپی دونوں ہی سمان روپ سے کلپت ہیں۔

پرشن ۱۵ بھگون! یہ سوپن جگت تو ہر ویکتی کی نِدرا کال میں بھن بھن بھان ہوتا ہے اور جاگنے پر نہیں رہتا پرنتو ہر ایک جاگرت پرش کے لئے یہ جاگرت سرشٹی تو ایک سمان ہی سروداستیہ ہی ہے اور سوئے ہوئے پرش کا تو اپنا اپنا کلپت جگت ہے جو اُسے وہاں ستیہ پرتیت ہوتا ہے یدی ایک ہی چیتن دیو کے یہ جاگرت اور سوپن مئے دونوں جگت ہوتے تو سب کو ایک سمان ہی پرتیت ہوتے پھر ایسا بھید ہونے پر تو بھن بھن ہی چیتن سدھ ہوتا ہے تو چیتن ایک ہی ہے یا الگ الگ۔ مجھے کھول کر سمجھائیے۔ آپ کی بڑی کرپا ہو گی؟

## ایک جیو واد

اُتم۔ پیارے! اس کے سمبندھ میں شاستروں کے گُھّیہ رہسیہ تیرے پرتی کہتا ہوں۔ دھیان سے سنو! برہم ودیا کے آچاریوں کے اس وشیہ میں دو بھن بھن مت ہیں۔ ایک مت کے انوسار ارتھات ایک جیو واد کی ریتی سے کیول ایک ہی ادھشٹھان رُوپ آتم تتو ہے اور اس کی ایک ہی شکتی سب کچھ کر رہی ہے۔ اس ایک جیو واد کے

انوسار جب اس گیان روپ ادھشٹھان میں سنکلپ روپ شکتی منومئی آکرتیوں کو رچتی ہے تو اسی سنکلپ کے انوسار جاگرت دیہہ کی آکرتی پوری بسج دھج کے ساتھ رچ لیتی ہے۔ سوپن میں سوپن پرش کی رچنا بھی اسی نیم پر ہوتی ہے اور سوپن سرشٹی کا ہیتو روپ سنکلپ اسی پرش کا دوسرا سنکلپ ہے اور وہاں کی سنکلپ مئی آکرتیاں پرتھم سنکلپ ادھات جاگرت رچنا کی اپیکشا چھوٹے درجہ کی ہوتی ہے اس لئے سوپن سرشٹی کی رچنا جاگرت رچنا کی اپیکشا سے متھیا اور کلپت پرتیت ہوتی ہے اور سرشٹی رچنا کے آرمبھ میں جب سنکلپ جگت کے پدارتھوں کے آکار میں تبدیل ہوا تو سمشٹی روپ سے جاگرت جگت بنا اور اسی میں اپنے سنکلپ کی درڑھتا سے اپنے ہی رچے ہوئے سنشیہ دیکھ سے اپنے کو پرگٹ کیا جو کہ وشیشٹ اپادھی ہے۔ اور پھر یہی چیتن آتما اپنے سوپن سنسار کی رچنا کر کے اپنی وشیش شکتیوں اور وبھوتیوں کو دکھاتا ہے۔ پرنتو جس کارن سے سوپن گت اس کے یہ وشیش چمتکار اور وبھوتیاں جاگرت سنکلپ سے بھن دوسرے بعد کے سنکلپ سے ہوتے ہیں اسی کارن پہلے آدی سنکلپ کے چمتکاروں کی اپیکشا تچھ اور کلپت سدھ ہوتے ہیں اور سوپن کی اپیکشا یہ جاگرت جگت ستیہ بھان ہوتا ہے کلپت نشچے نہیں ہوتا۔ واستو میں کیا سوپن اور کیا جاگرت جگت ایک چیتن آتما کے ہی سنکلپ دوارا کلپت ہیں ان کے ادسھتا بھید ہونے سے ستیہ اور متھیا کا بھید پرتیت ہوتا ہے۔ ادسھتا بھید سے ایک جیو کا ہی سنکلپ یہ جاگرت جگت اور سوپن جگت ہے۔ دوسرے جیو جو دکھائی دیتے ہیں اسی کا آبھاس روپ ہونے سے جیو آبھاس ہیں۔ اس سدہانت کو ایک جیو واد کہا جاتا ہے۔

دوسرا مت یہ ہے کہ پرکاش روپ پرم آتما تو ایک ہی ہے پرنتو اس میں سنکلپ یا انتہ کرن روپ وبھوتیاں انیک ہیں۔ ان انتہ کرنوں کے نمت سے پرتی بمب روپ جیو انیک ہیں اس سدہانت کو ماننے والوں کو نانا جیو وادی کہا جاتا ہے۔ اس سدہانت کے انوسار پر ایک سنکلپ میں جگت کو رچنے کی شکتی اسی چیتن دیو کی ستا سے پراپت ہوئی ہوتی ہے پرنتو جاگرت جگت تو انیک سمشٹی سنکلپوں کی سمشٹی رچنا ہے اور سوپن جگت ایک سنکلپ کی اکیلی رچنا۔ ہر ایک سنکلپ سے بھن بھن جگت کے پدارتھ بنتے ہیں۔

## نانا جیو واد

اس لئے سمشٹی سنکلپ کی رچنا کے پدارتھ تو باہر سچے ہو کر درشٹی گوچر ہوتے ہیں اور ایک ایک سنکلپ کا رچا ہوا جگت بھرم روپ اور کلپت دکھائی دیتا ہے اور جھوٹا جانا جاتا ہے کلپنا کرو کہ منداندھکار میں چلتے ہوئے دس پرش ایک ہی رجو میں کلپت سرپ کو دیکھتے ہیں اور وہ اسے بھرم سے سرپ ہی سمجھ رہے ہیں۔ یہ سب کی سمشٹی رچنا سے رچت سرپ ہے کیونکہ دسوں کے دسوں ہی اسے سرپ مان بیٹھے ہیں اور ان کے علاوہ کسی گیارھویں پرش کے سنکلپ میں وہاں دراڑ (چھوچھندر) کی کلپنا ہوتی ہے اب پہلے دس پرشوں کی اپیکشا یہ گیارھواں پرش متھیا وادی سدھ ہوگا۔ اور باقی دس کو سچا مانا جائیگا۔ اس پرکار یہ جاگرت جگت انیک پرشوں کا کلپت ہونے سے سمشٹی سنکلپ کا کاریہ ہے اور سوپن جگت کیول ایک پرش کی ہی رچنا ہے اس لئے ایک ویکتی کے سوپن جگت کی اپیکشا یہ سب سے سمشٹی سنکلپ رچت جاگرت جگت ستیہ پرتیت ہوگا یدپی کیا سمشٹی اور کیا ویشٹی (جاگرت اتھوا سوپن جگت) سب ہی سنکلپ اتھوا بھرم ماتر ہونے سے کلپنا ماتر اور متھیا ہی ہے۔

جب یہ نشچے ہوا کہ جاگرت اور سوپن جگت دونوں ایک سمان متھیا ہیں اور دونوں کا اپادان کارن سنکلپ یا اگیان ایک ہی ہے اس لئے واستو میں دونوں میں کوئی انتر نہیں۔

# آتم گیانی کی استھتی

سب سمشٹی و یشٹی جگت کا ادھشٹان سروپ اور پرکاشک چیتنیہ روپ آتما ارتھات بھگوت گیان ہی ہے جس کو برہم سروپ سے پہلے سدھ کر آئے ہیں وہ ہی ویشٹی اپادھی سے ہر ایک کا درشٹا ہونے سے نرلیپ اسنگ اور چیتن ساکشی سروپ ہے۔ نہ وہ کرتا ہے نہ بھوگتا۔ گیانواں گیان کی اس اوستھا میں پہنچکر سرب جگت کو سنکلپ ماتر کلپت تتھا متھیا مانتا ہے اور اپنے آتم سروپ کو جیوتیوں کی جیوتی سوئم جیوتی سروپ نشچے کرتا ہے اور درشٹی گوچر استھول سوکھشم۔ گیات اگیات۔ شبھ اشبھ۔ سکھ دکھ سرب سنسار کو متھیا نشچے کرتا ہے اور اُس سے کبھی لپت نہیں ہوتا۔ سدا اپنے واستو سروپ کے آنند سے آنندمان رہتا ہے۔ یہی جیون مکتی ہے اس لئے تم بھی یہی نشچے کرو کہ جو کچھ دکھائی دے رہا ہے یا اگیات بھی ہے سرب جگت تمہارا ہی سنکلپ ہے۔ تمہاری چیتن آتما ہی کی یہ سنکلپ ماتر رچنا ہے وہ سب کو رچنے والا ہی پرماتما سروپ تمہارا ہی اپنا آپ ہے۔ تم سوئم ہی پرماتم سروپ ہو تم ہرگز دیہہ یا دیہہ کے ابھیمانی متھیا آبھاس روپ جیو نہیں ہو۔ تت توم اسی۔ (تم وہی پربرہم سروپ ہی ہو)

**پرشن ۵۲** کرپالو بھگون! اب تک آپ نے اس جگت کو سوپن وت یا رتھک ستا رہت اور متھیا نشچے کرایا اور بھگوت گیان سروپ کو اس کا رچیتا سدھ کیا۔ پرنتو مجھے یہ سمجھ نہیں آرہا کہ بھلا کیسے ایک دیہہ میں ساکشی روپ سے براجمان پرکاشک آتما ہی سرب دیہوں میں ویاپک پرماتم روپ ہو سکتا ہے۔ کرپا کر کے یہ گوڑھ تتو پھر ذرا کھول کر سمجھائیے تاکہ میری بدھی میں یہ بات ٹھیک ٹھیک بیٹھ جاوے۔

## گیان سروپ آتمہ کی بھِن بھِن اُپادھیوں میں

**اُتّر۔** پیارے۔ تیرا یہ پرشن جیو اور ایشور کے واستو لکش ارتھ کو نہ سمجھنے کے کارن ہی ہے۔ اب ہم شرتی میں بتلائے گئے برہم سروپ کے سبھی لکشنوں کو تمہارے چیتنیہ سروپ ساکشی میں گھٹاتے ہیں۔ پورن دھیان سے سنو!

پرماتمہ کے جتنے اُپادھی کرت نام گن آدی کلپنا کئے گئے وہ سب کے سب ادھشٹان روپ برہم میں ہی آروپت اور ادھیست ہیں۔ ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ بھگوت گیان ہی پرماتم سروپ ہے اور وہ تمہارا ہی شدھ سروپ ہے جس کا عام بول چال میں آتما نام سے بوہار ہوتا ہے۔

پر گیان سروپ ارتھات سوئم جیوتی روپ لکشن باقی سب لکشنوں میں مکھیہ ہے۔ پرماتمہ کے باقی سبھی ویدوکت لکشن شاستر یا ودوانوں نے اس جگیاسو کے بودھ کے لئے نروپن کئے ہیں۔ سب کے سب لکشن اس سوئم جیوتی روپ لکشن کے اندر ہی آجاتے ہیں اور اس میں انیک دوسرے لکشن بھی آروپ کر کے کہے گئے ہیں۔ اس گیان سروپ کی اُپادھی کے سمت سے ہونیوالی دو بھِن بھِن اوستھا کلپنا کی گئی ہیں ایک اوتم اور دوسری نکرشٹ یہ نکرشٹ اوستھا دو طرح کی ہے ادھیاتم اور آدھی بھوتک اور اوتم آدھی دیوک کہی جاتی ہے ان بھِن بھِن اوستھاؤں سے اسی گیان سروپ کی بھِن بھِن اُپادھی کے کارن انیک نام روپ اور کریائیں کلپت ہوتی ہیں جو کہ ان گنت ہیں پھر بھی کچھ مکھیہ اُپادھیوں کو لے کر یہاں سنکشیپ سے ورنن کیا جاتا ہے۔ تاکہ سادھارن جگیاسو کی بدھی میں بھی یہ سدھانت بھلی پرکار بیٹھ جاوے۔

ادھیاتم اُپادھی میں یہ برہم منشیہ آدی جیو بھاوں میں پرگٹ ہوا ہوتا ہے اور جب یہ ایشور یہ یکت اُتکرشٹ اُپادھی سے یکت ہوتا ہے تو اسے ادھی دیو کہا جاتا ہے اور وہی جب بھِن بھِن پانچ بھوتک کاریہ روپ اُپادھی ارتھات

اننت جگت کے اسھتول دیھ آدی جڑ ورگ میں بن کھڑا ہوتا ہے تو اُس کا نام آدھی بھوتک ہوتا ہے ۔ آچاریہ لوگوں نے ان اوستھاؤں کو سمجھانے کے لئے شہر یا نگر سے اُپما دی ہے اور آتم دیو کو ان نگروں میں پری بھرمن کرنے والا یاتری بنایا ہے ۔
اِس لئے اِن اُپادھیوں میں اِس کی اِس استھتی کو گتی شبد سے بھی کہا گیا ہے ۔ بھاویہ ہے کہ جیسے کوئی پُرش بھن بھن نگروں کی سیر کرتا ہوا اور اُن میں بچرتا ہوا آنند لیتا ہے اسی پرکار گھومتا ہوا بھی وہ پُرش وہی رہتا ہے کچھ اور نہیں ہو جاتا ۔ اسی پرکار یہ آتم دیو ان اوستھاؤں میں سیر کرتا ہوا اپنا سروپ بھوت آنند لیتا ہے ۔ اور اپنے سروپ سے کچھ دلکش نہیں ہو جاتا ۔ شہر کو پُوری بھی کہا گیا ہے ۔ پوریوں میں وچرنے یا آنند لینے والے کو پُرش کہا جاتا ہے ۔

جیو کی تین اوستھا شاستروں میں کہی ہیں ۔ جاگرت سوپن اور سوشپتی ۔ اِن تینوں اوستھاؤں میں سیر کرنے والے اِس پُرش کے بھی تین ہی نام ہو جاتے ہیں اور اوستھاؤں کے بھید سے تین ہی استھان ہوتے ہیں ۔ جاگرت اوستھا میں بھگوت گیان کی سیر ہونے پر چکشو اس کا استھان ہوتا ہے اور وشو یا ویشوانر اس کا نام پڑتا ہے ۔ کیونکہ گربھ سے باہر آ کر اس کا درشن آنکھ روپ محل میں ہوتا ہے ۔ اور یہاں براجمان ہو کر یہ سنسار کے وچتر وچتر کھیل تماشے دیکھتا ہے ۔ یہ اس کی جاگرت کی ادھیاتمک سیر کہی جاتی ہے ۔

**پرشن ۵۳** بھگون ! کیا جاگرت اوستھا میں یہ آتما کیول چکشو میں آیا ہوا ہی وشو نام سے پکارا جاتا ہے اتھوا اس کا دوسری اندریوں سے بھی سمبندھ ہوتا ہے ۔ یدی وہاں بھی سمبندھ ہوتا ہے تو کیول چکشو کو ہی کیوں یہاں لیا گیا ہے ۔ اس کا کارن کیا ہے ؟

## چکشو میں وشو روپ آتمہ کا درشن

**اُتّر** ۔ پیارے ۔ ایسا سندیہہ مت کرو کہ اس کا درشن کیول چکشو میں ہی ہوتا ہے وہی آتم دیو شروتروں میں بیٹھ کر سُنتا ۔ رسن میں رس لیتا ناک میں گندھ کو سونگھتا اور تُوچا میں رہ کر گرم سرد کا آنند لیتا ہے اور کومل اور کٹھور کی پہچان بھی کرتا ہے ۔ اس پرکار یہ شبد لوک ۔ رُوپ لوک ۔ سپرش ۔ رس اور گندھ لوک آدی کا انوبھو کرتا ہے ارتھات اُن کی سیر کیا کرتا ہے ۔ کیول اتنا ہی نہیں کہ یہ گیان دیو ان پانچ گیان اندریوں کے گولکوں میں آ کر اُن وشیوں کو بھوگتا ہے بلکہ بُدھی ( دماغ ) کے سنگھاسن پر بیٹھ کر ہی آتم دیو سرب وشیوں کے بھلے بُرے انوکول پرتی کول ہونے کا وچار کر کے نرنے کرتے ہیں اور سمیہ سمیہ پر اپنی اچھا شکتی کا بھی پریوگ کرتے ہیں اور اس پرکار اس شریر کو اپنے سنکلپ کے انوسار کریا کراتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے بھی اس سے سوئیم اسنگ ہی رہتے ہیں ۔ چکشو میں اس کا جو وشیش ترون ہوا ہے وہ اس کارن سے ہے کہ جاگرت کال میں انیہ سرب اندریوں کی اپیکشا اس چکشو کی پردھانتا بنی رہتی ہے اس لئے چکشو آدی میں اس کی سیر ہونے پر اس کا نام وشو رکھا گیا ہے ۔

**پرشن ۵۴** بھگون ! ایک ایک شریر کا کاریہ چلانے کے لئے تو آتمہ کی سیر چکشو میں سمجھ آ سکتی ہے پرنتو اس ساری سرشٹی کے کاریہ چلانے کے لئے آتم دیو کی شکتی کس پرکار کام کرتی ہے ۔ کرپا کر کے یہ بھی بتائیے ؟

## سمشٹی جگت میں پورن پرماتمہ

**اُتّر** ۔ پیارے ! جس پرکار ایک ہی چیتن دیو دماغ اور گیان اندریوں میں انیک وت ہو کر اس چھوٹے سے شریر میں راجیہ کا سارا کاریہ سنبھالتے ہیں اور اس کا پربندھ چلاتے ہیں اسی پرکار اُوپر کے لوکوں ارتھات

دیولوک ۔ برہم لوک آدی کو بھی اپنے شاسن میں رکھ کر اور وہاں سوئم اُپستھت رہ کر اسی سمیہ میں وہاں کی سرشٹی کاروا[ئی]
کو بھی جاری رکھتے ہیں اور سمشٹی سنسار کے گولکوں کے ابھیانی اِندر دیوتا یم آدی کو بھی پید دوت ہی ستا اور پریرنا دیتے رہتے
ہیں جیسے کہ ایک منشیہ کے استھول سوکشم آدی دیہوں کو ستا دیتے رہتے ہیں۔ بھاؤ اس سارے ویاکھیان کا یہ ہے
کہ بھگوت گیان ایک ہی سمیہ میں ادھیاتم۔ ادھی دیو اور ادھی بھوت سب کو ہی سوئم ستا پردان کرتے ہوئے سمپورن
ہی سرب برہمانڈ کے اس کارخانے کو چلا رہے ہیں اور دوسرے مہاتماؤں کے انوسار اُن میں ایسا نہیں ہوتا کہ جب
وہ ایک استھان سے دوسرے استھان کو جاویں تو اُن کی راجدھانی پیچھے خالی رہ جائے۔ بلکہ ان سب کے پربندھ کرنے
کے ساتھ ہی ساتھ منشیہ آدی جیووں کے ادھیاتمک اور دیوتاؤں کے آدھی دیوک سب ادتم ادھم لوکوں میں بھی پوروت
ہی ابھیمان رکھتے ہیں اور یہی بھگوت گیان کی وچتر وشیشتا اور ولکشنتا ہے۔

جاگرت اوستھا میں تو بھگوت گیان کی چھوٹی اُپادھی میں ارتھات ادھیاتم چکشو آدی تک ہی اُن کی سیر کی سیما
ہوتی ہے پرنتو اس کی راجدھانی ارتھات ہردیہ دیش کبھی بھی اُس سے خالی نہیں رہتا اس لئے وہ ایک ہوا بھی
انیک وت جان پڑتا ہے۔ یہی کارن ہے کہ برہمن لوگ اُس کو ایک ہوتا انیک روپ سے اپاسنا کرتے ہیں اور اسی
سنبندھ سے اُس کی اُستتی بھی کیا کرتے ہیں ایسا ہونے پر بھی وہ ایک ہو کر بھی انیک روپ سے برہمانڈ بھر میں پورا پورا
ابھیمان رکھتے ہیں۔ پرنتو جاگرت کال میں اُن کا مکھیہ روپ سے درشن اور پربھاؤ نیتروں میں ہی اور وشیش کر کے
دائیں نیتر میں ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر وستو کا درشن نیتروں سے ہی کیا کرتے ہیں۔ "اور دائیں آنکھ میں" تو وشیش
پرکاش ڈاکٹروں نے بھی سدھ کیا ہے۔ اس لئے شرتی بھگوتی جاگرت اوستھا میں اس آتم دیو کا ٹھکانہ دائیں آنکھ
میں بتاتی ہے۔ اسی ہیتو سے شری برہماجی نے اِندر کو اپنے نیتر میں آتما کا پرتکش درشن کا اُپدیش کیا ہے۔ منشیہ کا شریر واستو
میں سمشٹی وراٹ کا ایک نمونہ ماتر ہی ہے اس لئے برہم وِدیا ابھیاسی اسے چھوٹا وراٹ بھی کہا کرتے ہیں۔ جاگرت
میں ادھک پربھاؤ اس وشو روپ جاگرت ابھیانی پرش پر ہی ہوتا ہے اس لئے یہاں چیتن آتما کا نام بھی وشو کہا گیا ہے۔

پرشن ۵۵ بھگون! وشو اور وراٹ کی ایکتا تو سمجھ میں آ گئی اب کرپا کر کے تیجس اور ہرنیہ گربھ تتھا پراگیہ اور ایشور
کی ایکتا سمجھایئے جس سے اُن کے ادھشٹان سروپ آتم تتو کو سمجھنے کے یوگیہ ہو سکوں۔

## سمشٹی اور ویشٹی سوکشم جگت کی سمانتا اور سوپن کے تماشے

اُتّر:- جس پرکار منشیہ کی جاگرت اوستھا اور اس کا جاگرت دیہہ سمشٹی وراٹ جگت کا ایک نمونہ ہے کیونکہ اس دیہہ سے
سمشٹی وراٹ دیہہ کا سب حال پتہ لگتا ہے اسی پرکار سمشٹی سوکشم جگت کا نمونہ یہ ویشٹی سوپن جگت ہے اور سوشپتی
بھی سمشٹی کارن دیہہ ارتھات مول پرکرتی کا نمونہ ہی ہے اسی پرکار ان تینوں سمشٹی اوستھاؤں کے ابھیانی چیتن کی اصلیت کو دکھلانے
والے یہ جیو کے تینوں ویشٹی سروپ میں پرنتو چھوٹی بڑی اُپادھی کے کارن سے ہونے والا چھوٹے بڑے کا بھید کیول پرتیتی ماتر ہی
ہے۔ واستو میں ان دونوں سمشٹی ویشٹی کا ادھشٹان ایک ہی شدھ برہم تتو ہے جو کہ نرا دا ستو سروپ ہے۔

جب بھگوت گیان جاگرت اوستھا سے اُپرام ہو جاتے ہیں تو وہ سوپن اوستھا میں پہنچ جاتے ہیں اس سمیہ وہ سوپن جگت
کی سیر کرتے ہیں۔ پرکاش مئے ہونے کے کارن ان کا نام یہاں تیجس ہوتا ہے۔ یہاں سوپن اوستھا میں تیجو مئے سوکشم سوپن
سنسار میں سیر کرتے ہیں اور جاگرت کے اندریوں آنکھ کان آدی سے بھی سنبندھ چھوٹ جاتے ہیں اور اپنے کنٹھ استھان
میں ہتا نام کی ناڑی کو اپنا سنگھاسن بنا کر وراجمان ہوتے ہیں پرنتو ایسا مت سمجھو کہ اُن کا ادھیکار استھول شریر سے

سرو تھا اُٹھ گیا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا۔ وہاں بھی پران روپ دھارن شکتی سے اور اپنی پورن ستا سے اُس پر پورن ادھیکار
پوُرب وت ہی رکھتے ہیں کیول اندریوں کو وہاں استھول شریر میں کام کرنے کی ستا (شکتی) نہیں ملتی۔ جو کہ پورا پورا
واستو ابھیمان اُن میں پرگٹ کرتی ہے۔ اُس سمیہ یہ اندریاں انکھو ان کے گولک کاشٹ آدی کے سمان چیتنیا رہت ہوتے
ہیں اور ہاتھ جڑھ جیسے ہو جاتے ہیں اور اس بات کا ٹھیک ٹھیک گیان ہو جاتا ہے کہ اُن میں اپنی ستا یا گیان کچھ نہ تھا۔
بنا بھگوت گیان کی ستا او چیتنا کے یہ سب ستا رہت اور دیچ رہت ہیں۔ استھول کی رکشا کے لئے اب بھی پران نام
کا رکھوالا رکھا ہوا ہے جس سے ان میں جیون ستا بنی رہتی ہے اور یہ دیہہ مرتا نہیں۔ جس پرکار وشیوں کو گرہن نہ
کر سکنے سے گیان اندریہ اکریہ اور اچیتن ہو جاتے ہیں اسی پرکار کرم اندریاں بھی چیشٹا رہت اور جڑھ ہو جاتی ہیں۔ پرنتو
جٹھر اگنی (ہضم کرنے کی شکتی) اور رکت سنچار اور شریر کے بڑھنے کی شکتی اس کی جیون رکشا کے لئے پران دیوتا کی آگیا میں
رہٹ پہلے کی طرح اس شریر میں کریا کرتی رہتی ہے اور جب وہ بھگوت گیان سوپن اوستھا میں سیر کے لئے پہنچ جاتے ہیں تو
اُسی سمیہ اُن کا پورن ادھیکار کنٹھ کی ہتا ناڑی میں ہوتا ہے اس کا رن سوپن میں شرتی نے آتما کا استھان کنٹھ بتایا
ہے۔ اس اُدتم اوستھا میں بھگوت گیان بنا اندریہ گولکوں کے ہی کیول سوکشم شریر دوارا کئی ناڑیوں کی سیر کرتے
ہیں جو کہ سامانیہ روپ سے ہتا کہی جاتی ہیں اور اُن میں ایک وشیش ناڑی پرتیکا نام کی ہے۔ اس سمیہ اس آتما
کا پرکاش اسی پرتیکا میں پرویش کرکے ہوتا ہے۔ یہاں اس اوستھا میں پرتیکا ناڑی کے اندر مایا شکتی کا وچتر چمتکار
ہوتا ہے۔ تھوڑا سا سنکلپ گاڑی کا آتے ہی یہ بھگوت گیان اُس سوپن میں ہی بڑھیا رتھ یا گاڑی گھوڑوں
سمیت پیدا کر کے اور اُس کے لئے بڑھیا سڑکیں اور میدان پرتھوی اور آکاش بھی آنکھ جھپکتے ہی اندر ہی رچ
لیتے ہیں اور یہاں یہ سوپن پُرش بن کر سوئم چیتن دیو راجکمار کی بھانتی سواری کا آنند لیتے ہیں جیسا کہ جاگرت اوستھا
میں کیا کرتے ہیں۔ اس اوستھا میں ان کے سرب کاریہ کلاپ پر اور وہاں کی رچنا پر کوئی انکش نہیں ہوتا۔ کوئی
ڈھنگ نیم کرم ودھی آدی ان پر لاگو نہیں ہوتے۔ ابھی ایک کشن میں وہ رتھ پر آروڑھ ہیں تو اگلے کشن میں وہ
پیدل ہی بھاگے جا رہے ہیں اور نجے بھیت ہو کر اپنی رکشا کے لئے کھڑگ گھما رہے ہیں ادھر تو بھیانک شیر کو دیکھتے
ہی ادھر اُدھر گھبرائے ہوئے پھر رہے ہیں اور دوسرے ہی کشن میں ندیوں میں تیرتے کبھی سمندری اور کبھی ہوائی
جہازوں کی سیر کرتے کبھی پروں کے بنا ہی اُڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا جان لو کہ وچتر سے وچتر تماشہ کرتے ہیں اور
سوئم ہی اس لیلا کو اسنگ ہو کر دیکھتے بھی ہیں۔ اس سوپن سنسار میں ان کی لیلا اتی وچتر ہوتی ہے۔ ہر کشن میں نئی نئی شان
نئی وبھوتی اور نیا کھیل کرتے اور اپنے میں دیکھتے ہیں یہاں یہ سرب شکتی مانتا اور آپت کامتا کا پردرشن کرتے ہیں۔
جس کا بھی سنکلپ اُٹھاتے ہیں اُس وستو سے ہی اپنی اچھا پوری کر لیتے ہیں اس لئے ان کی سرب شکتیمانتا کا پرتکش
انو بھو یہاں سوپن میں ہی ہوتا ہے اس کا کارن یہ ہے کہ سادھارن منشی کے لوگ تو اس کی جاگرت اوستھا کو اندریوں
کے آدھین ہی سمجھتے ہیں۔ اب وہ اپنی پورن ستا سوتنتر شکتی اور اندریوں کی نرا پیکشتا دکھانے کے لئے اندریوں
تتھا اُن کے وشیوں سے نشچنت (بے پروا) ہو کر سوپن میں ویسے ہی نئے نئے اندریہ اور اُن کے نئے وشیہ رچ لیتے
ہیں اور اپنے کو سرب شکتیمان اور اندریوں سے نراپیکش سدھ کرتے ہیں۔ اس لئے شرتی بھگوتی اس اوسر
پر اُن کے سمبندھ میں ایسا نروپن کرتی ہے کہ "وہ بنا کانوں کے سنتا ہے۔ بنا آنکھوں کے دیکھتا۔ بن ہاتھوں
کے پکڑتا اور بنا پاؤں کے چلتا ہے" اتیادی۔ یہاں وہ آتم دیو اپنے سنکلپ ماتر سے ہی سوپن جگت کو رچ
بھی لیتا ہے اور اپنی سرو شکتیمانتا کو پرمانت (ثابت) کرتا ہے پرنتو یہاں بھی سرب سادھارن کو جاگرت

کے سمان ہی بھرم ہوتا ہے کہ ان پرتھوی سُوریہ چندر آکاش کو رچنے والا جو آتما ہے بنا کوئی دوسرا پرماتمہ ہے اور میں تو دیہہ دھاری جیو ماتر ہوا ہوا اور ماتا پتا کے رج ویریہ سے پیدا ہوئے ہوئے استھول دیہہ میں آیا ہوں۔ الپ شکتی مان۔ ایسے یہ نیاری لیلا کر کے سوئیم پرماتمہ ہوتے ہوئے بھی سمتھیا دیہہ آدی کے دھرموں کو اپنے میں آروپ کر لیتا ہے یہ اُسی کی ایک حیران کر دینے والی وچتر لیلا ہے۔ پرنتو شرتی تو اس کے واستو سروپ کو بھلی پرکار جانتی ہے اسی لئے اس اوستھا میں اُس چیتن دیو کو دیووں کا دیو اور پورن شکتیمان کہہ کر اس کی اُستتی کرتی ہے۔ یدپی اس سوپن اوستھا میں آتم دیو اندریوں سے پرے رہ کر اپنی اسنگتا اور آپت کامتا کو کر رہے ہیں پھر بھی وہ ابھی سنکلپ روپ اُپادھی میں جو کہ آروپت ہی ہے ابھی سمبندھ بنائے بیٹھے ہیں۔ یہاں بھی اُن میں پرادھینتا کا بھرم ہوا کرتا ہے اسی لئے اس سنکلپ روپ اُپادھی سے بھی نرا پیکشتا دکھانے کے لئے اس من بدھی سے اُپرامتا سِدھ کر کے اِن سے بھی نکل جاتے ہیں اور سوشپتی کی آنند گھن اوستھا میں پہنچ جاتے ہیں۔

## سرب سے نرپیکش اوستھا سوشپتی

سوشپتی میں تو نہ من ہی رہتا ہے اور نہ اس کی برتیاں ہی رہتی ہیں۔ اِس سے سپشٹ ہو جاتا ہے کہ یہ برتی یا من اپنے واستو سروپ سے سرو تھا جڑ ہے۔ چیتنتا جو اس میں پرتیت ہو رہی تھی اس کی واستو میں اپنی نہ تھی اور یہ سرب پرکار کے گیان۔ سوندریہ اور انیہ وبھوتیاں ایک چیتن دیو کی ہی تھیں۔ من بدھی اور اندریاں بے چاری تو لکڑی پتھر کی بھانتی جڑ اور تچھ ہی سِدھ ہو گئیں۔ اس لئے گیانی ان کی درشٹی میں یہ آدر اور ستکار کے پاتر نہیں بلکہ اپیکشا کے یوگیہ ہیں۔

پرشن ۵۶۔ بھگون! جیسے جاگرت اور سوپن میں آتما اُن کا پرکاشک سدھ ہوا۔ مگر سوشپتی میں تو کچھ بھی گیان نہیں رہتا اور اگیان ماتر ہی رہتا ہے اب یہاں پر آتمہ کی کیا دشا ہوتی ہے۔ کرپا کر کے اسے ذرا کھول کر سمجھائیے۔

## سوئیم پرکاش آتما

اُتّر۔ پیارے۔ اب اس سوشپتی اوستھا میں وہ من بدھی تتھا اندریاں اپنی پرتیتی بھی کھو بیٹھتے ہیں اور اُن کی نجی آکرتی تتھا کریا آدی تک نہیں دکھائی دیتی۔ اس اوستھا میں اِن من اندریہ آدی کے واہیہ تتھا آنترک جگت میں کوئی پدارتھ نہ رہ جانے سے اُن کی گندھ تک نہیں رہتی اور ان سب کے ابھاو کو جاننے والا ایک ماتر سوپرکاش آتما ہی ہوتا ہے۔ اندریوں اور من کے نہ ہونے اور ان کے اپنے اپنے وشیہ بھی نہ رہنے سے اگیان ماتر جو شیش رہتا ہے اُس کا بھی جاننے اور پرکاش کرنے والا کیول ایک چیتنیہ ماتر ہی ہوتا ہے یہاں اس اوستھا میں اس کا استھان ہردے بتلایا گیا ہے۔ اس انوبھو کو جاگرت میں ہی لوٹنے پر من بدھی اور اندریوں کے ملاپ سے ورنن کیا جاتا ہے اس سے یہ سِدھ ہوا کہ آتما سوپرکاش ہے اور شیش سبھی من بدھی اندریہ آدی اسی آتمہ کی ستا اور پرکاش سے ستا اور پرکاش وان ہو کر اپنا بیوہار کرنے کے یوگیہ ہوتے ہیں پرنتو سرب اوستھاؤں میں ایک رس ہو کر بھی اِن کو انو بھو کر کے سوئیم اِن کا وشیہ نہ ہونا یہ اس آتم دیو کی ہی ولکشن وِبھوتی ہے اور ایک خاص چمتکار ہے۔ یہاں اس اوستھا میں من بدھی اندریہ آدی کے اپنے اپنے بل گیان ستا اور سوندریہ کی قلعی کھل جاتی ہے۔ یہ ٹھیک ٹھیک پتہ لگ جاتا ہے کہ کس کی ستا اور چیتنیا سے یہ ستا وان اور گیان

یکت ہے بیٹھے تھے۔ اس سنوشپتی اوستھا میں اس بھگوت گیان کا نام شرتی نے پراگیہ رکھا ہے کیونکہ یہ اپنے پورن گیان سے تو یکت ہوتے ہیں پرنتو سروتھا اگیات اوستھا میں پہنچ جاتے ہیں اور ان کو جاننے کے لئے یہ بدھی آدمی وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ جیسے کہ جگنو سوریہ کا پرکاش کرنے میں سروتھا اسمرتھ ہے اور اس بیچارہ ورنن کار سمادھی میں کھو جاتا ہے وہاں وہ اپنے آنند سروپ میں گاڑھ بھاو میں لین ہوتا ہے دکھ کا نام نشان تک وہاں نہیں ہوتا اس لئے شرتی اس کو آنند بھک نام سے پکارتی ہے جس کا ارتھ ہے آنند کا بھوگتا۔ اس اوستھا کو ویشیشٹی کا کارن روپ اپادھی کے نمت سے سوشپتی کہہ سکتے ہیں اور اگیان ہی کارن دیہہ ہے۔ یدیپی یہاں پر سمشٹی و ویشیشٹی بھید بھی نہیں رہ گیا پھر بھی جاگرت میں آکر ویشیشٹی بھاو میں اپنے کو دیکھنے والے جیو کی درشٹی سے ایسا کہا گیا ہے ایسی سوشپتی اوستھا ہی کو شاستروں میں پرکرتی لئے یا مہاپرلے کا ایک چھوٹا سا نمونہ کہا گیا ہے۔

ایسا مت سمجھو کہ کیول اس نیدرا کال میں ہی ارتھات سوشپتی میں ہی یہ پراگیہ نام جیو ہوتا ہے بلکہ دیہہ کی اتپتی سے پہلے جیسے ویریہ بندو پہلے پکھواڑے سے ایک ماہ تک کا ماتا کے گربھ میں ہوتا ہے تو وہاں بھی اس پرکار کی گاڑھ سوشپتی ہی کی اوستھا ہوتی ہے اور جس پرکار یہ جیو سوشپتی سے سوپن اتھوا جاگرت میں کرم سے آتا ہے اسی پرکار اپنی ماتا کے گربھ میں ایک سے دوسری اوستھا میں سے گذرتا ہوا اور کئی لیلاؤں ہی کرم سے پرگٹ ہوتا ہوا ایک اوستھا سے دوسری اوستھا میں آگے آگے چلتا جاتا ہے اور یہ اس آتم دیو کی وچتر سیر اور اس کا وچتر چمتکار ہے۔ کیول اتنا ہی نہیں کہ گربھ میں کچھ دن کے لوتھڑے میں ہی یہ سوشپتی کی اوستھا کا انوبھو ہوتا ہے بلکہ بنسپتی پتھروں اور تمی پرکار کے تمو پردھان کیٹ کیٹانوؤں کے شریر میں بھن بھن پرکار سے اس پرکرتی کی تموگن دیتا تو بھی کچھ تھوڑے تھوڑے بھید کے ساتھ انوبھو کرتا ہے۔ یہاں پر اس کی اس سیر کا نام آدھی بھوتک ہے

اس پرکار ادھیاتمک۔ آدھی بھوتک اور آدھی دیوک سیر بھی اس بھگوت گیان کی ویشیشٹی سیر ہے جس کی بات اوپر کے سیکھتیں کچھ اشارہ کیا گیا ہے۔ اس میں سے ایک ایک سیر کو کہنے کے لئے بھن بھن وگیان کی شاکھائیں ہیں۔ جن کو Zoology (زوآلوجی۔ پرانیوں کا وگیان) Psychology (سائیکالوجی۔ منو وگیان)۔ بیالوجی (Biology) ارتھات جیووں کے شریروں کی بناوٹ کا گیان۔ Minorology (منرالوجی) دھاتوں اور کھانوں کا گیان۔ باٹنی۔ (Botany) یعنی پودوں کا گیان۔ جیالوجی (دھاتو پتھر آدک کا گیان) اتیادک انیک پرکار کی سائنس کہا جاتا ہے۔ ان سب شاستروں کے جو وچتر رہسیہ ہیں سب کے سب اسی بھگوت گیان کے ہی چمتکار ہیں۔ یہ سب کی سب ودیائیں اپنی اپنی جگہ ہر ایک سمندر جیسی گمبھیر ہیں جن کا ورنن اس چھوٹے سے گرنتھ میں کرنا سمبھو نہیں۔ یہاں اس ویشیشٹی بھاو ارتھات جیو بھاو میں یہ اپاسنا کرنے کا ادھیکاری ہوتا ہے اور اس اپاسک بھاو کو بھی سویم اس چیتن دیو نے سویم اپنی لیلا کو پرگٹ کرنے کے لئے اپادھی روپ سے سویکار کیا ہے۔ اس سے اتکرشٹ اور اونچی اپادھی کی سیر اپاسیہ روپ ایشور بھاو کی سیر ہے اور جہاں یہ بھگوت گیان ایشور یا پوجیہ بھاو کی سیر میں ہے اور وہاں یہ بھگوت گیان ایشوریہ اور پوجیتا آدی سبھی اُچت لکشنوں سے آروپت ہوتا ہے۔

یہاں تک اس بھگوت گیان کی ادھیاتمک آدھی بھوتک اور آدھی دیوک تینوں پرکار کی سیر کا ورنن ہوا جس سے یہ سدھ ہوتا ہے کہ بھگوت گیان ہر پرکار کی اپادھی میں پرگٹ ہو کر بھی سروپ سے سرودا اسنگ ہے۔ اپاسیہ اور اپاسک بھاو اپادھی کے کارن ہی ہیں نہیں تو سرودا ادوتیہ شدھ تتو ہی ہے جس کارن سے جیو بھاو کی سیر کو سادھارن لوگ پرتکش روپ سے جانتے ہیں اور سمشٹی ارتھات ایشوری بھاو کی سیر کو پرتکش روپ سے نہیں دیکھتے اس لئے اپنی

وستیھی بھاو کی سیر کو ہی منت بنا کر سمشٹی ایشوری بھاو کی سیر کا پتہ لگتا ہے۔ چونکہ یہ وشیشٹی استھول دیہہ وراٹ کا ایک نمونہ ہی ہے اور اُسی کا پرتیک ماتر ہے اور جس پرکار منشیہ کا دیہہ کئی استھول انگوں کا سمودائے روپ ہے اسی پرکار وراٹ دیہہ بھی سرب پرانیوں کے شریروں کا سمودائے روپ ہے۔ اور سرب وشیشٹی تو اس سمشٹی کا انگ ہی ہیں۔

**پرشن ۵۵** بھگون! یہ منشیہ دیہہ تو پرتکش روپ سے ہم انیک انگوں سے یکت دیکھ رہے ہیں۔ وراٹ کا دیہہ تو ہم کو کہیں نظر نہیں آتا۔ اس سے وپریت ہم کو آکاش وایو سوریہ چندر اگنی جل پرتھوی منشیہ پشو پکشی آدی بھن بھن پدارتھ ہی الو بھو ہوتے ہیں بھلا یہ کیسے ایک دیہہ ہو سکتے ہیں کرپا کر کے کھول کر سمجھائیے؟

## وراٹ پرش

**اُتر**۔ پیارے! اس سارے برہمانڈ کو سمجھنے کے لئے اور بھگوت روپ سے اس کی اُپاسنا کرنے کے لئے اسے ایک دیہہ روپ کہا گیا ہے جس پرکار انیک انگوں کا سمودائے روپ یہ دیہہ ہے اسی پرکار ہم تم کو بتلائیں گے کہ کیسے یہ سرب پرانیوں کے استھول دیہوں کا سمودائے روپ ایک وراٹ پرش ارتھات سمشٹی دیہہ والا ہے۔ دھیان پوروک سمجھنے کی چیشٹا کرو۔

پرتھوی کے گولے کے سب طرف پانی ہی پانی ہے۔ کچھ تو سمندروں کی شکل میں اور کچھ بادلوں اور گیسوں کے روپ میں اس پرتھوی منڈل کو سب طرف سے پانی نے ہی گھیر رکھا ہے۔ پھر اس جل کے بھی سب طرف گرمی اور آگ کا گھیرا ہے اور اُس کے اوپر وایو اور پھر وایو رہت آکاش اور اس سے بھی سوکشم آکاش در آکاش کا گھیرا ہے یہ سارا مل کر وراٹ کا ایک دیہہ ہے۔ اس سمشٹی سروپ کا ابھیمانی ایک ہی چیتن دیو ہے جس کو وشوا نر نام سے شاستروں میں ورنن کیا گیا ہے۔ اس کا درشٹانت روپ ایک پیاز لوجس پر ایک کے پیچھے دوسرا پردہ آستھول سے استھول چڑھا ہوا ہے ایسے ہی ایک کے بعد دوسرا پردہ مہابھوتوں کا اس پرکار ہے جیسے مانو دیہہ جو کہ انگ روپ سے بھن بھن ہونے پر بھی سمودائے روپ سے ایک ہی ہے۔ سائنسدانوں (وگیانکوں) نے اس کی کھوج کر کے اُن کا ورنن بڑے وستار سے کیا ہے تبھی اُن کا بھید ایسا ہی ہے جیسا کہ منشیہ کے بھن بھن انگوں ہاتھ پاؤں آدی کا بھید ہے۔ جس پرکار سرب انگوں کا سمودائے روپ سے بنا ہوا ایک منشیہ دیہہ ہے اسی پرکار ان پنچ مہابھوتوں اور پانچ بھوتک دیہوں سے بنا ہوا ایک وراٹ شریر ہے جس کی شاریرک بناوٹ کی کھوج وید لوگ انوسندھان دوارا کیا کرتے ہیں جس پرکار سرب انگوں کے ملنے اور اُن میں بھوتک اَنّ رس اور دھاتو آدی سے یہ شریر بنا ہوا ہے جو اسے وشیشٹی دوارا کرتے ہیں اسی پرکار ان سرب پرانیوں تتھا جڑ چیتن ورگ کا سمودائے روپ یہ وراٹ شریر ہے۔ تم نے جو یہ کہا ہے کہ پرتھوی جل اگنی وایو آکاش اور پرانیوں کے دیہہ بھن بھن ہیں تو پھر یہ ایک وراٹ دیہہ کیسے ہو سکتا ہے اس کے لئے تم یوں سمجھو کہ کسی کے بھن بھن ہاتھ پاؤں آدی اور دوسرے بھن بھن انگوں کے دیکھنے پر یدی ہمیں کوئی کہے کہ تم نے کیا دیکھا تو ہم یہی کہیں گے کہ ہم نے فلاں پرش کو دیکھا ہے بھن بھن انگوں کا ہم ورنن نہیں کریں گے کہ ہم نے ہاتھ پاؤں آدی دیکھے۔ اسی پرکار جگت کے بھن بھن پدارتھوں کے دیکھنے پر بھی گیانوان اس سارے برہمانڈ کو ایک وراٹ پرش کا دیہہ ہی دیکھتا ہے۔ جیسے سرب انگوں کے میل ملاپ سے ایک منشیہ کا دیہہ کہلاتا ہے اسی پرکار سرب پنچ بھوتک سمشٹی دیہہ روپ انگوں کے سمودائے کا نام وراٹ پرش کا دیہہ ہے۔ سرب برہمانڈ کے سمشٹی دیہہ کی اُپادھی سے سویم وہ چیتن آتما ہی ابھیمانی وشوانر کہلاتا ہے۔ یدپی یہ وراٹ دیہہ ایک گولے کے سمان ہی ہے پرنتو واستو میں اس کتھن کا ابھیپرائے گولے کی بھانتی گول سدھ کرنا نہیں کنتو ہاتھ پاؤں کے کھمبے پر رکھا ہوا جیسے منشیہ کا دیہہ ایک گولے کے سمان ہی ہے ایسے یہ وراٹ دیہہ بھی ایک منشیہ دیہہ کی آکرتی کے سمان

پرکرتی رکھتا ہے جیسے وراٹ دیہہ میں دیولوک ایک کھوپڑی۔ پربت استھیاں۔ وائو پران۔ ندی نالے ناڑی سموہ۔ سورج چندرما نکشتر منڈل شریر کے چھوٹے موٹے انگ۔ بنسپتیاں اور درکش روم اور کیش۔ انترکش پیٹ۔ پرتھوی پھر آدی چرن تھا کرم اندرے سمندر اس کا وستی سھل آدی ہیں۔ ایسے اور بھی انگوں کی کلپنا کرلو۔ یہ سارے کا سارا ایک وراٹ دیہہ ہے جو کہ نجھ گیان سروپ آتما کی ستھتی استھول آبادھی ہے۔ اور یہی آتم دیو کی جاگرت اوستھا کی کریڑا استھلی (کھیل کا میدان) ہے۔

## سائنسدانوں کی سمجھ سے باہر

وگیان کی کھوج کرکے یدپی اس وگیان کے ودوانوں نے بہت اُنتی کی ہے اور کئی پرکار کے نئے نئے آوشکار (ایجادیں) بھی کئے ہیں پرنتو ان کو یہ وشیش رہسیہ ابھی تک بُدھی میں نہیں آسکا کہ یہ سرب برہمانڈ ہی وراٹ بھگوان کا ایک دیہہ ہے اِس ایکتا کو نہ جاننے کا کارن اُن کی مند بُدھی ہی ہے ادھکات یہ تو اُن کی سمجھ سے باہر ہی ہے۔ اُن کے وچار میں تو پرتھوی جل تیج آدی تتو بھن بھن ہی ہیں اور انہی پر بھروسہ کرکے وہ آگے نہیں بڑھ سکے۔ یدپی جیوتش شاستر نے اِس بھوتک سنسار کو نکشتروں کی نشچت گتی کے آدھین ہی کہہ دیا ہے۔ اور کئی دوسرے شاستر کاروں نے اس لوک کے ماتا پتا سے بھن پتری لوک کے ماتا پتا سے پتروں کو بھی سدھ کیا ہے پرنتو وہ بھی اس سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ اِن سرب ودوانوں کو وراٹ کے کچھ انگوں کا تو گیان ہوا ہے پرنتو پورے پورے وراٹ دیہہ کا پورا پورا حال معلوم نہیں کرسکے۔ برہم ودیا کے آچاریہ یہ بتاتے ہیں کہ وراٹ پرکرتی ہے کیونکہ پرتھوی میں بیج بونے پر بنسپتی اور ان آدی اُگتے ہیں اور پرتھوی کا کوئی بھاگ جلا دینے پر یا جہاں جلے ہوئے کے سمان کلر کی بھومی ہوتی ہے ان آدی کی اُتپتی نہیں ہوسکتی اور پرتھوی وہاں پر بنجر ہو جاتی ہے جیسے کہ جیوت پرش کے دیہہ میں کیش روم آدی اُگتے ہیں اور جلے ہوئے بھاگ پر نہیں اُگتے اس پرکار کلر آدی کا ہونا پرتھوی کی بیماریاں ہیں اور وہاں پیداوار (بیج) نہیں ہوسکتی اس لئے بھومی میں ان اُگانے کی شکتی یا جیون کے لکشن پائے جاتے ہیں اور یہ سب کا انوبھو سدھ ہی ہے۔

جس پرکار پرتھوی میں ان آدی کے اُتپن کرنے کی شکتی ہے اسی پرکار اُس میں ان کو پچانے کی (ہضم کرنے کی) شکتی بھی ودیمان ہے۔ کیونکہ جو کچھ اُس کے اندر دبا دیا جاتا ہے وہ تھوڑے ہی سمیہ میں اُسی میں سما جاتا ہے اور اُسی کا روپ ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ بھوجن ہمارے شریر کا انگ بن جاتا ہے اور اس سے ان رکت آدی بھی کبھی پرورتن کے کارن بھونچال آدی بھی آتے ہیں اور لاوا آدی بھی نکلتا ہے جیسے کہ ہمارے پیٹ میں وکار ہونے پر قے آدی ہو جاتی ہے اس سے گیات ہوتا ہے کہ اُس میں کریا شکتی اور اچھا شکتی بھی ودیمان ہے۔ ستاروں میں نیم انوسار کریا ہو رہی ہے جیسا کہ ہمارے ہر چھوٹے اور ناڑیوں میں ہر سمیہ کریا ہو رہی ہے۔ اس سے بھی یہی سدھ ہوتا ہے کہ وراٹ شریر کے بھیتر بھی جیون شکتی ودیمان ہے جو پرش اس وراٹ بھگوان شریر کے روپ کا دھیان پوروک منن کرتا ہے وہ جان سکتا ہے کہ ورشا آندھی بجلی کا گرنا ستاروں کا ٹوٹنا ایتیادی کسی جیوت پرش میں ہی سمبھو ہے نہیں تو جڑ وستو مات تو کچھ مات بھی ہل نہیں سکتی اور گیان تتھا کریا دونوں اچھا روپ سے اس میں موجود ہیں کیونکہ یہ پری ورتن سمباوک ہوتے تو نتیہ نرنتر ہوتے ہی رہتے۔ اور جبکہ نتیہ نہ ہوکر کسی کال وشیش میں ہی ہوا کرتے ہیں اس لئے یہ وراٹ بھگوان کے اس سمشٹی دیہہ کے جیوت ہونے میں ادھک وستار سے جاننے کی اچھا ہو تو ایسی آوشیکتا پڑنے پر سنسکرت کے گمبھیر گرنتھوں کا گورو دوارا ادھین کرنا چاہیئے۔ اس چھوٹے سے لیکھ میں استھان کا ابھاو ہونے سے اتنے پر ہی سنتوش کیا گیا ہے۔

**پرشن** – وہ بھگون! میں نے یہ سمجھ لیا کہ ہمارے استھول شریر کے سمان یہ وراٹ دیہہ بھی جیوت ہی ہے پرنتو ہمارے جیون کا نمت تو ہمارا سوکشم دیہہ ہے۔ مجھے بتلایئے کہ اس وراٹ دیہہ کا کونسا سوکشم شریر ہے جس سے وہ جیون پراپت کرتا ہے۔

## سوتر آتما یا ہرنیہ گربھ اور اودیا کرت

**اُتر** – پیارے! پچھلے اُپدیش سے تم نے یہ جان لیا ہے کہ یہ ہمارے وِیشٹھی دیہہ کے سمان ہی وراٹ رُوپ سمشٹھی دیہہ بھی جیوت ہے اور جس پرکار ہمیں انتہ کرن اور پران دوارا دیہہ تتھا اندریوں میں شکتی پراپت ہوا کرتی ہے ویسے اس وراٹ دیہہ کو بھی سوتر آتما یا ہرنیہ گربھ رُوپ سمشٹی سوکشم دیہہ سے ہی شکتی پراپت ہوا کرتی ہے جس پرکار منشیہ اپنے انتشکرن دوارا سوچتا سمجھتا ہے اور سنکلپ وِکلپ چنتن اور اس دیہہ پر اہنگ مم کا ادھیکار کرتا ہے اسی پرکار سمشٹی وراٹ پرش بھی اپنے ہرنیہ گربھ رُوپ سمشٹی انتہ کرن دوارا سمشٹی کے لئے سنکلپ کیا کرتا ہے کیونکہ دونوں اُپادھیوں میں ایک ہی وِچتر شکتی آتم دیو گیان سروپ کی کام کرتی ہے اور اس سدھانت میں نیائے شاستر بھی سہمت ہے اور کئی آچاریوں نے بھی اسی سدھانت کو شاستری پرمانوں دوارا سدھ کیا ہے کہ اس بھوت آکاش میں ہمارے اُچارن کئے گئے شبدوں اور کریا کے سوکشم ادرشٹ اتھوا سنسکار ادرشیہ رُوپ سے رہتے ہیں۔ (آج تو ریڈیو۔ وائرلیس۔ ٹیلی ویژن۔ گراموفون۔ ٹیپ ریکارڈ اور سینما آدی دوارا بھی یہ بات سب کو پرتیکش ہو گئی ہے۔) اور جس پرکار سوشپتی میں منشیہ کا انتشکرن سروتھا جڑ اوستھا میں رہتا ہے اسی پرکار وراٹ کے ہرنیہ گربھ رُوپی سمشٹی انتہ کرن کی بھی پرلے میں ویسی ہی اوستھا ہوتی ہے جس کو اس بدھی سے نہ جان کر کیول شاستر دوارا ہی جان سکتے ہیں۔ یہ اودیا کی گھنی بھوت اوستھا ہے اس کو سنسکرت میں اودیا کرت کہتے ہیں۔

اس ریتی سے یہ سدھ ہوا کہ سمشٹی استھول سوکشم اور کارن اُپادھی بھی سروتھا وِیشٹھی اُپادھی کے سمان ہی ہے اور منشیہ کا یہ استھول دیہہ وراٹ کے سمان ہی ہے اسی کارن سے ودوان لوگ اس منشیہ کو پرماتما کا ہی سروپ ہونے سے نر کو نارائن کا روپ بتلاتے ہیں اور ہمیں یہ پورن وشواس کرنا چاہیئے کہ جس پرکار وِیشٹی اُپادھی میں جیو کی تین اوستھا جاگرت آدی ہیں اسی پرکار سمشٹی رُوپ میں بھی اس گیان سروپ کی تین ہی اوستھا مایا رُوپ سمشٹی اُپادھی کے کارن سے ہیں۔ وہاں باہر کی استھول اُپادھی سے وراٹ۔ سوکشم اُپادھی سے ہرنیہ گربھ اور کارن اُپادھی سے اودیا کرت یا اگیان کی گھنی بھوت اوستھا ہے۔ اور ان کے نیتر آدی سورج چندر آدی ہی ہیں۔ جاگرت میں اس وراٹ پرش کی سیر اپنے نیتر روپ سورج میں ہوتی ہے۔ اور یہاں ہی اس کا درشن سورج کی راجدھانی میں کرنا چاہیئے کیونکہ یہ جیوت وراٹ پرش کا چکشو ہے۔

وِیشٹھی اُپادھی میں اس بھگوت گیان کی پہلی سیر میں بتایا تھا کہ اس کا پہلا درشن بچے کے جنم کے ساتھ ساتھ جاگرت کال میں آنکھ میں ہی ہوتا ہے اس پرکار وراٹ بھگوان جب اپنی ہرنیہ گربھ اوستھا سے استھول جگت کے آکار میں پرگٹ ہوتے ہیں تو ان کا پہلا درشن سورج میں ہی ہوتا ہے اور یہ دِواہیہ جگت پرگٹ ہو جاتا ہے۔ اسی کارن شرتی بھگوتی جاگرت اوستھا میں اس کا استھان سورج مقرر کرتی ہے اور آستک اُپاسک لوگ سورج کے سامنے منہ کر کے ہی اس کا دھیان آدی کیا کرتے ہیں یدی اکھ ہی کی کھیتوں کے انوسار سورج میں بھگوت گیان کا پہلا درشن جیتیا کا ہوتا ہے پرنتو جیسے وِیشٹھی اوستھا میں جیتیں دیوانیہ گیان اندریوں میں بھی یہ

ہی بھانتی پرکار یہ پنچ دو سمشٹی جاگرت دیہہ میں اگنی جل وایو آدی میں بھی اپنا ساکشات کار کرتے ہیں ان کے دوارا کبھی وشیش جگت کے بھن بھن کاریوں کو بھی پورا کرتے ہیں جیسے کہ کھیتوں کا پکنا۔ پھلوں کا رس پراپت کرنا آدی اسی سوریہ روپ اگنی اور چندرما آدی کے دوارا ہوا کرتا ہے۔ برہمن لوگ اسی کارن سے اگنی میں ہی ہوی (آہوتی) دیا کرتے ہیں اس سے یہ سدھ ہوتا ہے کہ وراٹ بھگوان اپنے وشیش وشیش کاریوں کو اپنی سوکشم انگوں سے ہی کیا کرتے ہیں جیسے کہ وسشٹی جیو کی اوستھا میں بتلایا جا چکا ہے اور سب کو اس کا پرتکش انوبھو بھی ہے۔ اس کا وستار روپ سے ورنن وشوا تری ودیا میں بھن بھن روپ سے کیا گیا ہے جو کہ ایک بھن ہی اس کے وستار کا پرشیہ ہے۔

**پرشن ۵۹۔** بھگون! آپ کی کرپا سے اس سمشٹی وسشٹی اپادھی روپ جگت میں بھگوت گیان کی ایک ادوتیہ روپتا کے دیا یک سدھانت کو بارمبار سمرن کر کے آشچریہ ہو رہا ہے۔ کرپا کر کے اسے اور ادھک وستار پوروک کہیئے کہ کیسے ایک ہی پرم پورن شکتی اندر باہر کام کر رہی ہے اور جن جن کاریوں کا ہونا ہم سے سنبھو نہیں وہ ہمارا ہی گیان سروپ آتما کیسے کر رہا ہے یہ ذرا کھول کر سمجھائیں تاکہ مجھے درڑھ نشچے ہو سکے۔

## جگت کی رچنا کا کرم

**اُتر۔** پیارے اس سدھانت کو سمجھنے کے لئے تم کو اس وشوانتری کا درگدرشن کرائیں گے جس کو سمجھ کر تم اس سدھانت کو بھلی پرکار سے سمجھ جاؤ گے کہ کیسے وسشٹی سمشٹی سبھی کاریوں کو کرنے میں ایک ہی بھگوت گیان سمان روپ سے سمرتھ ہے

کلپنا کرو کہ تم اونکار (ॐ) لکھنا چاہتے ہو اس کے لئے تمہارے انتہ کرن میں اچھا روپ ایک مانسک کریا ہوگی پھر منوراج یا کلپنا شکتی سے مستشک (دماغ) میں اس کی ایک آکرتی بنے گی پھر انتر پٹھوں اور انگلیوں میں سپشٹ روپ سے کریا ہوگی اور قلم پکڑ کر تم اسی شکل میں اونکار کو لکھو گے جو تمہارے دماغ میں بنی تھی۔ تب اتنی کریا کے انتر ہی تمہاری تختی کاغذ یا سلیٹ پر وہ اونکار دکھائی دیگا۔ اسی پرکار جب باہری جگت میں تم چاہتے ہو کہ فلاں وستو اتپن ہو اور پرگٹ ہو کر ہمارے سامنے آئے تو تمہارے سمشٹی سروپ میں ہرنیہ گربھ روپ انتہ کرن میں پہلے اچھا شکتی کام کرے گی پھر وراٹ کے مستشک پر (دیولوک میں) اس کی ورسنامئی سوکشم آکرتی بنے گی کہ فلاں وستو بننی چاہیئے پھر چندرما اور تارا منڈل کی کرنوں کے دوارا استھول و بھومی روپ تختی پر پہنچ کر آکاش پرتھوی جل آدی چار بھوتوں کی قلم سے جل مٹی آدی سے تیار کی ہوئی سیاہی سے اس کی آکرتی اسی سوکشم روپ سے بنے گی کہ اتپن ہونے سے پہلے اس کی پرتیتی ہونا اسنبھو ہے۔ اس پرکار وہ وستو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس پرکریا سے یہ بھی سدھ ہوا کہ جس پرکار ہم اپنے سنکلپ کے انوسار اونکار لکھنے کے لئے اپنے انگوں کو کام میں لاتے ہیں اسی پرکار تمہارا یہ سوئم پرکاش سروپ آتما سمشٹی اپادھی سے ایشور کہلاتا ہوا جگت کے سبھی پدارتھوں کو اتپن کیا کرتا ہے پرنتو جیسے ایک چکی کو ہاتھ سے چلانے سے تھوڑا تھوڑا آٹا پستا ہوا دکھائی دے جاتا ہے پرنتو ایک بڑی بجلی کی مل سے اتنی دیر میں ہی سینکڑوں ہزاروں من آٹا پس جاتا ہے اور اس کے اسی جلدی کام ہو جانے سے ہم آشچریہ گرست ہو جاتے ہیں اسی پرکار اس پرکرتی کے کارخانے میں بھن بھن پرکار کے انیک پدارتھ ایک ہی سمیہ ہماری ہی جہاں ہم اگیات شکتی سے بنتے چلے جاتے ہیں پرنتو دونوں میں ایک ہی شکتیمان کام کر رہا ہے۔ بھاؤ یہ کہ کیا لکھنا پڑھنا اور کیا دوسرے وسشٹی کاریہ اور کیا اس سمشٹی جگت کا کارخانہ جس میں ایک سمیہ میں ہی انیک پرکار کی وپتی۔ کھنج پدارتھ (معدنیات) دھاتیں اور جرایج۔ سویدج۔ انڈ اور اُدبھج چاروں پرکار کی سرشٹی اسی بھگوت گیان کے سنکلپ سے

ہی پر د مقت پر کریا کے انوسار ہی بنتی جا رہی ہے اور بن بنکر اور کچھ کال تک استھت رہ کر اسی اودیا کرت سروپ
میں ورے ہوتی چلی جا رہی ہے اور یہ کھیل سدا جاری رہتا ہے۔

پرنتو ایک شریر سمبندھی کریا کو کرتے ہوئے تو اسی گیان سروپ کا نام تو جیو ہوتا ہے اور سمشٹی جگت کی رچنا
آدی کرنے پر اسے ہی ایشور کہا جاتا ہے۔ یہ سرب وبھوتیاں اور ان کے کارن۔ اس جگت کے بھن بھن پدارتھ۔ ان
کے بھن بھن نام اور ان کی الگ الگ سامگری جیو اور ایشور کی بھن بھن اوستھاؤں میں بھن بھن ہیں۔ پرنتو ان سرب
وبھوتیوں اور چمتکاروں میں ایک ہی وبھوتی مان اور مہما والا اور سرو نام روپ دھاری ایک ہی نام رہت
اور روپ و آکار رہت نراکار سروپ تمہارا ہی سویم پرکاش چیتنیہ آتا ہے۔

## سمشٹی ویشٹی جگت میں ایک ہی چیتن رمّتا ہے

ایسا سنشیہ مت کرو کہ لکھائی پڑھائی آدی تو ہم پرتکش روپ میں کیا کرتے ہیں اور اس سرشٹی کے ان سبھی کاریوں
کو کرنے والا کوئی دوسرا ہی چیتن ہم سے بھن سرب شکتیمان ہوگا کیونکہ سمشٹی جگت کی کریائیں ہماری شکتی سے باہر ہیں۔
ایسی شنکا کرنا اچت نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا رہسیہ ہے جس کو تم نتیہ اپنے سوپن اوستھا میں انوبھو کرتے آئے ہو۔
کیونکہ وہاں سوپن کی کریا ایک تمہارے چیتن سروپ سے ہی ہوتی ہے۔ پھر بھی وہاں اپنے کو دیہہ دھاری سمجھ لینے سے
ہی بھان ہوتا ہے کہ ہم تو الپ شکتیمان ہیں اور باقی سارا جگت کسی دوسرے سرو شکتیمان پرماتما کی ہی رچنا ہے اور ایسا
پرتیت ہونا بھی ایک تمہارے ہی بھگوت گیان سروپ کا دلکش چمتکار ہے۔ برہم ودیا کے آچاریوں کا کتھن ہے
کہ سامرتھ شبد میں ارتھ شبد کا شبد ارتھ دھن کے علاوہ چاہنا بھی ہے۔ اس سے جس میں کسی کام کرنے کی پوری
شکتی ہو تو اور اسے جیسا چاہے کر دکھائے اسے "سمرتھ" کہا جاتا ہے۔ پہلے اس کے لئے وہ سنکلپ کرتا ہے پھر
اپنی اچھا پورتی کے لئے اسے اپنی ہی شکتی سے پرگٹ کر لیتا ہے اسی کو سامرتھیہ یا دوسرے شبدوں میں ادھیکار
بھی کہا جاتا ہے اور دوسری بھاشا میں اسی کو "اختیار" بھی کہا گیا ہے۔ کسی کاریہ کے لئے پہلے شبھ اشبھ ہونے کا
نرنے کر کے ہی منش اس کے لئے پالنے یا چھوڑنے کا سنکلپ کیا کرتا ہے اور پھر اس کے گرہن یا تیاگ کی اچھا ہوا کرتی
ہے۔ جہاں پر سنکلپ اپنے ویشٹی انتہ کرن کے سمبندھ سے پہلے ہی سمشٹی انتہ کرن یا ہرنیہ گربھ میں اٹھتا ہے اور
ویشٹی انتہ کرن کے سمبندھ کے بنا ہی کام پورا ہو جاتا ہے تب اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ ہمارے ادھیکار یا سامرتھیہ
سے باہر ہے۔ درشٹانت میں یوں سمجھو کہ سوپن کال میں سوپن جگت کو بھگوت گیان اس جاگرت دیہہ کی اپادھی کے
بنا ہی اپنی کلپنا شکتی سے اتپن کر لیتا ہے اور منشیہ کے اچھے برے سنکلپ یا اچھا کے آدھین نہیں ہو پاتا اس کو اپنی
سامرتھیہ اور ادھیکار سے باہر کہا جاتا ہے واستو میں یہ سوپن سے جگت کی رچنا بھگوت گیان میں سنکلپ روپا بدھی
سے ہوتی ہے اور اس وچتر رہسیہ کے کارن ہی منشیہ ادھیاتمک ادھی بھوتک اور آدھی دیوک سرب پرکار کی رچنا
کو اپنے ادھیکار اور سامرتھیہ سے باہر سمجھتا ہے۔ واستو میں سرب کا کارن روپ سب کا ادھشٹھاتا ہونے
سے سب کچھ اسی بھگوت گیان کے سامرتھیہ اور ادھیکار سے ہی ہوتا ہے اور یہ اس بھگوت گیان کی وچتر شکتی کا ہی
رہسیہ ہے کہ منشیہ اپنے سروپ سے بھن اس ساری رچنا کو کسی اپنے سے بھن دوسری ستا کے آدھین سمجھتا ہے
اس رہسیہ کو سمجھنے میں بڑے بڑے بدھیمانوں کی بدھی بھی حیران ہے۔ اس پرکار وراٹ بھگوان کے اس سمشٹی جگت
کی اتپتی میں بھی پہلے سمشٹی انتہ کرن ارتھات ہرنیہ گربھ میں سنکلپ اٹھتا ہے اور اس کے انگوں سے سورج آدی سے

ہی اسے پورا کرتا ہے پرنتو وشیشٹی اوستھا میں سنکلپ پہلے وشیشٹی انتہ کرن میں اُٹھتا ہے اور اس وشیشٹی دیہہ کے انگوں دوارا اس کو کاریہ رُوپ میں لایا جاتا ہے۔ یہی کارن ہے کہ باہر جاگرت میں جگت یا سوپن جگت کے کام سادھارن ریتی سے ہماری سامرتھیہ سے باہر پرتیت ہوتے ہیں اور دوسرے کئی وشیشٹی کاریہ ہم کو اپنے ادھیکار میں گیات ہوتے ہیں اس سے بھن دوسرا کوئی کاریہ نہیں۔

## ایک چیتن میں اُپادھی کرت بھید

برہم ودیا کے آچاریوں کا کتھن ہے کہ یدپی سنکلپ یا اِچھا شکتی جو کہ انتہ کرن کی برتی یا سپھرن کا ہی دوسرا نام ہے انتہ کرن میں ہی اُٹھا کرتی ہے پرنتو اس میں پریرک اور ستا دینے والا بھگوت گیان ہی ہے اس اُپادھی کا کارن اسی کو اچھا یا سنکلپ کرنے والا کہا جاتا ہے۔ انتہ کرن کو نہیں کہا جاتا منشیہ آدی جیوؤں کے ہردے سے وشیشٹی سنکلپ اُٹھا کرتے ہیں اور ہرنیہ گربھ سے سمشٹی سنکلپ اُٹھتے ہیں۔ ان دو بھن بھن انتہ کرنوں کے کارن ہی بھگوت گیان کے بھی بھن بھن ۲ دو نام ہوتے ہیں وشیشٹی اوستھا میں اسے جیو اور سمشٹی اوستھا میں اسے ہی ایشور کہا جاتا ہے جیسے کہ لکھنے کے کام سے ایک ہی آدمی لکھاری یا لیکھک اور سلائی کا کام کرنے سے اُسے ہی درزی کہا جاتا ہے کیول اوستھاؤں کے بھید ہونے سے نام کا بھید ہے۔ وکیتی روپ ادھشٹان دونوں میں ایک ہے۔ کریاؤں کے بھید سے نام میں بھید ہو جانا سوبھاوک ہی ہے۔ اسی پرکار ایک ہی بھگوت گیان سمشٹی وشیشٹی انتہ کرنوں کے بھید سے اسی کے جیو ایشور ۲ دو نام ہو جاتے ہیں۔ واستو سدھانت میں اُپادھی کو منتھیا نشچے کر دینے سے جیو اور ایشور کے لکشیہ ارتھ برہم میں کنچت ماتر بھی بھید نہیں دونوں کا واستو سروپ ایک ہی ہے۔

**پرشن نمبر ۶۔** بھگون! آپ کی کرپا سے یہ تو میں سمجھ گیا ہوں کہ ایک ہی بھگوت گیان انیک اُپادھیوں کے کارن انیک ہو کر بھان ہو رہا ہے پھر اپنے کو اور دوسروں کو بھی انوبھو کر رہا ہوں۔ سارے وکیتی بھن بھن ہی تو بھان ہوتے ہیں پھر سمشٹی اور وشیشٹی میں ایک ہی بھگوت گیان کہہ دینا تو بنتا نہیں۔ اور اُپادھی بھی تو ست ہی معلوم ہوتی ہے جو کہ ان کو بھن بھن کر کے دکھا رہی ہے۔ اس لئے کرپا کر کے پھر سمجھا دیں کہ کیسے ان سب میں ایک ہی ستا ویاپک ہے!

## اہم شبد کا ارتھ

**اُتّر۔** پیارے! آچاریوں نے اس سدھانت کو بھلی پرکار سے انوبھو کر کے جو ایکتا کا سدھانت پرتی پادن کیا ہے وہ یکتی اور پرمان کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور وہ ستیہ ہے۔ تیری سوکشم بدھی کے نہ ہونے سے تجھے ادویت میں نشچا نہیں ہو رہی۔ ایک ہی بھگوت گیان جیو اور ایشور دونوں واچیہ رُوپوں میں لکش ارتھ یا ادھشٹان روپ سے موجود ہے۔ دھیان دیکر سنو اور گہرے وچار کے بعد اُسے دھارن کرو۔ آچاریوں کا کہنا ہے کہ جس پرکار اِچھا تو انتہ کرن کرتا ہے جو کہ چیتن کی ستا سے ہی ایسا کر سکتا ہے اور چیتن سروپ کی شکتی اور پرکاش کے بنا کچھ بھی نہیں کر سکتا اور کبھی یہ جانتا ہے کہ "میں اِچھا کرتا ہوں"۔ اس سے میں یا اہم अहम् اہنکار کا ہی دھرم ہے جو کہ انتہ کرن کی ہی برتی وشیش ہے۔ "اہم" رُوپ سے پرگٹ ہونے والی انتہ کرن کی برتی کا نام ہی اہنکار ہے۔ وہاں بھی اس اہم روپ برتی کا ادھشٹان یا لکشیہ گیان روپ آتمہ ہی ہے کیونکہ بھگوت گیان جب اپنے وشیشٹی بھاو سے ایک وکیتی کے انتہ کرن میں سپھرن پیدا کرتے ہیں تو اسی سپھرن کا نام اہنکار ہے اور سادھارن بول چال میں اسے اہم یا "میں" کہا جاتا ہے

اور اس "مَیں" "شبد اور مَیں" کے آکار والی برتی کا لکشیہ ارتھ کیول ایک چیتن سروپ آتمہ ہی ہوتا ہے۔ اس میں درشٹانتہ سُنو۔ تم کو اس سے آسانی سے سمجھ آجاوے گا۔ شبد تو بانی کا ہی وِکار ماتر ہے اور اُچارن رُوپ کریا بھی کنٹھ تالو جیو آدی کے دوارا پرگٹ ہونیوالے وایو کا ہی وکار ہے۔ اس اُچارن کا ادھشٹان اور اُپادان کارن وایو ہی ہے۔ پرنتو وایو رُوپ پران کے سنبندھ سے ہی اُچارن ہوسکتا ہے اور اُس شبد کا ارتھ تو وہ ہے جو کہ کوش اور نرکت شاستر میں نشچے کیا گیا ہے جیسے "گھوڑا" شبد کا ارتھ ایک چوپایہ پشو ہے اور اُچارن کیا ہوا گھوڑا شبد تو وایو کا وکار ماتر ہے جو کہ کنٹھ جیو آدی دوارا پرگٹ ہوا ہے پھر بھی "گھوڑا" شبد سنتے ہی ہمیں ایک پشو وشیش کا گیان ہوتا ہے۔ ایسے ہی اہم رُوپ سے انتہ کرن کا پریام تو برتی سروپ ہے اور اہم شبد دھونی رُوپ سے وایو کے موڑ توڑ سے پرگٹ ہوا ہوا آکاش کی شبد تن ماترا رُوپ ہے پھر بھی اہم شبد کا واستو ارتھ نہ تو برتی ہے اور نہ وایو بلکہ اُس کا لکشیہ ارتھ شُدھ گیان سروپ چیتنیہ آتما ہی ہے جو کہ انتہ کرن کا پریرک اور ستا دینے والا ادھشٹان سروپ ہے۔

## دیش کال اور وکیتی بھید سے چیتن سروپ انیک نہیں ہوجاتا

یہ بھی سمجھو کہ اگر ایک وکیتی کا نام رام ہے اور کوئی ایک یا دس بیس آدمی اکٹھے یا باری باری سے اُسے رام کہہ کر پکاریں تو رام نام کا وکیتی جو کہ اُس شبد کا نامی یا ارتھ ہے وہ ایک ہی رہتا ہے انیک نہیں ہوجاتا۔ چاہے اُس کو ہم دہلی میں پکاریں یا بمبئی میں آج پکاریں یا کل۔ مدھیم سوَر سے پکاریں یا اونچے سوَر سے۔ اتنا ہونے پر وہ رام، سب دیش کال نمت اور دھونی بھید سے بکھت نہیں ہوجاتا یعنی انیک پرکار کا نہیں ہوجاتا ایک ہی رہتا ہے اسی پرکار انیک یا دھیو دیش کال نمت اور استھان دھونی بھید سے وہ "میں" روپ شبد اور برتی کا لکش آتما رُوپ چیتن تتو تو ایک ہی رہتا ہے وہ بھِن بھِن نہیں ہوجاتا۔ جس پرکار رام اور شیام میں "میں" روپ برتی کے بھِن بھِن ہونے پر بھی اُن کا لکشیہ ارتھ گیان سروپ آتمہ ایک ہی رہتا ہے اسی پرکار بھِن بھِن انتہ کرنوں اور ہرنیہ گربھ روپ سمشٹی انتہ کرن کے بھید ہونے پر بھی "میں" روپ برتیاں تو بھِن بھِن ہوسکتی ہیں پرنتو اُن کا لکشیہ ارتھ ایک ہی گیان سروپ آتمہ ہی ہے اور یہ تو سب ودوانوں کو پرتکش ہی ہے کہ وِشٹھی اُپادھی میں کہے گئے اسی آتمہ کو سمشٹی روپ میں پرماتمہ کہا جاتا ہے دونوں نام ایک ہی تتو کے ہیں یدپی "میں" روپ سبھی برتیوں کا ایک ماتر لکش ارتھ گیان سروپ برہم ہی ہے پرنتو بھگوت گیان کے وچتر چمتکار اور رہسیہ کے کارن جس انتہ کرن میں "میں" رُوپ برتی سے اپنا آتمہ لکشیہ روپ سے انوبھو ہوتا ہے اسی انتہ کرن کے گنوں اور دھرموں کے ساتھ اس کا ادھیاس ہونے سے اُسی میں اہم بھاو نشچے کرتا ہے اور اُسی استھول شریر دیہہ کو اپنا آپ سمجھتا ہے اور اُسی میں درڑھ "اہم" بُدھی کرلیتا ہے۔ اسی ادھیاس کے کارن بھِن بھِن شریروں اور انتہ کرنوں کے بھید سے بھگوت گیان بھی انیک بھان ہوتے ہیں۔ جس انتہ کرن میں جتنی ماترا اگیان کی ادھِک ہے اتنی ماترا میں ہی اس کا ادھیاس اس میں درڑھ ہے اور اسی کے کارن اپنے کو چیتن سروپ برہم سے بھِن جان کر سوکشم سے استھول اور گھور سے گھور اوستھاؤں میں چلا جاتا ہے۔ ایک اوستھا میں اگیانی اپنے کو دیہہ ماننے لگتا ہے کیونکہ اہم روپ آتمہ کا استھول دیہہ سے کلپت تادآتم سنبندھ بنا ہوا ہے اس لئے وہ اپنے کو استھول دیہہ ہی سمجھتا ہے اور بھی گہرے اگیان کے کارن اپنے سنبندھیوں استری پتر آدی میں ممتو بُدھی اتنی درڑھ ہوتی ہے کہ اُن کے دُکھ سُکھ ہانی لابھ کو اپنا ہی دکھ سکھ ہانی لابھ ماننے لگتا ہے اور انھیں میں اپنا پن بنا بیٹھتا ہے اُن کے جیون سے اپنا جیون اور مرن سے اپنا وناش مانتا ہے پرنتو شِکشت پرش اور نیائے آدی شاستروں کے سدھانت کے جاننے والے ان کا سوادھیائے اور منن کرنے والے نہ تو

اپنے کو ہی استھول دیہہ سمجھتے ہیں اور نہ پُتر استری آدی سے اپنا واستوک سمبندھ ہی مانتے ہیں بلکہ ان سب کا سوامی اپنے کو جیو روپ سے سویکار کرتے ہیں اور گیان کو من کا دھرم سمجھتے ہیں پرنتو گیان سروپ آتمہ اپنے کو نشچے نہیں کرتے یہی کارن ہے کہ پُورن گیان اپنے آتم سروپ کا نہیں کر پاتے پھر بھی دوسرے سادھارن کوٹی کے پُرشوں سے آگے بڑھے ہوئے ودوان اور شکشت کہے جاتے ہیں۔

## پُورن بودھ کا اُپائے

پرنتو جن مہاپرشوں کو پورن منو شدھی شاستری نشکام کرم اُپاسنا کے انُشٹھان سے پراپت ہوئی ہے اور شاستر وچار گورُو کرپا دوارا وید کے گیان کانڈ کے سدھانت انوسار اہم کا لکشن ارتھ شدھ گیان سروپ نشچے ہوا ہے اور سنشیہ رہت جن کو یہ گیان ہو چکا ہے کہ یہی گیان سروپ برہم ہی ہمارا واستو سروپ ہے کیول ادھیاس کے کارن ہی استھول، سوکشم شریر اور اُن کے دھرم اپنے ہیں کلپت رُوپ سے پرتیت ہو رہے ہیں واستو میں ہمارا ان سے کچھ بھی سمبندھ نہیں ایسا درڑھ بودھ رکھنے والے ہی واستو میں تتو ویتا ہیں کیونکہ انہی مہاپرشوں کا آورن بھلی پرکار سے نورت ہوا ہے۔ یہ رہسیہ اس پرکار کا ہے کہ جیسے نِدرا کال میں جب ہماری جاگرت دیہہ کے سمان ہی نئی سوپن مئی آکرتی بن جاتی ہے تو نِدرا رُوپ دوش کے کارن ہم اُسی کو اپنا سروپ سمجھتے ہیں اور اُس سے اپنے کو ابھن نشچے کرتے ہیں اور اُسی سے اپنا تاداتم سمبندھ ہو جاتا ہے اور سوپن میں سوتے ہوئے بھی وہاں اپنے کو ایسا انوبھو کرتے ہیں جیسے کہ جاگرت میں ہوں واہیہ اندریہ اور گولکوں اور وشیوں سے سمبندھ نہ رہنے کے کارن سوپن اوستھا ہی ہوتی ہے جاگرت نہیں۔ کیونکہ باہری اندریوں اور وشیوں سے سمبندھ چھوٹنے کا نام ہی تو نِدرا ہے۔ جاگرت اوستھا بھی آتما کی ایک اُپادھی ہے اور اُس میں واہیہ اندریوں سے وشیہ گرہن ہوا کرتا ہے۔ اِسی کو جاگرت کہا جاتا ہے وہ بھی شدھ سروپ آتمہ میں آروپت ہی ہے یہاں سوپن اوستھا میں اِس آتما کا سوپن رچت اندریوں سے کلپت سمبندھ ہوتا ہے اس لئے اس کے دھرموں کو اپنا دھرم ماننے لگتا ہے۔ اور سوپن اوستھا میں بھی سوپن دیہہ سے ہونے والے کلپت سمبندھ کے سمان جاگرت اوستھا میں جاگرت دیہہ کے ساتھ کلپت سمبندھ ہوتا ہے اور سوپن کے سمان ہی ویشٹی انتہ کرن سے کلپت سمبندھ ہو جانے سے اپنے کو ایسا سمجھنے لگتا ہے کہ "میں جیو ہوں" اور یہی ابھیمان وچار ہین ہونے کے کارن درڑھ ہوا ہوا ہے اور جب اسی ویشٹی انتہ کرن سے اپنا سمبندھ توڑ کر سمشٹی انتہ کرن ارتھات ہرنیہ گربھ کی دیہہ سے کلپت سمبندھ بنا کر اُسی سے ابھیمان کرتا ہے تو اُس سمبندھ کے کارن وہاں کے سمشٹی استھول دیہہ ارتھات وراٹ میں بھی اپنا ابھیمان کر لیتا ہے جس کارن سے ویشٹی سمشٹی انتہ کرن اور استھول سوکشم دیہہ سے (جو کہ جاگرت اور سوپن میں ہوتے ہیں) تاداتم سمبندھ کلپت ہے واستوک نہیں۔ اسی طرح جاگرت میں بھی ویشٹی دیہہ سے اپنے انتہ کرن کے تُچھ اور چھوٹے پن کی اُپادھی کے کارن تم کو یہ ابھیمان ہو رہا ہے کہ میں جیو ہوں ارتھات تم اپنے کو اُپاسک رُوپ سے گرہن کر رہے ہو۔ جو کہ کلپت ابھیمان ہی ہے۔ اور جب تم اِس ویشٹی تُچھ انتہ کرن کو چھوڑ جاتے ہو اور سمشٹی انتہ کرن ارتھات ہرنیہ گربھ سے کلپت ابھیمان کرتے ہو تو اُس وقت سمشٹی ابھیمان کرنے کے کارن "ہم ایشور سروپ ہیں"۔ ایسا ماننے لگتے ہو جس کارن سے سمشٹی ویشٹی انتہ کرن اور جاگرت سوپن کے استھول سوکشم شریروں سے کلپت سمبندھ ہی ہے یتھارتھ نہیں۔ اس لئے اہم کا شدھ لکشیہ ارتھ گیان سروپ آتما ہے جو ان سب سے اسنگ اور شدھ ہے یہی کارن ہے کہ جب تتو ویتا اس سدھانت کو بھلی بھانتی انوبھو کر لیتا ہے تو اس کا "اہم برہماسمی" روپ سے درڑھ نشچے شدھ سروپ میں

ہو جاتا ہے اس میں درشٹانت یہ سمجھو کہ جیسے رجو میں سرپ کا بھرم ہوتے سمیہ "یہ سرپ ہے" ایسا پرتکش روپ سے بھان ہوتا ہے یدپی وہاں "یہ" اور "ہے" رسی کا ہی سروپ ہے تو بھی اس میں یہ سرپ ہے، ایسا بھرم ہوتا ہی ہے۔ اسی پرکار برہم کا لکشیہ ارتھ تو ہر اوستھا میں گیان سروپ آتما ہی ہوتا ہے تو بھی وشیشٹی اوستھا میں "میں منشیہ ہوں" یا سمشٹی اوستھا میں "میں وراٹ ہوں" ایسا بھرم ہوا کرتا ہے۔

**پرشن ۱۱۔** بھگون جبکہ سمشٹی اور وشیشٹی اپادھیوں میں آتما روپ ادھشٹان ایک ادوتیہ ہونے پر بھی بھرانتی سے میں منشیہ ہوں یا میں وراٹ ہوں ایسا بھرم ہوا کرتا ہے تو پھر شدھ سروپ کے بودھ کا کونسا اوسر (موقع) ہوگا۔ اور اس کا اپائے کیا ہے اور جب تک وہ اوستھا پراپت نہ ہو تب تک جگیاسو کو کیا کرنا چاہیئے؟

## شرون کے نتنر منن ندھیاسن اور اہنگرہ اپاسنا کے ادھیکاری میں بھید

**اتّر۔** پیارے۔ اس بارے میں آچاریوں کا یہ کتھن ہے اور ہمارا اپنا انوبھی ایسا ہی ہے کہ سادھن سمپن ہو کر جب یہ سادھک ودھی سے گورو مکھ سے مہا واکیہ کا اپدیش بکتی سہت سنتا ہے اور بہت کال تک اس کا نرنتر ابھیاس کرتا ہے یعنی منن اور ندھیاسن کا پرواہ جاری رکھتا ہے تو ایسے دیرگھ کال کے ابھیاس سے اس پر تریا اوستھا آ جاتی ہے اس وقت یہ جیو پنے کا ادھیاس جیون کال میں ہی چھوٹ جاتا ہے اس لئے ساکشات کار سے پوروا وتم جگیاسو کو تو اس کا منن ندھیاسن کا پرواہ جاری کرنا چاہیئے اور جس کی اتنی سوکشم بدھی نہیں اور بھاونا اور شردھا پردھان ہیں ایسے مدھیم کوٹی کے جگیاسو کو سنوادی بھرم کی ریتی سے پنچدشی کار سوامی ودیارنیہ کے کتھن انوسار اہنگرہ اپاسنا کا ابھیاس جاری کرنا چاہیئے ارتھات گورو دوارا تتوم اسی، مہا واکیہ کے اپدیش کے انوسار "میں برہم ہوں" ایسا نشچے پورن شردھا اور درڑھتا پوروک کر کے اس کا ابھیاس نرنتر دیرگھ کال تک کرنا چاہیئے اور اناتم چنتن کو پاس نہ پھٹکنے دے اس سے سوئم ہی سروپ ساکشات کار اوشیہ ہو جاوے گا۔ اور ابھیاس کی درڑھتا سے پورن استھتی اس میں ہو جاتی ہے۔ اسی کارن ہی اس اہنگرہ اپاسنا میں لگانے کے لئے وید میں گائتری منتر کا اپدیش کیا گیا ہے۔

## گائتری منتر دوارا اہنگرہ اپاسنا

"ادم بھور بھوہ سوہ تت سوتر ورینیم بھرگو دیوسیہ دھی مہی دھیو یونہ پرچودیات"

ॐ भूर्भुवः स्वः तत्सवितुर्वरेण्यम् भर्गो देवस्य धीमही धियो यो नः प्रचोदयात्॥

جس کا ارتھ یہ ہے کہ "جو جیوتی سروپ آتما سورج میں پرکاش کر رہا ہے وہ چیتن سروپ ساکشی میرا ہی آتما ہے۔ میں ہی وہ ہوں۔ ایسا میں دھیان کرتا ہوں" اس کے انوسار اہنگرہ اپاسنا کا ابھیاس کرنے سے یہ اپادھی بندھن والا جیو اپنے جیو پنے سے اٹھ کر شدھ نرگن سروپ سے اپنے کو نشچے کرتا ہے۔ اس ابھیاس کے نتیجہ (پرپک)

ا سنوادی بھرم اور وسنوادی بھرم دو پرکار کے بھرم ہیں۔ گنگا جل میں نہ جان کر بھی گنگا جل کی بھاونا کرنا سنوادی بھرم ہے اور جمنا جل میں گنگا جل کی بھاونا کرنا وسنوادی بھرم ہے پہلے بھرم والا پاس جا کر اسی گنگا جل کو ہی پراپت کریگا پرنتو دوسرا جمنا جل کو۔ اسی پرکار اہنگرہ اپاسنا بھی بھاونا کی پربلتا سے برہم گیان کے ہی شروع کی جاتی ہے اور اسی پھل کو پراپت کراتی ہے جو کہ منن ندھیاسن کے ابھیاس سے ہوا کرتا ہے۔ کیول ادھیکاری بھید ہے پھل دونوں کا ایک ہے۔

ہو جانے پر یہ دیہہ ادھیاس بہت حد تک کھین ہو جاتا ہے کیونکہ اس ابھیاس کے پربھاو سے یہ دیہہ ادھیاس اتی ہی نربل ہو جاتا ہے اور گورو دوارا اُپدیش کئے گئے مہاواکیہ 'تت توم اسی' کا ابھنگ برہم اسمی روپ سے ساکشات کار ہو جاتا ہے۔

پرشن ۔ ۶۲ بھگون! اس گایتری منتر کا سپشٹ ارتھ ذرا کھول کر سمجھا دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ کیا کارن ہے کہ کچھ لوگ گایتری منتر کا انوشٹھان کرنے والے بھی اس ساکشات کار کو کیوں پراپت نہیں کرتے جبکہ آپ اس کو سروپ ساکشات کار کا اُپائے بتلا رہے ہیں۔

## گایتری دوارا اہنگرہ اُپاسنا ہی یتھارتھ اُپاسنا ہے

اُتّر ۔ پیارے! گایتری منتر جو کہ ہم ویدک دھرمی لوگوں کو بال اوستھا کے آرمبھ سے ہی دیا جاتا تھا اور جو مول منتر ہے اسی اہنگرہ اُپاسنا کی طرف لے جاتا ہے اور جو سنکشپت روپ سے اُسی کا ارتھ پہلے کہہ آئے ہیں اُسی کو پھر کھول کر کہہ دیتے ہیں۔ "میں اُس تیجومے سروپ پرم آتما کا دھیان کرتا ہوں ارتھات آتم روپ سے چنتن کرتا ہوں جو کہ سو ورُپ میں انتریامی روپ سے موجود ہو کر اُس کو پریرنا کرتا اور ستا پردان کرتا ہے وہی ہمارے انتہ کرن میں پریرک انتریامی روپ ہو کر ہمیں پریرنا کر رہا ہے"۔

آجکل کی نئی اَپنشیچی سبھیا کو اپنانے والے لوگ اس پرکار کی اُپاسنا سے گھرنا کرتے ہیں...... انھوں نے دوشتی لوگوں سے سُنا ہے کہ ایسا برہما تم بھاو کا اہم روپ سے چنتن کرنا ایشور سروپتا کا ابھیمان ہے وہ لوگ سوئم اس گیان سے بالکل ناواقف اور انجان ہیں اور اُن کے سنسکار چر کال سے ان میں بھی پڑے رہتے ہیں۔ اُن لوگوں کے نشچے انوسار تو اپنے سروپ سے بھن کوئی اپنا منو کلپت ہی نرگُن سروپ پرماتما ہے اُسی کو اپنا آرادھیہ اور اشٹ دیو مانتے ہیں اور اُسی کا دھیان چنتن آدی کرتے ہیں۔ ایسی بھید اُپاسنا اور نشچے کسی کلپت سروپ والے ایشور کی اُپاسنا ہے ستیہ اور واستو سروپ کی اُپاسنا نہیں۔ اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ کلپت وستو کی ستا ہوتی ہی نہیں اور جو اوپر دکھلائی گئی گایتری منتر دوارا اہنگرہ اُپاسنا ہے وہی ابھید اُپاسنا ہی واستو اُپاسنا ہے اور وہی ستیہ برہم کی اُپاسنا ہے اور اُسی میں سچا وشواس کرنے سے پورن آنند تتھا مکتی پراپت ہو سکتی ہے۔ اس وشیہ میں ابھی اور زیادہ کہنے کی آوشیکتا نہیں کیونکہ ادھیکار کے انوسار ہی کسی کو کچھ کہا جاتا ہے جس پرکار ویشٹھی اُپادھی ارتھات جیو بھاو میں بھگوت گیان کا کلپت سمبندھ ویشٹھی انتہ کرن اور ستھول دیہہ سے ہوتا ہے اُسی پرکار ایشور بھاو میں سمشٹی انتہ کرن اور وراٹ دیہہ سے بھی کلپت سنبندھ ہوا کرتا ہے۔

پھر ان میں سے پرکرتی روپ اُپادھی کے کچھ انش تو "ایکارک" کہلاتے ہیں اور دوسرے "اپکاریہ" کہلاتے ہیں سوریہ آدی اپکارک اور چکشو آدی اپکاریہ ہیں۔ اپکارک کو "انو گراہک" اور اپکاریہ کو "انو گراہیہ" بھی کہتے ہیں۔ سوریہ آدی میں پہلے گیان شکتی کا سنچار ہوتا ہے اور چکشو آدی ہیں تو اُس کے دوارا ہی سنچار ہوا کرتا ہے۔ اس کارن سے وراٹ کا ہر انگ جیسے بھومی مرتکا پتھر آدی بھی اپکارک ہونے سے پوجیہ ہیں اور اس درشٹی سے وہ اُپاسنا کے یوگیہ ہیں کیونکہ وہ واستو میں وراٹ پرش کے انگ ہیں جو کہ اُپاسنیہ روپ ایشور کی اُپادھی ہے اس لئے ایسی ہر وستو کی پوجا اُسی ایشور کی پوجا اور آرادھنا ہے اُسی کا آدر اور ستکار ہے۔ اُسے ہم مورتی پوجا کہہ کر گھرنا (نفرت) نہیں کرتے بلکہ اُسے ہم ایشور کے وراٹ روپ دیہہ کا انگ سمجھ کر اُس کی آرادھنا کرتے ہیں۔ یہ سادھک کے ہردیہ

میں پریم بھاو بڑہانے کا اوتم سادھن ہے۔ یدی اُسے ہم اُسی پرماتم دیو کے وراٹ دیہہ کا انگ سمجھ کر چھوٹے سے چھوٹے کیٹ پتنگ آدی میں بھی اُسی ایشور کا دھیان کر کے اُس کی آرادھنا اور پوجا یا ستکار کریں تو وہ ہمارے لئے اُپکاری ہی ہیں کیونکہ پرماتم دیو اُس روپ میں وہاں درشن دے رہے ہیں۔ دیکھو جب ہم کسی منشیہ کا آدر ستکار کرتے ہیں تو اُس کے چرنوں کو ہی چھونے کے لئے اس کے آگے جھکتے ہیں۔ اور جب اُس سے کچھ لینے کے لئے اچھا کرتے ہیں تو اُس کے نیتروں سے نیتر ملا کر اُس کے آگے پرارتھنا کرتے ہیں۔ ہم چرنوں میں جھکنے اور سپرش کرنے سے چرنوں کے پجاری اور آنکھوں کو دیکھنے سے آنکھوں کے پجاری نہیں ہو جاتے۔ اسی پرکار ہم سورج کی طرف مکھ کر کے اُپاسنا کرنے سے سورج کے اُپاسک نہیں بن جاتے اور پرتھوی کی بنی ہوئی مورتی کے آگے سر جھکانے سے مورتی اُپاسک نہیں ہو جاتے۔ بلکہ جس پرکار چرنوں کو چھونے یا اس کے سامنے جھکنے سے ہم اُس پرش کا ہی آدر کر رہے ہوتے ہیں۔ اور چرنوں کی جگہ یدی ہم کسی اور شریر کے انگ کو چھوئیں تو اُلٹا اس کا انادر اور اپمان ہی ہوگا۔ چرنوں کو چھونا ہی سیھار تھ آدر ہے۔ اسی پرکار وراٹ بھگوان کے چرنوں ارتھات پرتھوی سے پراپت پتھر آدی کی مورتی کسی خاص دیوتا کی بنا کر اُس کا پوجا نمسکار آدی کریں تو اُسی وراٹ پرش۔ ایشور۔ کی ہی اُپاسنا ہوگی پتھر کی نہیں۔ یدی کوئی یہیں کہے کہ چرنوں میں جھکنے سے چرنوں کا پجاری ہو جاتا ہے اور چرنوں والے کا پجاری نہیں ہوتا تو یہ اُس کی مورکھتا کا ہی پرمان ہوگا۔ ایسی شنکا کرنے والے اُس پرش کا پورا گیان نہیں رکھتے اور نہ ہی اُن کو یہ گیان ہے کہ اُس پرش کے چرنوں میں جھکنا ہی واستو میں اُس پرش کی پوجا کرنا ہے۔ اسی پرکار جب ہم پرتھوی اور اس کے کاریہ پتھر آدی کی مورتی کی طرف اُن کو ودھی وت بھگوان روپ سے پرتشٹھا کر کے پوجن اور آرادھنا کرتے ہیں تو الپ بدھی والے ودیشی لوگوں کے سنسکاروں سے یکت یہ لوگ ہم کو مورتی پوجک اور پتھر کے پجاری کہہ کر آکشیپ کرتے ہیں پرنتو ہم جانتے ہیں کہ وہ لوگ اس وراٹ پرش کے سروپ کو نہیں جانتے یہ تو بھگوت کی واستو آرادھنا کے ہی گمبھیر رہسیہ ہیں اور یہ لوگ اُن سے ناواقف اور انجان ہیں۔

ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ اپنے کو ویدک دھرم کے انویائی ماننے والے بھی کئی لوگ اُن کے اس پرکار کے آکشیپوں سے بہک کر سنمارگ سے بھٹک جاتے ہیں۔ ہمارے شاستروں میں جو بھی اُپاسنا کے نیم ہیں وہ سب گیان کانڈ کے آدھار پر ہی ہیں اور ویدوں سے لئے ہوئے ہیں اور ودیشی لوگ اُن کو نہیں جانتے کیونکہ بھارت کے لوگوں نے بھی سنسکرت پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور انگلش آدی ودیشی بھاشاؤں میں بھی اناتم شاستروں کا ہی سپٹھن پاٹھن کرتے ہیں اسی لئے سچے اور چھوٹے سدھانت کو نہ سمجھنے کے کارن اُلٹا ہی پرچار ہو رہا ہے۔ اس لئے بھارتیہ لوگوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ادھیاتمک شاستروں کا گورو مکھ سے سوادھیائے کریں اور اُن کو منن کر کے یہ جاننے کا یتن کریں کہ ستیہ کیا ہے اور متھیا کیا ہے۔

## سگن اور نرگن اُپاسنا

بھاویہ ہے کہ ویدوں میں ہم پر یہ سدھ ہوا ہے کہ اُپاسنا دو پرکار کی ہے سگن تتھا نرگن اُپاسنا جس کار سے بھگوت گیان کی آدھی دیوک اور آدھی بھوتک سیر میں ہم نے یہ سدھ کیا ہے کہ بھگوت گیان جگت کے ذرہ ذرہ (کن کن) میں اور روم روم میں ودیمان ہے اور ہر ایک نام اور روپ اُس کی ہی منومئی اُپادھی ہے اس لئے بھگوت گیان پرماتمہ روپ ہونے سے سرب کا واستو آتم سروپ ہے اور وہی ہر ایک میں استھت ہے اس کارن سے مورتی (اتھوا شبد روپ سے اُس کی اُپاسنا سگن اُپاسنا ہے (اونکار آدی کے منتر سے اس کا دھیان شبد روپ اُپاسنا ہے) اسی کا نام سنسکرت گرنتھوں میں پرتیک اُپاسنا کہا ہے اور نرگن اُپاسنا تو اہم برہم

اسمی" نشچے کے بنا ہو ہی نہیں سکتی اس لئے ایک ہی بھگوت گیان روپ برہم اُپادھی یکت ہونے سے سگن ہے اور اُپادھی کا بادھ کرکے وہی نرگن ہے۔ (بادھ کرنے کا ارتھ اُپادھی کو متھیا نشچے کرنا ہے) نرگن اُپاسنا تو اہنگ برہم اسمی کے درڑھ ابھیاس کرنے کا ہی دوسرا نام ہے اور سادھن رُوپ سے وہی اہنگرہ اُپاسنا کہلاتی ہے۔ اِن دو پرکار کی اُپاسنا کے بنا تیسرے پرکار کی کوئی اُپاسنا تو اہنگ برہم اسمی کے درڑھ ابھیاس کرنے کا ہی دوسرا نام ہے اور سادھن رُوپ سے وہی اہنگرہ اُپاسنا کہلاتی ہے۔ اِن دو پرکار کی اُپاسنا کے بنا تیسرے پرکار کی کوئی اُپاسنا منو کلپت یا بناوٹی ہی ہوگی۔ واستو نہیں۔ اس لئے جو لوگ دُربھاگیہ وش سگن اُپاسنا میں تو مورتی اُپاسنا کا آگرہ کرتے ہیں اور نرگن اُپاسنا میں ایشور ہے کا ابھیمان اور ایشور کی برابری کہہ کر اُسے نہیں کرتے اور دونو سے دور رہتے ہیں۔ اُن کے سبھی آگرہ اور شنکائیں اگیان کے کارن ہی ہیں اس لئے نرادھار ہیں۔ وہ اپنے کسی منونیت ڈھنگ سے کسی کلپت وستو کو لینے کا یتن کرتے ہیں جیسے کوئی ہوا کو مٹھی میں لینا چاہے اور سیپ کے سینگ سے دھنش بنانا چاہے اور سوپن میں ملے ہوئے خزانہ سے امیر بننا چاہے۔ ان وستوؤں کا نام ماتر تو ہے پرنتو وستو ہاتھ میں کچھ بھی نہیں آتی کیونکہ اُن کا استتو ہی نہیں ایسے لوگ تیبر اچھا ہونے پر بھی اُس کی پراپتی میں اسپھل ہی رہتے ہیں کچھ بھی پراپت نہیں کر پاتے اور جن لوگوں نے ان سگن اور نرگن اُپاسناؤں سے بھن کوئی منو گھڑت طریقے نکالے ہیں اُن کی اُپاسنا ایسی ہی نشپھل دیکھی جیسے کہ پانی بلونے یا کھن پراپتی کی اچھا رکھنے والے کو ہوا کرتی ہے۔ اُنھوں نے ایسے پکشی پکڑنے کے لئے جال پھیلائے ہیں جو سرشٹی میں اُتپن تو نہیں ہوئے پرنتو کلپنا کاروں نے اُن کے نام اور گُن اپنی پستکوں میں کلپنا کر رکھے ہیں جیسے کہ عنقا اور ہما کہے جاتے ہیں جن کا تینوں کال میں ہی کہیں استتو نہیں اور جو لوگ اُن کو اپنے وش میں لانے کے لئے اُنھیں اپنے جال میں پھنسانا چاہتے ہیں وہ سدا ہی خالی ہاتھ رہیں گے کیونکہ وہ وستو جس کا تینوں کال استتو کہیں ہے نہیں وہ کیسے کسی کے ہاتھ آوے۔ اس لئے جو جو گرنتھ جتنا جتنا وید کے واستوک سدھانت کے ورُدھ ہیں وہ ایشوری بانی ہرگز نہیں ہو سکتے بالکل بناوٹی ہی ہیں اور جس انش میں وہ ویدک سدھانت کے انوکول ہیں اتنے انش میں ہی وہ ماننے یوگیہ ہیں اور آدر کے یوگیہ ہیں اُنھیں وید کا ہی انوواد سمجھ کر ایشوری بانی کے انوکول سمجھو۔ اس لئے اس اوپر لکھے اُپاسنا کے طریقے کو چھوڑ کر جتنے بناوٹی طریقے اُپاسنا کے ہیں نہ تو وہ بھتارتھ ہیں اور نہ ہی اُن کو اپنانے سے موکش کی آشا کی جا سکتی ہے۔ اوپر لکھی یہ نرگن اور سگن اُپاسنا ہی ایشوری اُپاسنا ہے اور جس کارن سے سگن اُپاسنا میں اُپادھی بھید سے اُپاسیہ دیو کے آکار بھن بھن ہیں اس لئے ان اُپادھیوں کے کارن بھگوت گیان کے نام اُس اُس اُپادھی کے انوسار وہ وہ اُس کا دیوتا کہلاتا ہے جیسے کہ جل کی اُپادھی میں پرگٹ ہونے والا وہی پرماتما دیو ورن دیوتا کہلاتا ہے اور اگنی اُپادھی میں اگنی دیوتا۔ اِس پرکار اننت نام اور اُپادھیاں اُسی آدھی دیوک روپ میں سگن سروپ آتما کی ہیں وہاں وہی ایک ہی پرماتما تو ان نامون سے آدھی دیو روپ اُپادھیوں میں اُپاسیہ ہیں۔ اسی پرکار سبھی میں سمجھو لو۔

**پرشن ۶۳** بھگون! آپ کی کرپا سے یہ تو میں سمجھ گیا ہوں کہ ایک ہی چیتن دیو سمشٹی اُسروپ میں اُپاسیہ اور وشٹی روپ میں اُپاسک بھاو سے استھت ہے اور دونوں کا ادھشٹان ایک ہی شُدھ برہم ہے۔ بھلا یہ ادھی دیو اور ادھیاتم آدی پرلے کال میں کس روپ میں رہتے ہیں اور پھر نئی سرشٹی میں جیوؤں کی کیا اوستھا ہوتی ہے۔ ان جیوؤں کو پورن رُوپ سے موکش کی پراپتی کیسے ہو سکتی ہے۔

**اُتر۔** پیارے۔ تم نے یہ تو سنا ہی ہوگا کہ وہ آپ ہی نمِا ور آپ ہی نارائن ہے ارتھات وہی اُپاسک اور وہی اُپاسیہ ہے اور یہ اور اُپادھی میں تو ہو ہی نہیں سکتی ادھشٹان میں ہی ہو سکتی ہے اور یہ بھید اُپادھی کے نمت سے متھیا بیوہار روپ ہی ہے جیسے کہ پہلے بتا آئے ہیں کہ ادھی دیو روپ میں وہی اُپاسیہ اور ادھیاتم روپ میں وہی

آپاسک ہے۔ مہارشیوں کا یہ سدھانت پورن شردھا کے یوگیہ ہے اس میں اشردھا کبھی مت کرو اور یہی ستیہ ہے۔ اس کا بھاو یہ ہے کہ جس پرکار جاگرت اوستھا میں منشیہ میں انیک گن اور کرم دکھائی دیتے ہیں اسی پرکار وراٹ بھگوان میں بھی سرب گن اور کرم ہیں۔ اور جب وہ وراٹ دیہہ سے اپرام ہو جاتے ہیں تو سو رہے آدمی پانچ بھوتک آپادھیوں سے سرودھا اپنا سمبندھ تیاگ کر اپنا پورا پورا ادھیکار ہرنیہ گربھ روپ سمشٹی انتہ کرن میں کر لیتے ہیں جیسے کہ جاگرت سے سوپن میں جانا ہوتا ہے۔ بھید اس میں یہ ہے کہ ندرا کال میں تو استھول دیہہ سے بالکل کنارا نہیں کر جاتے اور پران آدی دوارا بھگوت گیان کی ستا بنی رہتی ہے پرنتو یہاں تو وراٹ روپ استھول دیہہ سے پورا سمبندھ ہی چھوڑ دیتے ہیں جیسے کہ پچھلے جنم کے دیہہ کو تیاگ کر یہ جیو اگلے جنم کے دیہہ کو پراپت کرنے سے پورب کی سوکشم اوستھا میں ہوتا ہے۔

یہاں یہ بھی اس وراٹ دیہہ کو چھوڑ دیتے ہیں ارتھات اس کو پورب وت ستا نہ ملنے سے یہ وراٹ دیہہ استھت نہیں رہ سکتا اسی کارن اس اوستھا میں پرتھوی چندر سوریہ آدی جو کہ وراٹ کا دیہہ ہے تتکال نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس اوستھا کو پرلے کہا جاتا ہے جس کارن سے بھگوت گیان سروپ کی سیر اس اوستھا میں سمشٹی سوکشم شریر۔ ہرنیہ گربھ میں ہوتی ہے یہاں پر نرک سورگ آدی کی وچتر گتی اور جیووں کے کرموں کا پھل اور اس کا بھگتان اور دھرم راج کا نیائے۔ نارکی شریروں کو گھور سے گھور یاتنائیں کشٹ وترنی آدی اور ان لوکوں سے ہونے والے دکھ سکھ اور اندر اور دیو لوک کے بھوگ سب کا سب تماشہ اتنا ہی سچا پرتیت ہوتا ہے جتنا کہ یہ لوک۔ پرنتو یہ سب کچھ اسی ورن سنکلپ روپ آپادھی کی رچنا ہے جس سے پرلوک آدی بن کھڑے ہوتے ہیں جن کا ورنن دوسرے کرم شاستروں میں وستار سے ہوا ہے۔ اسی کا نام پرلوک گتی ہے۔

## پرلے کے انتر کا ورنن

اب اس اوستھا میں بھگوت گیان کے آدھی دیو لوک سوکشم آپادھی کے کارن دھرم راج (یم راج) مرتیو دیوتا آدی نام ہوتا ہے۔ اس سمشٹی سوکشم سروپ کا نام ہی شرتی سوتر آتما رکھتی ہے اور یہاں تجومئے شریروں کا ہی سارا کھیل ہوتا ہے۔ اس سمشٹی سروپ کو ہی ہرنیہ گربھ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس اوستھا میں سرب استھول جگت کا وناش ہو کر سوکشم تجومئے روپ سے استھتی ہوتی ہے۔ یہ اوستھا اتنی ہی چمتکاری ہوتی ہے کہ کئی ودوانوں نے اسے ستھ [illegible] اور ستیہ تک کہہ دیا ہے اس میں اس استھول جگت کی اپیکشا بہت وچتر اور ولکشن اوستھائیں ہوتی ہیں۔ یدی ان کا یہاں ورنن کیا جائے تو شکشت لوگ بھی انھیں آسانی سے نہیں مانیں گے۔ سادھارن لوگوں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ کیونکہ وہاں کی رچناتی وچتر ہے اس لئے ہم نے اس میں سے کیول آوشیک اور سگم اوستھاؤں کا ہی ورنن کیا ہے۔ جب بھگوت گیان اس سنکلپ مئی سمشٹی سوکشم اوستھا کو بھی تیاگ دیتے ہیں تو وہ کارن اوستھا میں سیر کے لئے پہنچ جاتے ہیں اس اوستھا میں تجومئی یم راج آدی بھی اپنے نرک سورگ آدی سہت ولے کو پراپت ہو جاتے ہیں۔ اس اوستھا کا نمونہ ہماری وشیشٹی سوشپتی ہے۔ اس اوستھا میں جاگرت کا استھول جگت اور سنکلپ مئی سوپن اوستھا کا سوکشم وشیشٹی سمشٹی جگت سب کا سب ولے ہو جاتا ہے اور سب کا سب اسی سگن پرماتم سروپ میں ولین ہو جاتا ہے اور بیج روپ سے کارن روپ سے کارن اوستھا میں ودیمان رہتا ہے۔ جیسے کہ بیج میں پودے کا پورا ورکش اور شیہ روپ سے ودیمان ہوتا ہے اسی لئے اس اوستھا کو اویاکرت یا سرب استھول سوکشم کا بیج روپ کہا جاتا ہے۔ اسے سمشٹی کارن شریر بھی کہا جاتا ہے۔ بھاو یہ کہ سمشٹی کا یہ روپ استھول

سوکشم کا اُس میں وِلے ہو جانے کے کارن رُوپ سے ہی وِدیمان رہتا ہے۔ سپشٹ روپ سے پرتیتی نہ ہونے کے کارن اسکو اویاکرت کہا جاتا ہے اب اسے ہی انترتم अन्तरतम اور گہیہ اتی گہیہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس سارے وِستار کا بھاو یہ ہے کہ کُل تین ہی اوستھا اور تین ہی اُس کے ابھیمانی ہیں اور پھر وہ دو دو پرکار کے سمشٹی و ویشٹی بھید سے ہیں۔ ویشٹی میں ان کا نام وِشو تیجس اور پراگیہ ہے۔ اور سمشٹی میں ویشوانر ہرنیہ گربھ اور اویاکرت ہیں۔ اس برہمانڈ رُوپ اُپادھی کو ایک ایسا گولہ سمجھو جس کا اوپر کا آدھا بھاگ تینوں بھاگوں میں اور نیچے کا آدھا بھاگ بھی تین بھاگ میں بٹا ہوا ہے اوپر کے بھاگوں کو آدھی دیوک کہا جاتا ہے جو کہ ایشوری اُپادھی ہے اور نچلے کے تین بھاگوں کو جیو سنبندھی بھاگ کہا جاتا ہے یہ تو چیتن آتما روپ ابھیمانی کی درشٹی سے وبھاگ کیا اور آدھی بھوتک سمشٹی اِن کا دیہہ سنسارک روپ سے ودیمان ہے۔ ایک ہی بھگوت گیان کی اس برہمانڈ روپ چکر میں کبھی آدھی دیوک آدی شریشٹھ اوستھا میں سیر ہوتی ہے جس کا بھلی پرکار سے پہلے ورنن ہو چکا ہے۔ اسی پرکار کبھی نیچ اونچی نیچی اوستھاؤں میں آنا جانا اسی کا نام آواگمن आवागमन ہے اور یہی تو اصل میں بندھن ہے۔ پرنتو یاد رکھو کہ یہ آتما کا جنم مرن رُوپ آوا!

چیتنیہ سروپ کا کوئی واستوک بندھن نہیں کہ اس کی نِورتی نہ ہو سکے بلکہ مایا روپ ہی استھت ہے کیونکہ ہم پہلے سِدھ کر آئے ہیں کہ اس کا اُپادان کارن اگیان۔ پرکرتی۔ اودیا یا سنکلپ ہی ہے اور یہ بھی بتلایا گیا تھا کہ یہ سنکلپ ہی درشیہ روپ سے سرب آکاروں میں پرگٹ ہوتا ہے ........ اور اس کی دریڑھ بھاونا ہی اس میں مکھیہ ہیتو ہے اس لئے اس بندھن سے مکتی پراپت کرنے کا اُپائے وچار سے اس کا بادھ کرنے کے سوائے ہے ہی نہیں۔ ارتھات اس کا متھیا تو نشچے کیا جاوے تب ہی یہ دُور ہو سکتا ہے اور وہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جب کرم اور اُپاسنا کانڈ کی ریتی سے نشکام کرموں دوارا مَل وِکشیپ ارتھات کھوٹی واسناؤں کا ناش کیا جاوے اور ساتھ ہی ورودھی واسناؤں اور شاستر ورُدھ آچرن کا تیاگ کر کے شدھ کرموں سے انتہ کرن شدھ اور نرمل ہو جاوے۔ چیت کی ایکاگرتا بھی اُپاسنا دوارا پوری ہو چکی ہو اور پھر آتم گیان دوارا جیوتی سروپ آتما اتھوا بھگوت گیان سروپ میں اسکو جوڑ دیا جاوے اور سمادھی کا پورا پورا ابھیاس کر کے آتم سروپ کا وِرڑھ بودھ ارتھات ساکشات کار پراپت کر لیا جاوے۔ ایسا ابھیاس کرنے سے اس جیون میں ہی نرنتر وچار کے بل سے سنکلپ رُک جاتے ہیں۔ سرب اناتم سنسکاروں سے چیت شدھ ہو کر گیان سروپ جیوتی ہی ایک ماتر شیش رہ جاتی ہے اور اُس میں سنکلپ یا واسنا کا شیش ماتر بھی نہیں رہ جاتا۔ یدپی جیون پرینت پراربدھ ویگ کے کارن سادھارن سنسارک کام کاج کے کچھ سنسکار اور سنکلپوں کا پربھاو لیش اودیا کے روپ میں رہ جاتا ہے پرنتو جس سمیہ چاہے سمادھی کر کے شدھ نروکلپ سروپ کا انوبھو کر لیتا ہے اور لوہار میں بھی ستیہ بُدھی نہ ہونے سے بندھن کو پراپت نہیں ہوتا۔ سمادھی اوستھا میں ابھیاس بڑھ جانے کے کارن سب سنسکار نرمول ہو سکتے ہیں۔ اسی اوستھا کو ودیا پد بولا جاتا ہے اسی کے بل سے جیون مکتی اوستھا کو پراپت ہوا ہوا لوک پرلوک کے بھئے اور بندھنوں سے سدا کے لئے چھوٹ کر اپنے آنند سروپ میں آتما میں لین ہو جاتا ہے اور شریر چھوٹتے ہی واسنا کا پُورن کھشے ہو چکنے کے کارن سنکلپ ماتر کا بھی ناش ہو جاتا ہے اور پھر کبھی اُپادھی رُوپ بندھن میں پراپت نہیں ہوتا۔ سدا دوتیہ برہم سروپ میں استھت رہتا ہے اسی کا نام کیولیہ پد یا برہم سروپ کی پراپتی و دیہہ بھاو ہے سارانش ہے کہ اپنے سنکلپ سے ہی بندھن اور دریڑھ شدھ بودھ رُوپی سنکلپ سے ہی مکتی ہے سنکلپوں یا واسناؤں کا بادھ ہونا ہی مکتی کا ساکشات سادھن ہے۔ اِس لئے پیارے جگیاسو اُتم تم بھی اپنے سنکلپ کو شدھ کر کے اور اپنی درشٹی کو بھگوت گیان سروپ میں استھر کر کے اسی میں لین ہو کر اپنے چیت کو سماہت کرو اُس سمے تم بھی اپنے کلپت بندھنوں سے چھوٹ کر نرگن سروپ میں ہی پراپت ہو جاؤ گے۔ ویدٖ

اُپنشد آدی دوارا پراپت اس تتو گیان کا یہی پھل ہے۔
اب اس گرنتھ کی سماپتی پر آپ کے لئے پھر ہردے سے کامنا کرتے ہیں کہ بھگوت گیان سروپ پرماتم دیو آپ لوگوں کو اپنے شدھ سروپ کے چمتکاروں کو سمجھنے اور شروپ میں پورن آستھتی کی یوگیتا اور بل پراپت کرے۔ اس میں آپ کا چیت پورن روپ سے سماہت ہو سکے اور آپ بھی وِدیہہ کیولیہ روپ موکش یا برہم پراپتی کے پاتر بن سکیں۔
شُبھم استو۔ اوم گیان سروپ پرم آتمنے نمہ
اِتی۔

# "رام" کی حالتِ مستی

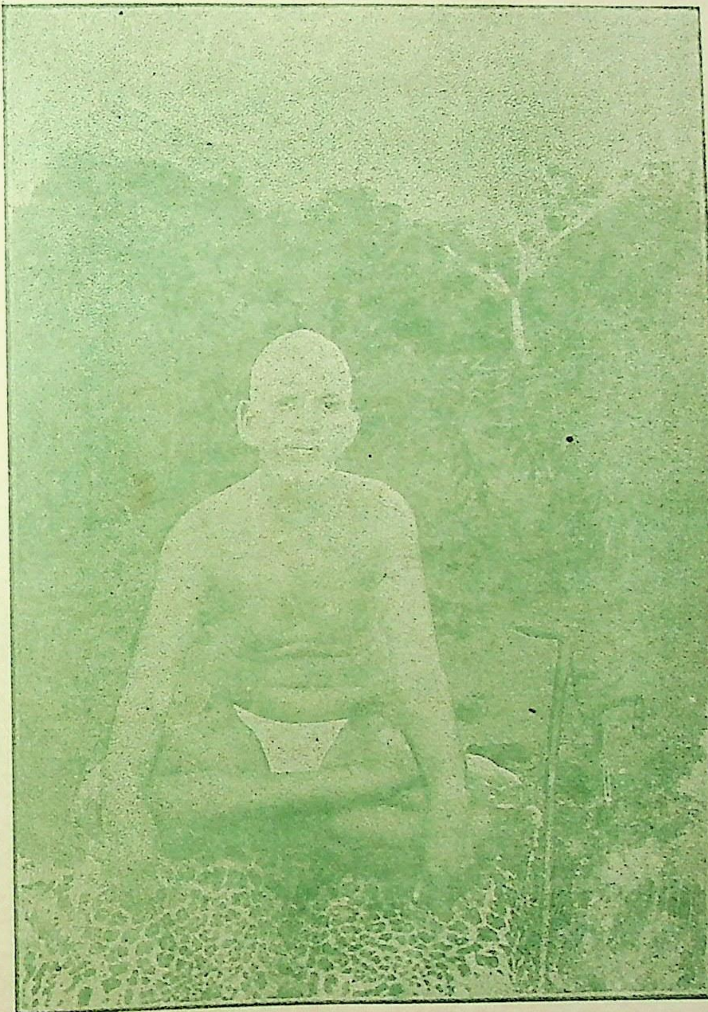
عشق کا طوفاں بپا ہے حاجتِ میخانہ نیست
خوں شراب و دل کباب و فرصتِ پیمانہ نیست

سخت مخموری ہے طاری خواہ کوئی کیا کچھ کہے
پست ہے عالم نظر میں وحشتِ دیوانہ نیست

مہر ہو مہ ہو دبستاں ہو گلستاں کوہسار
موجزن اپنی ہے خوبی صورتِ بیگانہ نیست

اُٹھ مری جاں جسم سے۔ ہو غرق ذاتِ رام میں
تو تو ہے ایشور کی مورت۔ حرکتِ فرزانہ نیست

(سوامی رام تیرتھ)



MAHA RISHI RAMANA

شری جگن ناتھ جی کھنہ بی اے بی ٹی برنداون نواسی

# مہرشی رمن کے سوانح حیات

بھارت بھومی کو بڑے بڑے رشی، منی، اوتار اور روحانیت اور تصوف کے مینار پیدا کرنے کا فخر حاصل ہے اور سمے سمے پر ہمیشہ دنیا کی تاریکی دور کرنے اور سنسار ساگر میں ڈوبے ہوئے جیووں کے کلیان کی خاطر ایسی قابل قدر ہستیاں یہاں ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ رمن مہرشی بھی اسی کہکشاں کے ایک چمکدار ستارے تھے جنہوں نے اپنی بے نظیر روحانی طاقت اور عملی ویدانت سے ایک عالم کے عالم کو مسحور کر دیا، جس سے بات کی اسے روحانیت کے اعلیٰ معراج پر پہنچا دیا۔

............ نہ صرف بھارت باسی ہی ان کی ساحرانہ شخصیت سے متاثر ہوئے بلکہ مغربی دنیا کے بڑے بڑے فلاسفر۔ امریکن، فرانسیسی، انگریز اور روسی مفکران بھی ان کی صحبت بابرکت سے فیضیاب ہوئے اور ان کی کایا ہی پلٹ گئی اور کئی ایک ان کے زیر اثر ہو کر آشرم میں ہی اقامت گزیں ہو گئے گھر دسنے کا نام تک نہ لیا۔ بیسویں صدی کے پہلے پچاس سال مہرشی کے جن کو بھگوان ان کے شردھالو سیوک اور عقیدت مند اپنی عقیدت کی گہرائی کا ثبوت دیتے تھے۔ عروج و کمال کا زمانہ تھا اور ۱۴ اپریل سنہ ۵۰ء تک یہ آفتاب معرفت و توحید نصف النہار پر بڑی آب و تاب سے درخشاں رہا۔ اور غروب ہونے پر بھی اس کی روحانی شاعیں عالم کو منور کر رہی ہیں۔ آئیے آج ہم ان کے سوانح حیات پر ایک نگاہ طائرانہ ڈالیں اور اس سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

آپ کا جنم صوبہ مدراس کے ایک چھوٹے سے قصبہ ترو چوبی میں ہوا جو مدورا سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جس کا نزدیک سے نزدیک ریلوے اسٹیشن ورادھا نگر وہاں سے کم از کم اٹھارہ میل دور ہے۔ اس طرح دور افتادہ ہونے کی وجہ سے سائرین اور سیاسی کارکنوں کی نگاہ التفات سے محروم رہا۔ وہاں کئی صدیوں سے ایک پراچین مندر موجود ہے جس کے اُپاسیہ دیو یعنی معبود کے گنانواد تامل زبان کے مشہور شاعروں نے بڑی عقیدت سے گائے ہیں۔ علاوہ ازیں قصبہ مذکور کو ایک پرانے حلقہ کا صدر گاہ ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ اس وقت وہاں پانچسو سے کچھ زیادہ گھر آباد تھے اور وہاں ایک چھوٹی سی مقامی عدالت بھی تھی، جہاں ایک صاحب سندرم آئر، بطور ایک بغیر سند یافتہ وکیل کے پریکٹس کرتے تھے وہ ایک بہت مصروف آدمی تھے اور ان کے موکلوں کی تعداد بھی کافی تھی، جن میں اکثر مع اپنے اور دوستوں کے ان کے ہاں ہی ٹھہرا کرتے تھے۔ وکیل صاحب جو مستقبل کے مشہور رمن مہرشی کے پتا تھے، ایک نہایت ہی فیاض، نیکدل اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے، مہمان نواز اس حد تک کہ ان کا دسترخوان ہر نووارد کے لئے خواہ وہ سرکاری کرمچاری ہوتا یا کوئی بیوپاری، ہمیشہ کھلا رہتا۔ اور ہر ایک کی بطور ایک معزز مہمان کے خاطر تواضع کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ قصبہ کا ہر چھوٹا بڑا ان کی عزت کرتا یہاں تک کہ چور اور بدمعاش بھی ان سے خم کھاتے اور ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے مختصراً وہ اس قصبہ کی ایک برگزیدہ ہستی خیال کئے جاتے تھے انہوں نے بارہ سال کی عمر میں دو روپیہ ماہوار کی کلرکی سے اپنی زندگی کا آغاز کیا اور کچھ عرصہ بعد اسے چھوڑ کر آپ نے عرائض نویسی کا

کام شروع کردیا اور بالآخر انھیں بطور ایک وکیل کے کام کرنے کی اجازت مل گئی۔ مذہب اور روحانیت کیطرف اُن کا خاص رجحان نہیں تھا لیکن استقلال، بردباری اور تحمل کی وہ زندہ تصویر تھے، اشیاء اور اشخاص کو پرکھنے کی خاص اہلیت رکھتے تھے اور دراصل یہی اوصاف ان کی کامیاب زندگی کا باعث تھے اور بہت حد تک ان کے مشہور عالم فرزند کی خصوصی قابلیت کا راز۔ شعبۂ مذہبیات میں وہ زیادہ دسترس نہیں رکھتے تھے سوائے اس کے کہ کبھی کبھی مقامی مندر میں درشن کے لئے چلے جاتے یا گھر پہ کوئی مذہبی یا دھارمک کتاب پڑھ لیتے۔

## ایک عجیب خاندانی روایت

مگر ان کے خاندان میں ایک روایت چلی آتی تھی کہ ان کی ہر نسل کا ایک فرد تارک الدنیا ہو کر گھر کو خیرباد کہدیتا، سندرم آئر کا ایک چچا سادھو ہو گیا تھا اور بعد میں ان کا بڑا بھائی گھر بار چھوڑ کر فقیری اختیار کر چکا تھا، اور اس کے بعد اب ان کے دوسرے لڑکے کی باری آنے والی تھی۔ ایسا کیوں ہوا؟ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے کسی پورووج کے ہاں ایک بھکشک آیا اور اُس نے کچھ مانگا لیکن اُسے کچھ نہ ملا۔ بدیں وجہ بحالت غصہ اُس نے اس خاندان کو یہ شاپ دیدیا کہ تمہاری ہر نسل کا ایک آدمی گرہست کو تیاگ کر بھکشا مانگ کر اپنا گزارہ کرلے گا، لیکن سندرم آئر کو تو یہ بھُول کر بھی کبھی خیال نہیں آیا تھا کہ اس کا اپنا ہی ایک لڑکا بچپن میں ہی گھر سے بھاگ جائے گا۔ ۱۹۲ء میں جب اُن کا انتقال ہوا تو اس وقت ان کے تین لڑکے تھے۔ سب سے بڑا ناگا سوامی ......... جس کی عمر چودہ سال کی تھی، دوسرا وینکٹا رمن جو بارہ سال کا تھا اور سب سے چھوٹا ناگا سندرم جو چھ سال کا بچہ تھا۔ گاؤں کے لوگ روائیت کے مطابق یہ سوچنے لگے کہ دیکھیئے اب ان میں سے کون سادھو بنے گا۔ ناگا سوامی کو پڑھنے کا بہت شوق تھا اور تھا بھی وہ بہت ذہین اور ہوشیار اس لئے اس کے متعلق سب کا یہی خیال تھا کہ یہ تعلیم حاصل کرکے کسی اچھی ملازمت پہ مامور ہوگا۔ وینکٹا رمن، منجھلا جو بعد میں رمن مہرشی کے نام سے مشہور ہوا، پڑھائی میں ذرا بھی دلچسپی نہیں لیتا تھا باوجود جبلّی ذہانت اور فہمیدگی کے اس نے پڑھائی میں کوئی نمایاں ترقی نہ کی۔ وہ گھر میں کبھی نہ پڑھتا اور نہ ہی سکول کا کوئی کام کرتا۔ لیکن اس کی ذہانت اتنی تیز تھی کہ جب کبھی وہ کسی اور لڑکے کو سبق یاد کرتے بھی سُن لیتا تو سب کا سب اُسے ازبر ہو جاتا اور وہ لفظ بہ لفظ سُنا دیتا لیکن کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ سب کچھ بھول جاتا کیونکہ دراصل پڑھائی کی طرف اُس کی توجہ بھی نہیں ہوتی تھی اُسے کھیل کود کا زیادہ شوق تھا اور اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے میں بھی زیادہ تر مصروف رہتا۔ مکہ بازی کشتی لڑنا، تیرنا، دوڑنا اور فٹ بال کھیلنا ہی اُسے مرغوبِ خاطر تھا بدیں وجہ اُس کی صحت جسمانی بہت اچھی تھی اور اعضاء اتنے مضبوط کہ اس کے ہم عمر اُس سے ...... بہت خوف کھاتے تھے۔ لیکن اس زمانہ میں اس جسمانی قابلیت کو اتنی پسندیدہ نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اور بدیں وجہ خاندان اس کی آئندہ ترقی سے کچھ مایوس ہو گیا، اگرچہ اس کی پیدائش کا دن اور وقت (۳۰ دسمبر ۱۸۷۹ء بوقت ایک بجے رات) جو مہا دیوجی کی پوجا کا خاص دن تھا، نہایت مسعود اور مبارک خیال کئے جاتے تھے، لیکن وینکٹا رمن کی طبیعت کا رجحان دیکھ کر یہ کبھی خیال نہیں کیا جا سکتا تھا کہ وہ کسی دن ساری دُنیا میں بطور مہرشی مشہور ہوگا، اپنے باپ کیطرح وہ شوجی کی پوجا کے لیے مندر ضرور جایا کرتا لیکن محض خاندانی روائیت کے مطابق، کسی خاص ذاتی جذبہ کے زیر اثر نہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے سکول میں حاصل کرنے کے بعد مدورا کے سکاٹش مڈل سکول میں داخل ہوئے اور وہیں ہائی سکول

کی تعلیم کے لئے امریکن مشن ہائی اسکول میں داخل ہوئے، اور مذہبی تعلیم اگر انہیں کہیں حاصل ہوئی تو اُنہی اسکول میں اور وہ بھی عیسائیت کی، عام طور پر ہندو لڑکوں کو انجیل کی جماعتوں سے نفرت ہوا کرتی تھی اور وہ انجیل کی تعلیم سے کچھ بھی حاصل نہیں کرتے تھے، وینکٹارمن کو نہ ہی عام تعلیم سے مس تھا اور نہ ہی کسی مذہبی تعلیم سے۔ دراصل اس کے دل میں کسی بات کے لئے بھی رغبت نہیں تھی۔ کھیلوں کے لئے بھی نہیں۔ زندگی کا کوئی مدعا اور مقصد اس وقت تک اُسے کشش نہ کرسکا، ان کے پتا سندرم آئر کے انتقال کے چار سال بعد تک ان کے کسی لڑکے نے بھی روحانیت کی طرف رجحان ظاہر نہ کیا، اور سب کا یہی خیال تھا کہ اس روائتی بددعا کا اثر ان کے کسی چچیرے بھائی پر ہی ہوگا۔

## ونکٹارمن میں اچانک اظہار تبدیلی

کہتے ہیں کہ ۱۸۹۵ء کے آخر میں جب وہ مدورا میں زیر تعلیم تھے ایک معمر رشتہ دار سے جو تیرو چولی کا رہنے والا تھا مدورا میں انھیں ملا اور آپ نے اُس سے رسمیہ طور پر پوچھا آپ کہاں سے آرہے ہیں؟ اُس نے جواب دیا "ارونا چلم" سے یہ سنتے ہی ونکٹارمن کا سارا جسم تھرا اُٹھا۔ گویا برقی طاقت اس کے اندر سرائت کرگئی ہو۔ اس کے ساتھ اس کے دل میں پوترتا، سرو، یاپکتا، دیالتا، اور اسیم شکتی کے خیالات پیدا ہونے لگے اور اس کے ساتھ ہی اس متبرک جگہ کا تصور باندھتے ہوئے جس کا ہر ذرہ اور پتھر اسے پوتر دکھائی دینے لگا، نوجوان وینکٹارمن نے تعجب انداز سے اس بزرگ سے پھر پوچھا، کیا آپ ارونا چلم سے آرہے ہیں، وہ ہے کہاں؟ یہ سوال سن کر وہ بوڑھا حیران ہوگیا اور اس نوجوان کی ناواقفیت پر رحم کرتے ہوئے بولا کیا تم ترو ونملائی کو نہیں جانتے وہی ارونا چلم ہے۔ یہ جواب سنکر ونیکٹارمن کے دل میں جو شرارہ پیدا ہوا تھا وہ ٹھنڈا پڑ گیا اور اس کے بعد اُس نے بہت دیر تک ارونا چلم کو بالکل بھلا دیا ایک اور واقعہ جس سے ونکٹارمن کو ایک دھارمک کتاب پڑھنے کا موقعہ ملا اور اس کی کایا پلٹ گئی اس سے چند ماہ بعد کا ذکر ہے کہ ونکٹارمن کو جب وہ رخصتوں میں گھر آئے ہوئے تھے ایک کتاب ملی جس کا نام پیریا پورنم تھا کتاب مذکور اُن کا چچا کہیں سے لایا تھا کتاب پڑھتے ہی وہ کسی دوسری دُنیا میں جا پہنچا، جیسا الف لیلیٰ پڑھنے سے کئی نوجوانوں کی حالت ہو جاتی ہے، کتاب مذکور تر یسٹھ تامل مہاتماؤں کی جیونیوں اور اُپدیشوں کا سنگرہ تھا جن میں ایشور بھگتی اور شردہا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، لیکن اس کتاب کے مطالعہ کے بعد جب وہ نئی جذباتی لہر بند ہوگئی تو ونیکٹارمن پھر ویسے رہ گئے، اور ۱۸۹۶ء کے وسط تک وہ چھٹی جماعت کی پڑھائی اور گھریلو دھندوں میں ہی لگے رہے، ان کی زندگی میں حقیقی تغیر ۱۸۹۶ء کے وسط میں واقع ہوا جب ان کی زندگی کا سترھواں سال چل رہا تھا اور تقریباً اسی عمر میں اکثر دھارمک اور مذہبی نیتاؤں کی زندگی میں تبدیلی واقع ہوا کرتی ہے خاص طور پر ایسے اشخاص کی صورت میں جو اپنے خیالات کا اظہار کرنا پسند نہیں کرتے اور اپنی کوششوں سے انھیں دبائے رکھتے ہیں۔ وینکوٹرمن اسی نوعیت کی ایک ہستی تھی وہ ایک گونہ اپنے دوستوں اور بھائیوں کے لئے بھی معمہ تھا جس کو سمجھنے میں وہ قاصر ہی رہے۔ اس واقعہ کے مدت مدید بعد جب ان کے بھگتوں نے اُن سے اس کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے مدلل الفاظ میں جواب دیا۔ میرے جیون میں یہ مہان پریورتن میرے مدورا کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دینے کے چھ ہفتے بعد شروع ہوا اور یہ اچانک ہی ظہور میں آیا۔ میں ایکدن اپنے چچا کے گھر کے نچلے کمرہ میں بیٹھا تھا، میری صحت حسب معمولی اچھی تھی مجھے کوئی عارضہ نہیں تھا۔ میں ان دنوں سویا بہت کرتا تھا۔ اور یہی میری اچھی صحت کی ایک علامت تھی اُس روز مجھے کوئی جسمانی تکلیف نہیں تھی،

لیکن اچانک مجھے ایسا معلوم ہونے لگا کہ میں مر رہا ہوں۔ مرتیو کے بھے نے میرے دل پر قبضہ کر لیا اگرچہ صریحاً اس کی کوئی وجہ مجھے دکھائی نہیں دیتی تھی۔ اس وقت بجائے کسی ڈاکٹر کا مشورہ لینے یا کسی رشتہ دار کو بتانے کے میں اس آنے والی موت کے مقابلہ کے لئے خود ہی جُٹ گیا۔ بغیر کچھ منہ سے بولنے کے میں یوں سوچنے لگا اب میری موت آ گئی ہے، اس کا مطلب کیا ہے؟ مرنا ہوتا کیا ہے؟ مرتا تو یہ شریر ہے۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے اعضاء کو پھیلا کر اکڑا لیا اور بالکل مردہ کی طرح لیٹ گیا میں نے اپنا سانس روک لیا، منہ بند کر لیا اور ہونٹوں کو زور سے دبا لیا تاکہ کوئی آواز میرے منہ سے نہ نکلے خاص طور پر 'میں' کا شبد۔ پھر میں نے کہا، لو اب یہ جسم مر گیا، اب اسے شمشان بھومی میں لیجا کر جلا دیا جائے گا اور یہ راکھ کا ڈھیر ہو جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے یہ خیال آ گیا کیا اس جسم کی موت ہو جانے کے ساتھ کیا "میں" بھی مر گیا ہوں کیا میں جسم ہوں؟ یہ شریر یا جسم خاموش اور بے حس و حرکت پڑا ہے لیکن اپنی شخصیت کی پوری پوری طاقت میں محسوس کر رہا ہوں اور وہ میرے شریر سے بالکل الگ ہے، پس میں شریر نہیں ہوں۔ میں اس سے کہیں بالاتر ہوں بھوتک شریر مر جاتا ہے لیکن آتما کو موت چھو بھی نہیں سکتی۔ اس لئے میں تو ایک 'امر چیز ہوں'، یاد رہے کہ یہ میرا محض ذہنی تجربہ ہی نہیں تھا بلکہ میرے سامنے ایک زندہ سچائی اور حقیقت جلوہ گناں ہو رہی تھی ایک ایسی چیز جس کا مجھے پورے طور پر ادراک ہوا۔ میں نے اس وقت یہ اچھی طرح سے سمجھ لیا کہ میری "میں" ایک حقیقی چیز ہے اور میرے شریر کی حیثیت سب اسی پر مرکوز ہے اس وقت سے لے کر آج تک آتما میں میرا لین ہو جانا یا استغراق جاری ہے۔ اس میں ذرا فرق نہیں آیا۔ اس سے پہلے مجھے اپنے 'اصلی پن' کا کچھ احساس نہیں ہوتا تھا بعد میں یہ احساس میری عادت میں ہی تبدیل ہو گیا جس کے نتائج میری زندگی کے گوناگوں واقعات سے ظاہر ہو رہے ہیں۔

شری جوندلال شاد منشی فاضل ۔ ادیب فاضل
فیروز پور چھاؤنی

# تحفۂ عرفاں

## مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

پرتو فگن ہے یارب! تو ارض میں سما میں!
خورشید کی چمک میں مہتاب کی ضیا میں

تیرا ہی ایک قاصد جھونکا نسیم کا ہے
تیری ہی موجِ رحمت موجود ہے صبا میں

مسجد میں نام تیرا وردِ زبانِ مسلم
مندر میں ذکر تیرا ہندو کو سندھیا میں

کہتے ہیں بودھ جس کو نابود ہے وہ یارب
باقی ہے ایک تو ہی دنیائے بے بقا میں!

تو جاوداں و ابدی تیری قدیم ہستی
قائم وجودِ عالم الحق تیری بقا میں

تیرا ہی پاک جلوہ ہر جزو و کل کے اندر
تیرا ہی نور پایا ہر ارض ہر سما میں

تو فرش پر رواں ہے تو عرش پر دواں ہے
جاری تو ابتدا میں ساری تو انتہا میں

موجِ رواں کے سر میں تیرا ہی شورِ الفت
تیرا ہی زورِ بازو بازوئے ناخدا میں

بنتا گرہ کشا ہے اشکالِ غم میں سب کا
کرتا ہے دستگیری ہر رنج و ہر بلا میں

تو چشمۂ بقا ہے تو سربسر شفا ہے
تیرا کرم ہے شامل ہر درد کی دوا میں

سینے میں عاشقوں کے تو عشق ہو کے چمکا
اور حسن بن کے دمکا خوبانِ مہ لقا میں

پنہاں نہیں نظر سے غیب و شہود تیرا
پہچانتے ہیں طالب تجھ کو ہر اک ادا میں

یوگی مراقبے میں پاتا ہے تیرے درشن
اور لطفِ دید حاصل صوفی کو ہے دعا میں

ادبار کی گھٹائیں جس وقت سر پہ آئیں
گھر جائے آدمی جب افلاس کی بلا میں

محرومیاں ستائیں چاروں طرف سے آکر
مجبوریاں رُلائیں درد و غم و عنا میں

جب زندگی کے لالے پڑ جائیں بیکسیوں پر
حاصل ہو نامرادی ہر ایک مدعا میں

سر پر گرج رہے ہوں مایوسیوں کے بادل
ہو آب آب زہرہ جب کرب و ابتلا میں

عزمِ صمیم بن کر ہمت بندھائے سب کی
فیضِ عمیم تیرا ہر دردِ جانگزا میں

حسرت نصیب دل کا بنتا ہے تو سہارا
ہوتی ہے اس کو حاصل ڈھارس تری وِلا میں

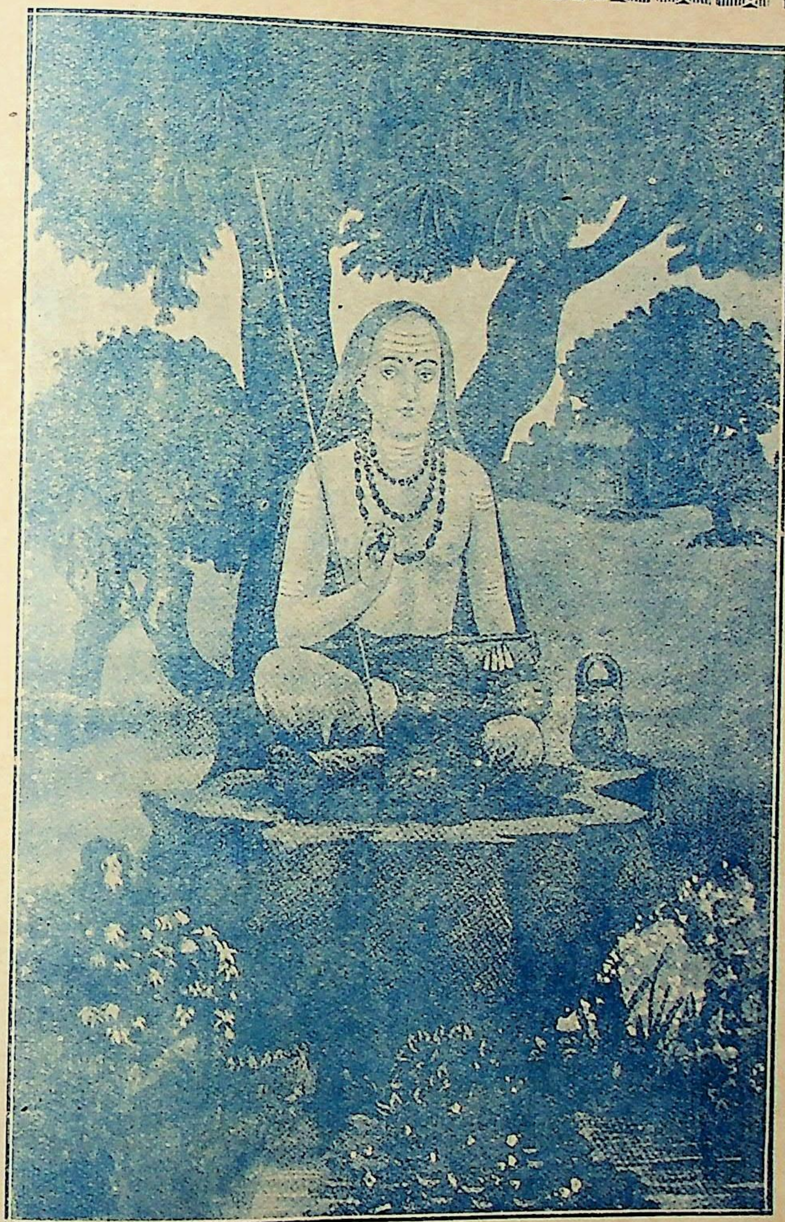
سینے میں انبیا کے ہے تیری جوت روشن
اور نورِ کشف تیرا ہے قلبِ اولیا میں

کل ایک مردِ کامل وارفتگی میں آکر!
رازِ درونِ پردہ کہتا تھا اس ادا میں

یہ حال و قال والے پھرتے ہیں جس کے جویا
ہم دیکھتے ہیں اس کو اک بت کے نقشِ پا میں

از راہِ کبریائی کر بامراد مجھ کو!
ہیں پیکرِ عقیدت راضی تری رضا میں

دے شاد کو بھی کچھ حصہ خوانِ کرم سے اپنے
اب دیر کس لئے ہے مولا! تری عطا میں



SWAMI SHANKAR ACHARYA

# کمارل بھٹاچاریہ

"ہوں وہ شگفتہ دل کہ نہ دوزخ میں تنگ ہوں
آہن کی طرح آگ میں بھی لالہ رنگ ہوں

(۱)

کمارل بھٹاچاریہ کی زندگی آورش زندگی تھی۔ کرم یوگ کی مجسم اور پُرجلال تصویر۔ اُن کی زندگی تھی ایک برقِ صفت جو جہل وظلمات کے پُرآشوب زمانہ میں مطلعِ ہستی پر بجلی کی مانند چمکی اور بطالت وجہالت کی قیامت خیز تاریکیوں کو پارہ پارہ کرتی ہوئی دوئے عالم پر نور بن کر چھاگئی۔ کمارل بھٹاچاریہ وہ مردِ مجاہد تھا جس نے اُس زمانے کے دہریت اور ناستکتا کے طوفانی ریلوں کی سینہ سپر ہو کر وہ روک تھام کی کہ دشمنوں کی زبان سے بھی خراجِ تحسین کے کلمات نکلے بغیر نہ رہ سکے۔ کمارل بھٹاچاریہ استقلال اولعزمی و قربانی اور ایثار کا وہ مجسمہ تھا جس نے اپنے زمانے کی زبردست سے زبردست طاقتوں کے گمراہ کن سدھانت یا عقائد، گناہ آموز و اخلاق سوز تعلیم اور مختلف مذہبی اندھیر گردیوں کے طلسم کو اپنی جانفشانیوں سے یکسر توڑ کر رکھدیا اور صداقت، نیکی، کرم کوشلتا، حق پرستی اور سچے گیان کے پرکاش کو چاروں طرف پھیلایا۔ بدھ دھرم اور جین مت اپنی اہمیت و ماہیت کو کھو کر خود غرض، بے سمجھ، اور ریاکار پیرو کاروں کے ہاتھوں ناستکتا، کرم ہین سے منکر کچھ عجیب رنگ میں یہ رہے تھے کہ جس سے انسانی تہذیب و اخلاق اور امن عامہ کی روح پناہ مانگتی تھی۔ تمام ملک میں وام مارگ پھیل چکا تھا اُس رَو کو اگر کسی نے سب سے پہلے میدان میں خم ٹھونک کر روکا اور نیست نابود کیا تو وہ کمارل بھٹاچاریہ ہی تھے۔ کیا لکوں کی شراب نوشی، گوشت خوری اور دیوتاؤں کی بیدی پر غریب، معصوم اور بے کسوں کو بلی دینے کی مذموم رسم کے خلاف سب سے پہلے اگر اس خوفناک زمانے میں سر بکف ہو کر کسی نے جہاد کیا تو وہ مظلوموں کا حامی یتیموں کا غمخوار، بیواؤں کا جاں نثار سچا کرم یوگی کمارل بھٹاچاریہ ہی تھے۔ ویدوں کے افضل و مقدم گیان کو صفحہ ہستی سے مٹانے والے دھرم ملیچھ کو ناکوں چنے اگر کسی نے چبوائے اور راہِ راست پر لانے کا کام کیا تو وہ پہلے کمارل بھٹاچاریہ ہی تھا رشی ہیں۔ ان کی زندگی کے مختصر واقعات مردہ دلوں میں برقِ زندگی دوڑا دیتے ہیں۔ خونِ منجمد میں بھی شجاعت اور قربانی کا اُبال پیدا کر دیتے ہیں اور صداقت کی راہ پر پروانہ وار مصیبتوں کے نشیب فراز کو پھاندتے ہوئے گامزن رہنے کا زبردست ولولہ دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔

کمارل بھٹاچاریہ براہمن کُل بھوشن تھے۔ اُن کی بدھی بہت تیز اور نرمل تھی۔ اُن کی دماغی قوت نہایت حیرت انگیز تھی چھوٹی عمر میں ہی انھوں نے تمام وید، شاستروں کا اچھی طرح مطالعہ کر لیا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنی دھن میں مست جانے کیا سوچتے ہوئے ایک عالیشان مکان کے نیچے سے گذر رہے تھے۔ اس مکان کی بالائی منزل پر ایک راجکماری بیٹھی ہوئی دھرم کی دردناک خستہ اور افسوسناک حالت، عوام کی وید اور ایشور پر اشردھا یا غیر عقیدتمندی کا دکھڑا رو رہی تھی

سوچ سوچ کر آبدیدہ ہو کر یہ شلوک پڑھ رہی تھی ؎

किं करोमि क्विगच्छामि को वेदानु करिष्यति

"یعنی میں کیا کروں اور کہاں جاؤں اس اندھکار ناستکتا کے زمانے میں کون ویدوں کا اُدھار کریگا۔"

اس درد بھری اور پُر معنی آواز کو سُن کر کمارل بھٹاچاریہ نے شلوک کو مکمل کرتے ہوئے جواب دیا ؎

न विभीर्वरा रोहे भट्टाचार्योस्ति भूतले ॥

مطلب:- "اے پریہ! فکر مت کر بھٹاچاریہ پرتھوی پر ویدوں کا اُدھار کرنے والا موجود ہے"۔

اس واقعہ کے بعد تیرہ مج بھٹاچاریہ کے دل میں ویدوں کے اُدھار اور ناستکتا کے سنگھار کی آگ سی لگ گئی اور وہ سنسار کی نشکام سیوا کے لئے کرم کشیتر میں سرفروشی کی تمنا لے کر کود پڑے۔

(۲)

اس زمانہ میں ناستکتا کے فروغ کی ذمہ داری بودھ دھرم اور جین مت کے پیروکاروں پر عائد ہوتی تھی۔ اُن میں بہت سی ایسی ہی خامیاں آ گئی تھیں جو درحقیقت ان ہر دو مذاہب کے بانیوں کے عقائد کے خلاف بھی تھیں یعنی وہ اپنے اپنے دھرم کا بھی سچا سروپ بھول گئے تھے۔ ویدوں کے سدھانت کے سمجھنے کی تو بات ہی الگ تھی۔ لیکن ان ہر دو مذاہب کے پیروکاروں کے ہاتھ میں ہر طرح کی طاقت تھی۔ حکومت ان کی اپنی تھی۔ قانون اپنا تھا۔ اکثریت کی طاقت انہیں نصیب تھی۔ پرچار اور اپنے مشن کی تعلیم و تدریس کی تمام مراعات ان کے حصہ میں تھیں۔ بھارت ورش کے طول عرض پر انہیں کا طوطی بولتا تھا کسی کی کیا مجال کہ ان کے خلاف زبان کھولے اور سانپ کے بل میں دیدہ دانستہ ہاتھ ڈالے۔ غرضکہ ان ہر دو زبردست طاقتوں سے کمارل بھٹاچاریہ کی ٹکر تھی۔ ان کے خلاف جہاد کر کے ہی وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو سکتے تھے۔ مگر یہ کوئی بچوں کا کھیل نہ تھا۔ بلکہ تلوار کی تیز دھار پر چلنے کے مترادف تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور خوفناک طاقت تھی جس کا کمارل بھٹاچاریہ کو سامنا کرنا تھا۔ وہ بھگتی وشنوؤں شیوؤں اور شاکتکوں کی باہمی مخاصمت اور اپنی اپنی جگہ پر ہر ایک کا جذبہ فوقیت۔ شاکتکوں اور بھیرومت کے پیروکاروں کا مقابلہ کوئی چھوٹی موٹی بات نہ تھی۔ ان مَتوں کا تو عقیدہ ہی یہ تھا کہ ان کے دیوتا انسان اور پھر ان میں سے برہمنوں کے سر کی بلی سے ہی خوش ہوتے ہیں۔ گویا ایسے مت کے خلاف کچھ کہنا پہلے اپنا سر ہتھیلی پر رکھ کر میدان میں نکلنے کا چیلنج تھا۔ لیکن بہادر کمارل بھٹاچاریہ کو تو انھیں بد رسومات اور غلط عقیدہ تمندی کا قلع قمع کرنا تھا۔ اس لئے ان کو تمام برسرِ اقتدار طاقتوں سے ٹکر لینے میں ذرا بھی خوف محسوس نہیں ہوا۔ اور انھوں نے ان کے خلاف دیدہ دلیری کے ساتھ جہاد شروع کر دیا۔

بودھ مذہب اور جین مت کے پیروکاروں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے میں اس وقت تک کمارل بھٹاچاریہ کو دقت معلوم دیتی تھی جب تک کہ وہ ان کے دھرم گرنتھوں اور فلسفہ کو اچھی طرح سمجھنے اور بیان کرنے کی قابلیت پیدا نہیں کر لیتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے بودھوں اور جینیوں کی درسگاہوں میں طالب علم کی حیثیت سے تعلیم پانی شروع کی۔ ان گرنتھوں کو اور فلسفہ کو خوب اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ اُن کے سدھانتوں کے پنڈت ہو گئے اور حقیقت کو پہچان گئے۔ انھیں ان پاٹھ شالاؤں میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران میں بڑی بڑی مصائب جھیلنی پڑیں مگر ایک سچے کرم یوگی کی طرح نیک ارادے پر قربان ہو جانے کے جذبہ کے زیرِ اثر انھوں نے ہر مصیبت کو ہنستے ہنستے جھیلا۔ صبر و استقلال کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ ایشور پر وشواش رکھا۔ ان کے اس طالب علمی

کے زمانے کا واقعہ تو نہایت درد انگیز ہے

ایک دن کمارل بھٹاچاریہ کے گورو نے ویدوں پر دوش (الزام) لگا کر ویدک مارگ کو غلط راستہ (مارگ) گردانا علاوہ ازیں اور بھی بہت سی ایسی نکتہ چینیاں کیں جس سے کمارل بھٹاچاریہ کا دل زخمی ہو گیا۔ وہ ویدوں کی ایسی ناجائز بے حرمتی کی تاب نہ لا سکے۔ اُن کے صبر کا پیمانہ گویا لبریز ہو چکا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ مگر زبان پر کوئی حرف شکایت نہ آیا اتنا ضبط انہوں نے اس حالت میں بھی کیا۔ لیکن دوسرے طالب علم تاڑ گئے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔ ہو نہ ہو کمارل بھٹاچاریہ درحقیقت برہمن ہے اور ویدوں کا پرم بھگت۔ لیکن اُن کا جانی دشمن" القصہ اُس دن سے تمام طالب علم اُن کی زندگی کے خریدار اور خون کے پیاسے بن گئے۔ وہ ہر وقت سوچا کرتے کہ کب موقع ہاتھ آئے اور کمارل بھٹاچاریہ کو ٹھکانے لگایا جائے۔

ایک دن کمارل بھٹاچاریہ ایک اُونچے مندر کی دیوار پر بیٹھے ہوئے کچھ سوچ رہے تھے۔ اُن کی نگاہوں کے سامنے ملک و قوم کی دُردشا کا نقشہ تھا اور دل میں اُٹھ رہے تھے ولولے کہ کس طرح اس حالت کا قصہ پاک ہو۔ اُن کے دشمن طالب علموں نے عین موقع پا کر اُنھیں اچانک پیچھے سے زبردست دھکا دیا کہ وہ قلابازیاں کھاتے ہوئے فرش پر آ رہے۔ اس وقت اُن کی زبان پر جو نعرہ مستانہ تھا اُس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کتنے مستقل مزاج، بلند حوصلہ اور ایشور پر یقین رکھنے والے تھے۔ اُنہوں نے کہا "شرتی اپنے آشرتوں کی رکھشک ہے۔ ایشور اپنے بھگتوں کا محافظ ہے۔ اگر وید ایک اٹل حقیقت ہیں اپنا ثبوت آپ ہیں سوتا پرمان ہیں تو میں ضرور زندہ رہوں گا اور اس سچائی کو ڈنکے کی چوٹ سے سارے جہان پر پھیلاؤں گا" کمارل بھٹاچاریہ سچ مچ جان بچ گئے۔ مگر ایک آنکھ پر ایسی چوٹ آئی کہ بینائی جاتی رہی۔ اس پر بھی وہ خوش و خرم تھے۔ اس کے متعلق ان کا یقین تھا "کہ میں نے اپنے آپ کو چھپا کر بودھوں سے ان کے درشن پڑھے ہیں جس کا یہ پھل ملا ہے کہ ایک آنکھ جاتی رہی ہے یہ میرے اپنے کرموں کا پھل ہے ورنہ دشمنوں کی کیا طاقت تھی کہ ذرا بھی ایذا پہنچا سکتے۔ لیکن چونکہ میں نے سچائی کی خاطر ہی ایسا کیا تھا اس لئے مجھ میں وہ طاقت اور شکتی موجود ہے جس سے میں ویدوں کا اُدھار کر سکتا ہوں بطالت کا نام نشان مٹا سکتا ہوں"۔

بس اُس دن سے بودھ اور جین گرنتھوں کے پورے عالم ہو کر کمارل بھٹاچاریہ ملک کے طول و عرض میں گھوم گھوم کر حقیقت کا انکشاف کرنے لگے۔ بودھ دھرم اور جین مت میں آئی ہوئی خامیوں اور ان کی بنیادی کمزوری کے خلاف ببانگ دہل اظہار رائے کرنے لگے۔ جگہ بہ جگہ بودھوں کے ساتھ بڑے بڑے شاستراتھ سے اُنھیں شکست فاش دینے لگے۔ آپ کے نعرہ حق نے ایک قیامت خیز غلغلہ ڈالدیا پاسنگتا کے بلند ایوان خود بخود منہدم ہونے لگے۔ بھٹاچاریہ بودھ اور جینیوں کے ممتاز پنڈتوں کو قایل کرتے ہوئے راجہ کے پاس پہنچے۔ اس راجہ کے دربار میں بہت سے ودوان موجود تھے۔ یہ راجہ بھی بدھ مت کا پیرو کار تھا .......... لیکن کمارل بھٹاچاریہ کو اُس نے اپنے دربار میں دیگر تمام علماء سے بلند مرتبہ پیش کیا۔ کمارل بھٹاچاریہ نے کہا "راجن! اگر تو ویدوں کی نندا کرنے والوں کے مت میں نہ ہوتا تو بہتر تھا اور قابل ستائش بھی تھا"۔

کمارل بھٹاچاریہ کے یہ الفاظ سن کر دربار کے دیگر تمام بودھ علماء کے سینے پر سانپ لوٹ گیا۔ غصہ کے مارے آنکھوں سے چنگاریاں برسنے لگیں چہرے تمتما اُٹھے دانت پیس پیس کر ویدوں کی نندا کرنے لگے اور ویدک دھرم کو بیہودہ اور لغو ثابت کرنے لگے۔ کمارل بھٹاچاریہ نے ان کی بدزبانی کا معقول اور پُرتہذیب جواب دیتے ہوئے سینہ تان کر شاستراتھ کا چیلنج دیا۔ کمارل بھٹاچاریہ کے معقول جوابات کا راجہ کے دل پر بھی بڑا گہرا اثر ہوا۔ اُس نے ملک بھر کے بودھ دھرم اور جین مت کے بہترین عالموں کو جمع کیا اور

کمارل بھٹاچاریہ کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے کا وسیع پیمانہ پر انتظار کیا اس عالمگیر شاستر ارتھ میں کمارل بھٹاچاریہ کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی اور راجہ اُن کا شِشیہ بن گیا۔

اس وقت سوامی شنکر آچاریہ جی برہمن کل بھوشن سنیاس دھارن کر کے ویش جاتی کے سُدھار کے لئے میدانِ عمل میں قدم رکھ چکے تھے۔ شنکر آچاریہ نے جب ملک کے چاروں طرف اپنی نظر دوڑائی تو اُنہیں کمارل بھٹاچاریہ کی شہرت ہی ایک چمکتا ہوا ستارہ دکھائی دینے لگا۔ انھوں نے سوچا کہ ہمارے مشن کو تقویت دینے کے لئے کمارل بھٹاچاریہ کی امداد آبِ حیات کا کام کرے گی کیونکہ کمارل بھٹاچاریہ اپنے زمانہ کے لاثانی عالم اور مذاہب غیر کے فلسفہ کے پورے پورے واقف تھے۔ انھوں نے سینکڑوں جگہ بودھوں اور جینیوں کو ویدک دھرم کے مقابلہ میں پچھاڑا تھا۔ چنانچہ سوامی شنکر آچاریہ جی کمارل بھٹاچاریہ کو اپنا ہمدرد اور معاون بنانے کی غرض سے انھیں ملنے کے لئے روانہ ہوئے۔

(۱۴)

سوامی شنکر آچاریہ اپنے شاگردوں کے ساتھ کمارل بھٹاچاریہ کی تلاش کرتے کرتے پریاگ میں پہنچے۔ اس وقت انھیں ایک نہایت رنجدہ اور دل ہلا دینے والی خبر ملی۔ کہ وہ کمارل بھٹاچاریہ جس کی شہرت سن کر وہ بدریکا شرم سے چل کر آرہے ہیں۔ وہ کمارل بھٹاچاریہ جس نے سینکڑوں مصائب کے سامنے چٹان کی طرح کھڑے رہ کر حقیقت کا انکشاف کیا تھا۔ ویدک دھرم کا ہستو عظمت ظاہر کی تھی وہ کمارل بھٹاچاریہ جس کا نام سن کر وید ورودھیوں اور ناستکوں کی رُوح فنا ہوتی تھی جس کی علمی لیاقت کا لوہا دست دشمن مانتے تھے۔ جس کی قربانیاں اور ایثار مسلمہ تھے جو ویدک دھرمیوں اور ایشور بھگتوں کا واحد سہارا تھا وہ خوشی کے ساتھ شاستر آگیا کے مطابق ایک پرائشچت کرنے کے لئے چاولوں کے چھلکوں کی آگ میں جل مرنے کو تیار بیٹھا ہے۔ شنکر آچاریہ جی نے جب یہ خبر سنی کلیجہ مسوس کر رہ گئے تھوڑی دیر کے لئے آپ کو دنیا اندھیر دکھائی دینے لگی۔ انھیں مایوسی کے ڈراؤنے اور خوفناک بادل نظر آنے لگے۔ اُن کی امید یاس میں بدل گئی مگر فوراً ہی سنبھل کر کمارل بھٹاچاریہ کے پاس پہنچنے کے لئے بے تاب ہو گئے۔

جب شنکر آچاریہ جی موقعہ پر پہنچے تو عجیب نظارہ پیش نظر دیکھا۔ چاولوں کے بھاری ڈھیر کو آگ لگا دی گئی ہے اور اس کے درمیان ایک مہان تیجومی مورتی براجمان ہے۔ کون؟ ویدوں کا پرستار حقیقت کا شیدائی اور استقلال کا مجسمہ کمارل بھٹاچاریہ .... کمارل بھٹاچاریہ کے چہرے سے مسرت کا نور برس رہا تھا۔ ایک یزدانی نور اُن کے مکھ منڈل پر چھایا ہوا تھا۔ چھلکوں کی اس چتا کے چاروں طرف اُن کے شاگرد کھڑے پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ یہ درد انگیز نظارہ دیکھ کر سوامی شنکر آچاریہ کا دل بھی قابو میں نہ رہ سکا۔ آخر بڑی جرأت کر کے وہ چتا کے اور بھی نزدیک جا کر کہنے لگے۔ ویدک علمیت کے آفتاب! دنیا بھر کی آنکھیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ آپ کی علمیت، فضیلت اور عدیم المثال قربانی کو دیکھ کر بڑے بڑے گیانی تپسوی لوگ گوشہ نشینی کو ترک کر کے آپ کی شرن میں آ رہے ہیں۔ ہم آپ کو اس حالت میں دیکھ کر ماہی بے آب ہو رہے ہیں۔ آپ ہمیں اور ملک کے ان سینکڑوں استری پُرشوں کو کس کے حوالے کر کے جلتی ہوئی آگ کے شعلوں میں آسن لگائے بیٹھے ہیں۔ آپ کا یہ فعل دیکھنے والوں کے لئے خودکشی کا محرک ہو گا۔ اس لئے آپ اس بھوتک آگ سے نکل کر لاکھوں انسانوں کے لئے سچے دھرم کی جو آپ نے شاہراہ تیار کی ہے اس پر چلنا بھی سکھائیں۔ دھرم رہت!

استقلال کے دیوتا! کیا میری التجا آپ کے دل میں کچھ تحریک پیدا کرے گی۔ کیا آپ کی اُمید پہ سب کام چھوڑ کر سیدھا آپ کے پاس آیا ہوں۔ میرے ساتھ یہ پنڈت لوگ آپ کو دیکھ کر حیران ہیں کہ آپ نے کونسا ایسا پاپ کیا ہے جس کا اتنا خوفناک پرائشچت آپ کو سوجھا ہے؟ اے ویدوں کے گیاتا! آپ نے شاستروں کی مہانتا تھی۔ آپ کے بعد اب ویدوں کا رکشا جاننے والا کون ہوگا؟ آپ کے سمجھائے سچا اور عملی طور پر آستک اور ویدوں پہ یقین رکھنے والا اب کہاں ملیگا؟ آہ! دیکھیں تو ویدی اور جاتی کی حالت کو پھر ایک بار دیکھیں جس دیش اور دھرم کی خاطر آپ کے دل میں اتنی تڑپ ہے درد ہے اور قربانی کا مادہ ہے اُسے کس کے بھروسے چھوڑ چلے ہیں۔ اے سچے مہاتما! ہماری پرارتھنا کو قبول کیجئے اور چتا سے باہر آجائیے!"

کمارل بھٹا چاریہ نے اگرچہ اس سے پہلے سوامی شنکر آچاریہ کو دیکھا نہیں تھا۔ مگر اُن کی شہرت ضرور کمارل بھٹا چاریہ نے کانوں سے سن رکھی تھی۔ اب جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کے سامنے وہی [illegible] افضل شری شنکر آچاریہ جی کھڑے مخاطب کر رہے ہیں تو نہایت خوش ہوئے اور اُن کی بہت تعریف کی اور کہا!

"پیارے شنکر! مجھے افسوس ہے کہ آپ اُس وقت تشریف لائے ہیں جبکہ میں اپنی زندگی ختم کر چکا ہوں۔ میں آپ کا سواگت کرتا ہوں اور تمام بھارت واسیوں کو جو ناستکتا کے ظلم و ستم سے مضطرب و مجبور ہیں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ تم خود گیانی ہو۔ آتما امر ہے۔ میرے اس طرح جلنے سے میری حقیقت نابود نہیں ہوگی۔ میری آتما سدھار کی ان تمام خواہشوں کے ساتھ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گی۔ آپ کے یہاں آنے سے میری دلی آرزو بر آئی ہے اور مجھے کامل یقین ہے کہ آپ سناتن ویدک دھرم کو پھر سے پرچلت کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ میں نے ویدک کرموں پر ویاکھیا کی ہے۔ کرم مارگ کو شودھن کیا ہے۔ طریق عمل کو صاف کیا ہے۔ بودھوں کے دلائل اور نکتہ چینی کا جو وہ وید پر کیا کرتے تھے حتی المقدور غیر معمولی جواب دیا ہے۔ مجھے دُنیاوی لذات اور اس زندگی کی اب ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ تاہم میں اپنے میں یہ طاقت محسوس کرتا ہوں کہ اس پرائشچت کو ٹال سکوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بودھ اور جین مت سے گیان حاصل کرنے اُن کے فلسفوں سے پوری واقفیت پیدا کرنے کی غرض سے اُن کی پاٹھ شالاؤں کا ششیہ بنا۔ اُن کے درشنوں کا گہرا مطالعہ کیا۔ میں جانتا ہوں کہ ایک شبد کا اُپدیش کرنے والا بھی گورو کی حیثیت رکھتا ہے۔ چونکہ میں نے بودھ اور جین مت کے درشن انہیں سے پڑھ کر انہیں کا کھنڈن کیا۔ ہر چند کہ ایسا کرنے پر میں حق بجانب ہوں تاہم یہ شاستر مریادا کے خلاف ہے اور شاستر مریادا کے مطابق میں گورو کل کی مخالفت کا مجرم ہوں۔ اس جرم کا پرائشچت یہی ہے کہ میں چاولوں کے چھلکوں کے ڈھیر میں اپنا شریر بھسم کر دوں تاکہ میں اس پاپ کا ازالہ بھی کر لوں اور دوسرے جنم میں مجھ پر اس پاپ کا کوئی اثر نہ ہو۔ مجھے اس بات کا فخر ہے کہ میں نے جو کچھ بھی کیا ہے۔ صداقت کے بول بالا کے لئے ہی کیا ہے۔ مجھے مرنے کا ہرگز خوف نہیں۔ میری آتما اس جاری کئے ہوئے کام کو اس بھوتک شریر کو چھوڑ کر بھی کریگی اور اس طریقہ سے کرے گی جس میں پوری شکتی ہوگی اور کامیابی ہوگی۔ اسی لئے مجھے یہ غم نہیں کہ میں اپنا کام ادھورا چھوڑ رہا ہوں۔ آپ جیسے مرد میدان میرے مشن کو پہلے سے ہی لئے ہوئے کام کر رہے ہیں۔ اب میری آتما آپ کی آتما سے مل کر غیر مرئی طور پر اپنے مشن کو پورا کریگی اس لئے آپ میرے جل جانے پر افسوس نہ کریں۔ بلکہ یہ سمجھیں کہ میں شاستر مریادا کی تعلیم میں اپنے عناصری جسم کو قربان کر رہا ہوں۔ اُمید ہے۔

آپ لوگ دیہہ تیاگ پر شانت رہیں گے۔ افسوس نہیں کریں گے۔ آپ میرے سب سے بہترین شِشیہ منڈن مشر کے پاس جائیں۔ وہ آپ کے کام کا آدمی ثابت ہوگا۔ اگرچہ وہ ویدک دھرم کے پرچار میں لگا ہوا ہے مگر پورتی شاستر پر ابھی اس کو وشواس پیدا نہیں ہوا۔ اس کی استری بھی بڑی عالمہ ہے اس کو قائل کر کے اپنے ساتھ ملا لو۔ ایشور بھلی کرے گا۔ اچھا اب آخری وقت ہے مجھے ایشور دھیان کی آگیا دیں"۔ اتنا کہہ کر کمارل بھٹا چاریہ ایشور کے دھیان میں لین ہو گئے۔ اتنے میں آگ کے شعلے بھی زوروں کے ساتھ بھڑک اٹھے۔ کمارل بھٹاچاریہ کمال استقلال کے ساتھ بیٹھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ آخیر میں ان کے جسم کی نورانیت آگ کے شعلوں میں مل گئی اور باقی جسم راکھ ہو کر چھلکوں کے راکھ میں محو ہو گیا۔

کمارل بھٹاچاریہ کے شریر تیاگ کے اس واقعہ نے شنکر آچاریہ کے حوصلے اتنے بلند کر دیئے کہ جس کا نتیجہ اُن کی کامیابی اور دِگ وجے کی صورت میں ظاہر ہوا۔

# فیضِ عمل

شری حسرت رسالپوری

یہ حقیقت کوئی شرمندۂ اظہار نہیں
زندگی کا دشمن ہیم ہو تو کچھ بار نہیں (۱)
جس کے سینے میں اگر جذبۂ ایثار نہیں!
سچ تو یہ ہے کہ وہ جینے کا بھی حقدار نہیں

ٹوٹ کر رہتی ہیں فولاد کی زنجیریں بھی
عزم راسخ سے بدل جاتی ہیں تقدیریں بھی

زندگی جس کی کبھی اک دھن میں بسر ہوتی ہے
اُس کے قدموں پہ فدا فتح و ظفر ہوتی ہے (۲)
ہر طرف مایۂ صد برق و شرر ہوتی ہے
ایسے انساں پہ زمانے کی نظر ہوتی ہے

کوئی مشکل ہو وہ بے پاؤں گذر جاتی ہے
بگڑی ہر بات بہر طور سنور جاتی ہے

گر ارادہ ہے تو کونین بھی ہے زیر نگیں
ڈگمگاتے ہوئے قدموں کی نہ ہے کوئی زمیں (۳)
پھر سبھوں کے لئے ہر کام میں تخصیص نہیں
جم کے جو خاک پہ بیٹھا وہ ہوا عرش نشیں

کوئی صورت ہو زمانے کی بدل جاتی ہے
سامنے آئی ہوئی موت بھی ٹل جاتی ہے

لگن اک کام کی شب و روز اگر ہو جائے
کوئی منزل کوئی میدان ہو سر ہو جائے (۴)
بحر کو سعی و عمل چاہیں تو بر ہو جائے
بوند ہر دم جو پڑے سنگ میں گھر ہو جائے

عزم نادار کو ذی جاہ بنا دیتا ہے
یہ غلاموں کو شہنشاہ بنا دیتا ہے

# جب تک ہم دھرم مارگ پر رہیں گے فتح ہماری ہو گی!

## ڈاکٹر کانے کی "تاریخ دھرم شاستر" مکمل۔ پونا کی تقریب میں راشٹرپتی کی تقریر

پونا ۱۷ دسمبر۔ راشٹرپتی ڈاکٹر رادھا کرشنن نے آج یہاں زور دے کر کہا کہ "جب تک ہم اپنے دھرم شاستروں کے مطابق حق و صداقت کے رستے پر رہیں گے فتح لازمی طور پر ہماری ہو گی۔ آپ مہا مہوپادھیائے پی وی کانے کی عظیم الشان تاریخی تصنیف "تاریخ دھرم شاستر" کی آخری جلد کی اشاعت کی تقریب کی صدارت کر رہے تھے۔ مہا مہوپادھیائے کانے نے یہ کام ۳۵ سال ہوئے شروع کیا تھا۔ یہ تقریب یہاں بھنڈارکر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں منعقد کی گئی جس کی سرپرستی میں یہ کام جاری رہا ہے۔ پوری تصنیف پانچ جلدوں میں ہے اور کل صفحے ۶۵۰۰ سے زیادہ ہیں۔ راشٹرپتی نے شاستروں کی اس تعلیم کی یاد دہانی کرائی کہ "جہاں دھرم ہے وہاں جیت ہے"۔ ایک ایسے وقت میں جب ہمارے سامنے جنگ و جدل کی دھول اور جابرانہ نظریات کا اندھیر چھایا ہوا ہے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ آتما کی روشنی اور عقل کی روشنی بھی ہے اس سے ہماری اُمید بندھتی ہے کہ جب تک ہمارا عمل صحیح اور درست ہے فتح ہماری ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم جو کام بھی کریں ہمیں اپنے دل میں نفرت اور بد خواہی کے جذبات پیدا نہیں ہونے دینے چاہئیں۔ اپنے بدترین دشمنوں کے لئے اپنے دل صاف رکھو۔ آپ نے دھرم کی تعریف پیش کرتے ہوئے کہا "دھرم وہ ہے جس سے کل انسانی سماج ایک رشتے میں بندھتا ہے"۔ جس چیز سے بھی انسانی سماج ایک ہوتا ہے وہ دھرم ہے جس سے سماج کا شیرازہ بکھرتا ہے وہ ادھرم ہے۔

شباب للت ایم اے

غیر مطبوعہ

# دولت کے دیوانے

کوئی فرزانۂ راز آشنا مجھ کو یہ سمجھا دے!
کہ مال و زر پہ آخر کس لئے انسان مرتا ہے!
یہ دولت کے عوض کیوں بیچ دیتا ہے ضمیر اپنا!
ٹکوں کے واسطے کیوں بیکسوں پر ظلم کرتا ہے؟

گرا دیتا ہے خود کو چند سکّوں کے لئے انساں
یہ کتنے جبر کرتا ہے خود اپنی روح پر تن پر
تشدد، قتل و غارت، آبرو ریزی، سیہ کاری
لگاتا ہے یہ داغِ معصیت کیوں اپنے دامن پر؟

مجھے تسلیم دولت بھی بڑی شے ہے زمانے میں
مگر ہر درد کی اس کو دوا ہم کہہ نہیں سکتے!
اسے حاصل تو ہے قدرت بہت حاجت روائی کی
مگر ہر حال میں مشکل کشا ہم کہہ نہیں سکتے

یہ دولت لا تو دیگی ساز و سامانِ عیش و مستی کے
سکونِ دل مگر اس سے میسّر آ نہیں سکتا
کسی گل رخ کے نازک جسم کو تو مول لے لو گے
مگر دولت سے اُس کا دل خریدا جا نہیں سکتا

کتابیں سارے عالم کی خرید و اپنی دولت سے
مگر تم علم کی تنویر سے گھر بھر نہیں سکتے
بھلے ہی گھر میں لا دو مال و زر سے چاندنی بیوی
مگر اُس کی محبت کا تو سودا کر نہیں سکتے

فراہم کر تو سکتا ہے یہ دھن آلاتِ موسیقی
گلو کو یہ کمالِ نغمگی تو دے نہیں سکتا
یہ رقص و نغمہ و ساغر کو یکجا کر تو سکتا ہے
مگر دل کو سرور و سرمدی تو دے نہیں سکتا

غذائیں سینکڑوں چاہے خرید و اپنی دولت سے
مگر تم بھوک سی انمول شے کیونکر خرید و گے؟
مسرت مال و زر سے تو میسّر آ نہیں سکتی
ربابِ روح کی پُر کیف لَے کیونکر خرید و گے؟

بھلے ہی اپنی دولت سے یہ سب تم نے خریدے ہیں
حریری چادریں، مخمل کے بستر، ریشمی تکیے
مگر دولت سے میٹھی نیند تم کیونکر خریدو گے؟
نہ آئے نیند شب کو تو ہیں پتھر ریشمی تکیے

عبث دولت کے پیچھے بھاگتے پھرتے ہو دیوانو
عبث اس کے لئے تم دل پہ اتنا جبر کرتے ہو
مسرت روح کو دولت سے مل سکتی نہیں ہرگز
اسے تم بھی سمجھتے ہو مگر کب صبر کرتے ہو

# موت اور زندگی جلد دوئم پر اخبار ملاپ کا ریویو

کپورتھلہ کے ایک سنیاسی سوامی بھولا ناتھ جی کا ریویو ان کالموں میں پہلے بھی آچکا ہے۔ وہ نہ صرف شنکر ایڈیشن میں کافی مضامین رُوحانیت کے متعلق لکھتے رہتے ہیں۔ بلکہ اُن کی ایک چھوٹی سی کتاب موت اور زندگی کا میں اِن کالموں میں ریویو بھی کر چکا ہوں۔ سوامی جی نے اب اس کتاب کا دوسرا حصہ چھپوایا ہے جو پہلے حصے سے بہت بڑا اور جامع ہے۔ روحانیت کے متعلق بیش قیمت واقفیت دینے کے علاوہ سوامی جی نے اس میں مشہور سائنسدان آئینسٹین کی تھیوری آف ریلٹوٹی کا تجزیہ کرکے ثابت کیا ہے کہ مادہ پرستی کا آخری سرا ہے۔ اس لئے جب تک سائنسداں روحانیت کو بنیاد بنا کر آگے نہیں بڑھتے تب تک وہ دنیا کو ترقی یا آنند کی طرف سے جانے کی بجائے بربادی اور تباہی کی طرف ہی لے جائینگے۔ مغربی سائنس کی دیگر تھیوریوں مثلاً ۹۰ عناصر اور سورج آگ کا گولہ ہے۔ وغیرہ کو انھوں نے دلیل اور منطق کے زور سے غلط ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کے متعلق پراچین بھارت اور ویدوں کے نظریے کس قدر ٹھوس اور درست ہیں اور اُنھیں بنیاد مان کر دنیا دی مسائل حل کرنے میں کتنی مدد مل سکتی ہے۔ موت اور زندگی ایک قیمتی اور قابل قدر کتاب ہے۔ سوامی جی کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ وہ لوگ ویدیا میں گہری دسترس رکھتے ہیں اور یہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ محض کتابی ہی نہیں بہت کچھ انوبھو بھی ہے۔ اس لئے یہ اور بھی قیمتی ہے۔ اس لئے اسے عوام تک پہنچانے کا کوئی بہتر انتظام ہونا چاہیئے۔

قیمت فی جلد تین روپے صفحات تین صد سے زاید حصہ اول کی قیمت ایک روپیہ۔ دونوں منگوانے والوں کو محصول ڈاک معاف

ملنے کا پتہ:- **سوامی بھولا ناتھ سرنا امرت بازار کپورتھلہ** ۸۰

# تعریفی چٹھیاں!

شری مان نندہ صاحب جی !

جے ست نارائن جی کی سیوا میں نویدن ہو کہ بندہ کو رسالہ اوم کا مطالعہ کرتے اب سال پورا ہونے والا ہے گذشتہ سال جب میں نے سب سے پہلے دیوالی ایڈیشن کا مطالعہ کیا تو میرے من نے آواز دی کہ اس مرتیو لوک میں رہتے ہوئے موجودہ دور میں صرف اُردو کا واحد رسالہ اوم ہی ہے جس میں دھرم شاستر کی جھلک صحیح نظر آ رہی ہے اس آواز پر سالنامہ پریم انک منگوا کر خریدار ماہواری صورت میں بن گیا اور ہر ماہ مجھے اپنا رسالہ اوم مختلف دھارمک نمبروں کی صورت میں درست ملتا رہا ہے۔ اور مجھے ہر نئے اور پرانے ماحول کے مقابلہ اور تبادلہ خیالات سے مستفید ہونے کا کافی سے زیادہ مزید موقعہ نصیب ہوا ہے۔ مختلف دھارمک نمبرات ہی رسالہ ہذا کے سنہری زینے تصور ہو رہے ہیں۔ بندہ نے اب پھر آئندہ سال کے لئے اپنا چندہ بھیج کر مستقل خریدار بننے کی کوشش کی ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب جی کی داد دیتا ہوں کہ اُنھوں نے اپنے سماج کے بھولے بھٹکے بھائیوں کے لئے بجلی کی روشنی کا کھمبہ تیار کر دیا ہے کہ اس کی ترقی ہی اپنے ہند وسماج کی ترقی عیاں ہے۔ دھارمک پہلو سے مجھے کافی دلچسپی کا موجب ہے۔ جے ہند۔ بشمبر ناتھ سورن بار لوی ٹیچر مڈل سکول بڈھیال براہمناں۔

۲۔ محترم منیجر صاحب نمستے !

رسالہ اوم ماہ دسمبر موصول ہوا ماقبل فارم منی آرڈر موصول ہو چکا ہے جواباً عرض ہے کہ 12-17 کو مبلغ -/7 روپے ارسال خدمت کر دیئے جائیں گے بہر صورت خاطر جمع فرما کر مطمئن رہیں گے۔ V.P ہرگز ہرگز روانہ نہ کریں گے سلسلہ اسی طرح قائم رکھیں گے آپ کو معلوم ہے کہ ہم آپ کے قدیمی مدت دراز سے ہی خواں ہیں اور ہمارا وہار آپ سے ہمیشہ صاف پایا ہے اس لئے اُمید قوی ہے کہ آپ سلسلہ پرچہ منقطع نہ فرما کر قائم رکھیں گے اپنا مشکور بنائیں گے۔ کہ رسالہ اوم کی بلند ترین روحانی خیالات کی پرواز دور حاضرہ میں بنی نوع انسان کے سکون دل کا اک مخصوص نسخہ ہے یا نور وحدت کا ایک دیپ ہے۔ جو تاریک دلوں کو نور معرفت سے روشن کرتا ہے اس لئے یہ چند سطور بغرض آپ کے اطمینان کے تحریر کر کے ارسال ہیں کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

# سُقراط

## اقربا میرے کریں خُون کا دعوے کس پہ

یونان کے دارالسلطنت اشینہ میں سفرونقیس نام کا ایک بُت تراش تھا۔ اُسی کو سقراط کا باپ ہونے کی عزت حاصل تھی۔ ہوش وحواس سنبھالتے ہی سقراط نے بھی یہی خاندانی صنعت حاصل کرنی شروع کی جس کی یونان میں اُن دنوں بہت ہی قدر تھی۔ لیکن اسی اثنا میں قریطو نامی ایک دولتمند فلسفی نے اس کی طباعی و ذہانت کا اندازہ کر کے اُسے تحصیل فلسفہ کی طرف متوجہ کیا۔ اس طرح سقراط نے آبائی کام چھوڑ کر مسائل الٰہی اور رموزِ حکمت دریافت کرنے کی طرف توجہ کی۔ اِن دنوں اس نے بندقلیس نامی ایک حکیم کے اُصولوں کی پیروی کی۔

کچھ عرصہ کے بعد اُس نے ایک جانباز سپاہی کی حیثیت سے فوجی خدمات بھی انجام دیں۔ عربی محققین کا قول ہے کہ اُس زمانہ میں یونان والے فلسفیوں اور حکیموں کی قدر بطور مذہبی مقتداؤں کے کرتے تھے اور لڑائی کے موقعہ پر بھی متبرکاً فوج کے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ اسی رسم کے مطابق یونان کا فرمانروا ایک مرتبہ سقراط کو اپنی فوج کے ساتھ میدانِ جنگ میں لے گیا۔

مگر سقراط بجائے سپاہیوں میں رہنے اور اُن سے ملنے جلنے کے ایک خلوت مکان میں بیٹھا رہتا اور جب آفتاب نکلتا تو دھوپ کھانے کے لئے باہر آ بیٹھتا۔ ایک دن اتفاقاً بادشاہ اُس طرف سے گزرا اُس کی طرف دیکھتے ہی بادشاہ نے کہا۔ کہ "آپ میرے پاس کیوں نہیں آتے؟" جواب دیا "فرصت نہیں ملتی"۔ پوچھا "آخر آپ کیا کام کرتے ہیں؟" کہا۔ "صرف وہی کام جس سے زندگی رہ سکے"۔ بادشاہ نے حیرت سے کہا۔ "یہ کونسی بڑی چیز ہے یہ تو آپ کے لئے میرے پاس ہر وقت موجود ہے۔ جب اور جس وقت آیئے حاضر کر دوں گا"۔ سقراط نے کہا کہ اگر یہی اُمید ہوتی تو میں کبھی آپ کا دروازہ نہ چھوڑتا"۔ یہ سُن کر بادشاہ نے کہا۔ "اچھا! فرمایئے آپ کو کسی چیز کی حاجت تو نہیں ہے؟" کہا۔ "جی ہاں! ہے اس قدر کہ گھوڑے کی باگ موڑ کر چلے جایئے اور میری دُھوپ چھوڑ دیجئے"۔

اب بادشاہ نے اُس کی اس بے نفسی پر عش عش کر کے خلعت فاخرہ اور بہت کچھ مال و زر منگوا کر دینا چاہا مگر سقراط نے انکار کیا اور کہا کہ بادشاہ! تو نے اُس چیز کے دینے کا وعدہ کیا تھا جس سے زندگی کو قیام ہو۔ حالانکہ دے وہ چیز رہا ہے جس سے موت کو قیام ہو۔ سقراط کو زمین کے پتھروں (جواہرات) گھاس کے ریشوں (کپڑوں) اور کیڑوں کے لعاب دہن (ریشمی کپڑوں) کی ضرورت نہیں ہے اور جس چیز کی اُسے واقعی ضرورت ہے وہ جہاں ہے جہاں اور جس جگہ ہو ہمیشہ اُس کے پاس رہتی ہے"۔

اس جواب نے بادشاہ کو ایسا لاجواب کیا کہ بجز اس کے کہ چپکا واپس چلا جائے اور کچھ بن نہ پڑی۔

اس کے بعد سقراط نے بہت دنوں تک طیماطاؤس ایک زبردست فلسفی کی شاگردی کی اور اپنے فلسفیانہ مذاق میں زیادہ تر اُسی کے نقشِ قدم پر چلتا تھا۔ تعلیم دینے کے زمانہ میں طیماطاؤس اُسے کچھ لکھنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ بلکہ مجبور کرتا تھا کہ ہر چیز کو زبانی یاد کر لیا کرے۔ ایک دن سقراط نے اُسے کہا کہ آپ مجھے لکھنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟ طیماطاؤس بولا۔ "علم الٰہی اور رموزِ حکمت کا مُراد جانوروں کی کھال پر رہنا اچھا یا انسان کے دل پر؟ اگر راستہ میں کوئی شخص تم سے کوئی مسئلہ پوچھ بیٹھے تو کتاب دیکھنے کے لئے گھر دوڑے جاؤ گے؟"۔ یہ بات اُن کے دل میں جم گئی اور اسی وجہ سے وہ اپنے تمام شاگردوں کو لکھنے اور تالیف و تصنیف سے منع کیا کرتا تھا۔

وہ اپنے علمی ذوق میں اس قدر ڈوبا ہوا تھا اور علم و حکمت کی شرافت کو اس پایہ کا مانتا تھا کہ اُن مسائل کا

چمڑے یا حریر (اُن دنوں کاغذ نہ تھا) پر لکھنا اُس کے خیال میں بے ادبی اور گستاخی میں شامل تھا۔ وہ لکھتا اور دعویٰ کرتا ہے کہ حکمت پاک اور مقدس چیز ہے۔ نہ اس میں کوئی خراب چیز ہے اور نہ اس میں کسی قسم کی نجاست ہے۔ لہٰذا اس کی شان اس سے اعلیٰ ہے۔ کہ اس کے رموز لوح دل کے سوائے کسی اور چیز پر ثبت کئے جاویں اور اسی وجہ سے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اُس نے بجائے فائدہ پہنچانے کے علم و فضل کو ضرر پہنچایا ہے کیونکہ سوائے پڑھا دینے اور شاگردوں کو سکھا دینے کے نہ کبھی کوئی مضمون اُس نے لکھا اور نہ اپنے باغ علم کے خوشہ چینوں میں سے کسی کو لکھنے دیا۔ تاہم دُنیا میں حکمت و فلسفہ کا جہاں تک اور جس قدر رواج ہوا ہے۔ سب اُسی کی برکت ہے۔ اسی لئے کہ افلاطون و ارسطو طالیس جو فلسفہ کے زبردست ارکان اور پہلے مروج تسلیم کئے جاتے ہیں دونوں نے اپنے چراغ علم اُسی کے چراغ سے روشن کئے تھے۔

افلاطون سے بھی زیادہ تزہد، خدا پرستی اور علوم روحانیہ میں منہمک رہنا سقراط کی زندگی کا طرز عمل تھا۔ دولت و حشمت کو وہ ذلیل اور ہیچ خیال کرتا تھا اور فخر و تمکنت کو انسان کا سب سے بڑا عیب۔ آخر اسی تصوف کے دریا میں غوطے لگاتے لگاتے اور الٰہیات کے آسمان پر عروج کرتے کرتے اس درجے کو پہنچ گیا کہ بے اختیار ہو کر صدائے توحید بلند کی۔ مُلک اور قوم میں ہر طرف بت پرستی کا رواج تھا اور صنم پرستی یونانیوں کا عام مذہب بنی ہوئی تھی۔

سقراط نے ایک پیغمبر کی شان سے بے خوف و خطر کہنا شروع کیا کہ اِن بتوں کی پرستش کو چھوڑ دو۔ جو پتھر سے کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔ نہ بول سکتے ہیں نہ سُن سکتے ہیں نہ اُن میں کسی قسم کی حس و حرکت ہے۔ عبادت صرف اُس ایک خدائے واحد بزرگ کے لئے ہے جو پاک و صاف ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے حکیم و دانا ہے۔ جسے ہر بات کی قدرت ہے اور ہر چیز اُس کے اختیار میں ہے۔ لہٰذا اُسی کی پرستش کرو۔ نیکی کرو۔ بُرے کاموں سے بچو۔ اور اپنی فحش حرکات سے باز آؤ۔

یہ خبر جیسے ہی مشہور ہوئی یونانیوں کا مذہبی مقتدا۔ بڑے بڑے بت خانوں کے پجاری اور سلطنت کی کونسل کے تمام ارکان بگڑ گئے۔ ہر طرف سخت برہمی پیدا ہوئی اور آخر اشینہ کے قاضیوں اور مجسٹریٹوں نے بالاتفاق اُس کے واجب القتل ہونے کا فتوےٰ دے دیا۔ فرمانروائے اشینہ کو اگرچہ یہ فتوےٰ نہایت ہی ناگوار تھا مگر مجبور تھا اور اُس کے اختیار سے باہر تھا کہ کونسل کے فتوے کو مسترد کر دے۔ تاہم اُس نے اِتنی مہربانی ضرور کی کہ سقراط سے پوچھا کہ "آپ جس طرح قتل ہونے کو پسند کریں۔ وہی طریقہ عمل میں لایا جائے"۔

سقراط نے زہر پی کر جان دینے کو پسند کیا اور یہی طریقہ منظور کر لیا گیا۔ اُن دنوں معمول تھا کہ ہر سال ایک جہاز یونانیوں کی نذریں اور چڑھاوے کی چیزیں لے کر اپالو کے مندر کو جایا کرتا۔ اپالو یونانیوں کا سب سے بڑا دیوتا تھا۔ جو دُنیا میں سورج کا مظہر خیال کیا جاتا تھا۔ یہ جہاز جب تک واپس نہ آجاتا اور جب تک نذر و نیاز کی چیزوں کے قبول ہو جانے کا یقین نہ ہو لیتا۔ اُس وقت تک کسی مجرم کو موت کی سزا نہ دی جاتی۔ موسم خراب ہونے اور سمندر میں تلاطم ہونے کی وجہ سے اُس زمانے میں جہاز کی روانگی میں بہت دیر ہو گئی۔ جس کی وجہ سے بیچارہ سقراط واجب القتل ٹھہرائے جانے کے بعد بھی کئی ماہ تک قید خانہ میں پڑا رہا۔ قید میں وہ نہایت ہی استقلال اور جوانمردی سے موت کا انتظار کرتا تھا۔ یہ بھی غنیمت تھا کہ اس کے شاگردوں اور عزیزوں کو اجازت تھی کہ جس وقت اور جب چاہیں اُس سے آ کر مل جائیں۔

اب جہاز کے آنے کو دو چار روز ہی رہ گئے تھے کہ اُس کے شاگرد اور قدردان سمجھے ہوئے تھے کہ قیامت کی گھڑی سر پر آیا چاہتی ہے۔ اُنہی دنوں اُس کا شاگرد رشید اقریطون قید خانے میں آ کر اُس سے مِلا اور بولا۔ "جہاز آجکل میں آیا ہی چاہتا ہے۔ پھر اُس کے آجانے کے بعد کوئی تدبیر نہ بن پڑے گی۔ میں نے داروغہ مجلس کو راضی

کر لیا ہے کہ چار سو روپے لیکر آپ کو نکل جانے کا موقعہ دیدے۔ آپ بس اتنا کیجئے کہ رات کو چپکے سے نکل کر رُدم میں چلے جایئے جہاں آپ آزادی سے رہیں گے اور کوئی آپ کا بال بیکا نہ کر سکے گا"۔ سقراط نے کہا۔ "اقریطون! تم جانتے ہو کہ میں چار سو روپے کا بندوبست نہیں کر سکتا۔ نہ اتنا روپیہ نقد میرے پاس موجود ہے اور نہ اتنا اسباب رکھتا ہوں کہ اُسے بیچ باچ کر فراہم کر سکوں"۔

اقریطون بولا۔ "میرا یہ مطلب نہ تھا کہ آپ روپے کی فکر کیجئے۔ اس کا بندوبست میں کر لوں گا۔ آپ صرف اقرار کیجئے کہ قید خانہ سے نکل کر چلے جایئے گا"۔ اس کا جواب سقراط نے یہ دیا کہ "یہ سزا جو مجھے دی گئی ہے خود اپنے وطن اور اپنی قوم کی طرف سے دی گئی ہے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ ان لوگوں نے مجھے قید کیا اور قتل کرنا چاہتے ہیں اور پھر یہ بھی جانتے ہو کہ میں اس سخت سزا کا مستحق نہیں ہوں۔ نہ میں نے کوئی جرم کیا ہے نہ کسی کا کچھ بگاڑا ہے بلکہ میرا جرم صرف یہ ہے کہ ظلم و طغیان کی مخالفت کرتا ہوں اور لوگوں کو کفر، الحاد اور خدا کی ناشکری سے روکتا ہوں۔ بُت پرستی کو برا کہتا ہوں اور شرکت کی برائیاں ظاہر کرتا ہوں میری یہ حالت کسی طرح بدل نہیں سکتی۔ جہاں جاؤں گا اور جب تک زندہ رہونگا۔ اسی اصُول پر قائم رہوں گا۔ اور یوں ہی لوگوں کو ہدایت کرنے کی کوشش کروں گا۔ پھر رُدم میں کیا ہے۔ جہاں جاؤں گا یہی حال ہوگا اور جس سرزمین پر رہوں گا۔ یہی فساد کھڑا کروں گا۔ اور اس کی سزا جب اہل وطن اور دوستوں سے یہ ملی ہے تو غیر قوم والے اس سے بھی سخت سزا دیں گے۔ انھیں تو ہموطنی کا تھوڑا بہت پاس اور لحاظ بھی ہوگا مگر غیروں سے اتنی بھی اُمید نہیں کی جا سکتی"۔

یہ سُنکر اقریطون بولا۔ "اگر آپ کو اپنے اُوپر ترس نہیں آتا تو اپنے اہل و عیال اور بال بچوں پر تو ترس کھایئے"۔ سقراط نے کہا کہ "اس حیثیت سے بھی میرا رُدم جانا مناسب نہیں ہے۔ وہاں میرے بعد نہ ان کا کوئی حامی ہوگا، نہ پُرسانِ حال اور یہاں تم لوگ موجود ہو۔ جن سے ہر طرح لطف اور شفقت کی اُمید ہے"۔ آخر اقریطون لاجواب ہو کر چپ ہو رہا۔ اور نہایت حسرت اور اندوہ کے ساتھ قید خانے سے چلا آیا۔ اس کے تیسرے دن قیامت کی گھڑی آگئی جبکہ سقراط دُنیا سے رخصت ہونے والا تھا۔ صبح ہوتے ہی قید خانے کے باہر تمام شاگردوں کا ہجوم ہوگیا وہ لوگ ہجوم کئے ہوئے تھے کہ قید خانے کا داروغہ دروازہ کھول کر اندر سقراط کے پاس گیا۔ پھر وہاں کونسل کے گیارہ ارکان آئے اور چند لمحے اُس کے پاس ٹھہر کر چلے گئے۔ اب سقراط کے پیروں سے زنجیریں کھول دی گئیں جن میں ایام اسیری میں وہ غریب جکڑا رہتا تھا اور شاگردوں وعزیزوں کو اجازت دی گئی کہ اپنے اُستاد اور عزیز کا آخری دیدار دیکھ لیں۔ اجازت پاتے ہی یہ سب لوگ اندر گئے۔ اور سقراط کے آس پاس بیٹھ گئے۔ ان لوگوں کو دیکھ کر یہ بے نفس حکیم یونان تخت سے اُتر کر زمین پر آبیٹھا۔ اپنی رانیں کھولدیں۔ اُن پر ہاتھ پھیر البعض بعض جگہ انھیں ملا اور دبایا اور حاضرین کی طرف دیکھ کر کہا۔ خدا کی بھی کیا حکمت ہے کہ ایسی ایسی چیزوں کو جمع کر دیا ہے جو باہم ایک دوسرے کی ضدیں ہیں کوئی راحت نہیں ہوتی جس کے بعد اَلم نہ ہو اور کوئی اَلم نہیں ہوتا جس کے بعد راحت نہ ہو۔ اس وقت تک سب لوگ خاموش بیٹھے نہایت حسرت سے اس کی صورت کو دیکھ رہے تھے۔ یہ الفاظ اس کی زبان سے نکلتے ہی بحث چھڑ گئی اور جس کے دل میں آئی کہنے لگے چنانچہ سمیاس اور قیدوں نے نفس کے افعال کے متعلق سوال کیا اور سقراط نے اس اطمینان کُشادہ خاطری اور خندہ پیشانی کے ساتھ جواب دیا کہ گویا اُسے موت کی خبر ہونا تو درکنار یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ قید خانے میں ہے۔ سقراط نفس انسانی پر ایک نہایت دقیق معنی خیز اور محققانہ لیکچر دے رہا تھا اور لوگ حیرت سے اُس کی طرف دیکھ رہے تھے کہ یہ دل کا کتنا بڑا مضبوط ہے اور کس قدر بےخوف ہے کہ موت کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ اور ایسی نازک گھڑی میں بھی ایسا ثابت قدم ہے کہ معمولی اخلاق اور عادات میں بھی کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔ آخر سمیاس سے ضبط نہ ہو سکا اور بولا افسوس! آپ سے نہ کچھ پوچھتے بنتی ہے اور نہ نہ پوچھتے۔ پوچھتے ہیں

تو آپ سے علیحدگی کے خیال سے دل بھر آتا ہے اور نہیں پوچھتے تو حسرت رہ جاتی ہے کہ اِن رموزِ الٰہی کو آپ کے بعد کس سے پوچھیں گے" سقراط نے کہا "میاں! جو کچھ پوچھنا ہو شوق سے پوچھو۔ تمہارے ان سوالوں سے میں خوش ہوتا ہوں اور میرے نزدیک تو اس حال اور اس زندگی میں اور اس دوسرے حال اور دوسری زندگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ تغیر کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کا خیال میرے ذوق علم پر غالب آجائے۔ اگرچہ اس انقلاب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم بہت سے نیک، فاضل، لائق دوستوں اور رفیقوں سے جدا ہو جاتے ہیں مگر ان کو چھوڑ کر ہم ان سے بھی اچھے ان سے زیادہ فاضل و لائق دوستوں اور بھائیوں سے ملتے ہیں۔ میں اب یہاں سے جا کر اسلاؤکس، ایا رس اور قیاس سے ملوں گا۔

نفس پر بحث ختم ہونے کے بعد شاگردوں نے عالم کی حیات اور آسمانوں کی حرکت کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ عناصر اربعہ کی ترکیب کیونکر ہے۔ اِن مسائل پر بھی بحث کر کے سقراط نے سب کا اطمینان کر دیا پھر دیر تک علوم الٰہی اور اسرار ربانی کے بہت سے رموز بیان کرتا رہا اور جب اچھی طرح سب کی تسلی و تشفی ہو گئی تو بولا۔ اب میں جانتا ہوں وقت آگیا کہ غسل کر کے جہاں تک ممکن ہو، عبادت کروں اور کسی کو اپنی میت کے غسل کی تکلیف نہ دوں۔ مجھے ارآمانی نے بلایا ہے اور زاؤس کے پاس جانے والا ہوں (یہ بھی قدیم مشہور یونانی ناموروں کے نام ہیں) اور تم بھی اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ گے یہ کہتے ہی اٹھا ایک کمرے میں جا کر نہایا اور غسل کے بعد دیر تک وہیں مصروف عبادت رہا۔ اس وقت وہ عبادت کر رہے تھے اور دوسرے کمرے میں اس کے شاگرد اور پیرو بیٹھے باہم افسوس کر رہے تھے اور بار بار ان کی زبان سے نکلتا تھا کہ افسوس! کتنا بڑا حکیم اجل اور پدر شفیق چھوٹا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہم سب یتیم ہو جاویں گے۔

اب سقراط عبادت کے کمرے سے نکل کر باہر آیا اور اپنے بچوں اور بیوی کو بلایا۔ ایک بڑا بیٹا تھا اور دو ننھے ننھے بچے تھے۔ جنھیں سامنے بلا کر اس نے رخصت کیا کچھ سمجھایا بجھایا اور کہا بس اب جاؤ۔ اس وقت موقعہ پا کر اقریطون نے کہا۔ آپ ان بچوں اور اپنی بیوی کے متعلق ہمیں کیا حکم دیتے ہیں اور خود ہمارے لئے کیا فرماتے ہیں جواب دیا۔ کچھ نہیں جو ہمیشہ کہتا رہا کہ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ وہی اب بھی کہتا ہوں۔ اگر تم نے اس نصیحت پر عمل کیا تو مجھے بھی خوش کرو گے اور ان تمام لوگوں کو بھی جو میرے ہمخیال ہیں یہ کہہ کر خاموش ہو گیا اور سب شاگرد بھی خاموشی سے اس کی صورت دیکھتے رہے اتنے میں ممبران کونسل کا ایک خادم یا یوں کہئے کہ عدالت کا چپڑاسی آیا اور حکیم اجل کی طرف دیکھ کر بولا۔ اے سقراط! آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کی موت کا باعث نہیں ہوں۔ آپ کے لئے یہ حکم ان گیارہ ممبروں نے نافذ کیا ہے جو عدالت فوجداری کے رکن ہیں اور مجھے اس کی تعمیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس کے بجالانے پر میں مجبور ہوں۔ حالانکہ میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ تمام لوگوں سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ لہٰذا اس جام زہر کو لے لیجئے اور نوش کیجئے۔ اس کے پیتے وقت جو اضطرابی اور بیقراری کی حالت طاری ہو۔ اس کو صبر اور ضبط کے ساتھ گوارا کیجئے اور نوش کیجئے چپڑاسی کہنے کو تو اتنا کہہ گیا مگر ساتھ ہی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بے اختیار روتا ہوا الٹا پھرا۔ سقراط نے اسی استقلال کے ساتھ نہایت شگفتگی اور بے نفسی سے کہا۔ میں تمہارا کہنا مانوں گا اور تم کو الزام نہیں دیتا۔ یہ کہہ کے چند لمحہ سقراط خاموش رہا پھر اقریطون کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔ یہ شخص تو چلا گیا میرے لئے شربت مرگ کب لائے گا اور ایک نوجوان سے کہا "اسے بلاؤ تو"۔ نوجوان نے پکارا۔ اس کی آواز کے ساتھ ہی سرکاری چپڑاسی آیا۔ اب اس کے ہاتھ میں زہر کا جام تھا سقراط نے جام ہاتھ میں لے کے بلا تامل بغیر کسی بیتابی کے اور نہایت بے پرواہی کے ساتھ منہ سے لگا لیا گراں پایہ استاد کو جام زہر پیتے دیکھ کر شاگردوں میں ضبط کی تاب نہ رہی۔ زار و قطار رونے لگے اور ہر طرف سے نوحہ بکائی کی آواز بلند ہوئی۔ اب سقراط نے پورا جام پی کر ان لوگوں کی طرف توجہ کی ان کو اس آہ و زاری سے روکا اور سمجھانے لگا۔ کہ اس طرح بے صبر نہ ہونا چاہیئے۔ میں نے عورتوں کو اس وقت اسی

وجہ سے ہی صرف ہٹا دیا تھا کہ اُن سے ضبط نہ ہو سکے گا۔ الغرض ایسی باتیں کہیں اور ایسا حوصلہ بندھایا کہ سب لوگوں کو اپنے اس فعل پر ندامت ہوئی اور خاموش ہو رہے۔ اب سقراط اُٹھ کھڑا ہوا اور اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ گویا کسی تکلیف کو دبا اور ٹال رہا تھا تھوڑی ہی دیر ٹہلا ہوگا کہ پاؤں کی طاقت سلب ہو گئی۔ اور اُسی سرکاری آدمی سے مخاطب ہو کر بولا۔ اب میرے پاؤں بوجھل ہو گئے اور مجھ میں چلنے کی قوت نہیں ہے۔ اُس نے کہا۔ لیٹ جایئے۔ سقراط بے تامّل لیٹ گیا اور ایک نوجوان شخص پیر دبانے لگا۔ دباتا تھا اور بار بار پوچھتا تھا کہ میرا دبانا آپ کو محسوس ہوتا ہے؟ جواب دیا "نہیں"۔ اب کمر تک جسم سرد اور بے جان ہو گیا۔ سرکاری آدمی بولا۔ بس یونہی یہ حالت جب قلب تک پہنچے گی تو آپ ختم ہو جاویں گے۔

اب اقریطون نے بیتابی کے ساتھ پکارا۔ اے امام حکمت! یہ کیا بات ہے کہ آپ کے حواس اور آپ کی عقل بھی ویسی ہے جیسے کہ ہماری ہے۔ اس بارے میں کچھ ارشاد ہو۔ اب سقراط میں بات کرنے کی تاب نہ تھی مگر زور کر کے بولا "میں تم سے وہی کہتا ہوں جو کچھ کہہ چکا ہوں"۔ یہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور اقریطون کا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ لیا اقریطون نے کہا۔ جو فرماتے ہیں۔ فرمایئے۔ اس کا جواب سقراط نہ دے سکا بلکہ اب آنکھیں پتھرا گئیں مگر پھر بھی اتنا ایک جملہ اور اُس کی زبان سے نکلا۔ "میں اپنی جان اُس خدا کے سپرد کرتا ہوں جو سب کا سچا معبود ہے"۔ اسی جملہ کے ساتھ اُس گراں پایہ حکیم اس فلسفی خداشناس اور اس غوّاص دریائے معرفت کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔

افسوس! زمانے!! تو نے کیسے کیسے عالم لوگوں پر کیا کیا ظلم کئے ہیں۔ یہ [illegible] ایسی موت کہ دشمن اور قاتل تک کھڑے روتے ہیں۔ یونان نے یہ ایسا فعل کیا ہے کہ اس سے زیادہ شرمناک فعل قتل [illegible] سرزد نہ ہوا ہوگا۔ اور کیا عجب کہ اُس کے انتقام میں اسی گھڑی سے اُس قدیم متمدّن اور زبردست قوم کا تنزّل شروع ہو گیا ہوگا کیونکہ چند ہی روز کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ یونان کی سلطنت خاک میں مل گئی۔ اُس کی آزادی ہمیشہ کے لیے چھین گئی اور وہ رومیوں کی ماتحتی میں ذلت

# فلسفۂ حیات

از پروفیسر بخشی اختر امرتسری یادگار رونق دہلوی

مر کے خود فرق حیات و موت سمجھتا ہوں میں!
پہلے اک قطرہ تھا اب دریا ہوا جاتا ہوں میں!

کچھ سمجھ آتا نہیں چکر حیات و موت کا!!
بار ہا آتا ہوں میں کیوں بار ہا جاتا ہوں میں

موت پر میری ۔ تمہاری چاک درمانی ہے کیوں
صبر اے اہلِ جہاں بس لوٹ کر آتا ہوں میں!

اہلِ دنیا کے نشاط و غم کی حد ہوتی نہیں!
اس طرف آتا ہوں میں جب اس طرف جاتا ہوں میں

پھوٹ پڑتا ہوں کبھی بنکر شعاعِ آفتاب
مٹ کے نورِ حسن مطلق میں سما جاتا ہوں میں

ہر نشاط آکر بھلا دیتی ہے اسرارِ حیات
غم میں جب ہوتا ہوں رازِ زندگی پاتا ہوں میں

نعمتِ درد و الم للہ نہ مجھ سے چھینئے!
اِن غموں ہی سے تو لطفِ زندگی پاتا ہوں میں

جلوۂ حسنِ ازل کا شوق دامن گیر ہے!
واہ وا بیگانۂ دنیا ہوا جاتا ہوں میں!

قطرہ قطرہ میں وہی وہ نور آتا ہے نظر
ذرہ ذرہ میں اُسی اُس کی ضیا پاتا ہوں میں!

لگ ہی جاؤں گا کنارے ایکدن اختر ضرور
بحرِ ہستی کی روانی میں بہے جاتا ہوں میں

# ولی ابوالحسن

## "یہ پُتلے خدا کے بنائے ہوئے ہیں"

ایک درویش جو شہر طالقان کا باشندہ تھا۔ خرقان میں رہنے والے ایک ازبس عالی ہمت اور بزرگ مرتبہ ولی ابوالحسن کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ بڑے صدق و نیاز کے ساتھ بلند پہاڑوں اور لمبی وادیوں کو طے کرتا ہوا جب وہ خرقان پہنچا تو اس نے ولی صاحب کے گھر کا نشان پوچھا اور اُس مکان پر جاکر بڑے ادب کے ساتھ دروازے کی گھنٹی بجائی۔

دریچہ سے ایک عورت نے جھانک کر دریافت کیا کہ کیا چاہتے ہو؟

درویش بولا۔ میں ولی صاحب کی زیارت کے لئے آیا ہوں۔

عورت بڑے زور سے قہقہہ لگا کر بولی۔ واہ! تیرا یہ سفر اور درویش دونوں ہی ہنسنے کے لائق ہیں۔ کیا تجھے گھر میں کوئی کام کاج نہ تھا؟ کہ تو بیہودہ اِدھر چلا آیا۔ کیا تجھے آوارہ گردی کا سودا ہو گیا تھا یا وطن میں تو دُکھی تھا؟ اس طرح عورت نے بہت ہی فحش اور مکروہ باتیں کہیں جو قابل ذکر نہیں ہیں۔

درویش اِس عورت کی باتیں سُن کر بڑا مغموم اور مُضطرب ہوا۔ آنکھوں سے آنسو برساتے ہوئے پھر سوال کیا۔ آخر بتلاؤ تو سہی وہ سچا بادشاہ کہاں ہے؟

عورت بولی وہ پرلے درجے کا مکّار اور اندر سے کھوکھلا ہے اور احمق لوگوں کے لئے ایک جال بُن رہا ہے۔ تیرے ایسے لاکھوں بے شعور اس کے کمندِ گمراہی میں پھنس رہے ہیں۔ اگر تو اُسے بغیر دیکھے واپس چلا جائے تو گمراہی سے بچ جائے گا۔ وہ تو بڑا ڈھینگیا پیالہ چٹ اور پیٹو آدمی ہے۔ اُس کے خالی ڈھول کی آواز دُور دُور تک پھیل رہی ہے رات کے مردود اور دن کے یاوہ گو لوگ اس پر لٹّو ہو رہے ہیں علم و کمال کی راہ چھوڑ کر مکر و دغا کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے کوئی انھیں درست کرنے والا نہیں رہا۔ اس جماعت کی بدعت تو اب دنیا میں فاش ہو رہی ہے۔

درویش نے اِن باتوں کی تاب نہ لاکر نعرہ لگایا کہ بس! دن کے وقت چوکیداروں کا کام ہی کیا۔ اس بزرگ کا نور مشرق و مغرب میں پھیل رہا ہے۔ اس آفتابِ حقیقت کے رُو برُو تو آسمانی سورج بھی شرمساری سے زرد ہو رہا ہے۔ میں ہوا کا بادل نہیں ہوں کہ تیری بیہودہ باتیں سُن کر واپس پھر جاؤں۔ بدعت بھی وہی بُری ہوتی ہے جو ہوس سے پیدا ہو۔ خدا سے پیدا ہونے والی بدعت تو خود کمال ہوتی ہے۔ جہاں نورِ معرفت چمکتا ہے وہاں تو کفر بھی ایمان ہو جاتا ہے اور اُسر بھی دیوتا بن جاتا ہے تو شمعِ حق پر پھونک مارتی ہوئی اپنا منہ سر جلا بیٹھے گی۔ کیا کتا سمندر کو پلید کر سکتا ہے؟ یا پھونک سُورج کو بُجھا سکتی ہے۔ تیرے ایسی بہت سی چمگادڑیں خواب لیا کرتی ہیں کہ اب سُورج دُنیا سے معدوم ہو چکا ہے۔ چاند چاندنی برساتا ہے اور کتا بھوں بھوں کرتا ہے۔ ہر ایک شخص اپنی فطرت پر مجبور ہے لیکن رات کو چاندنی میں چلنے والے مسافر اپنا راستہ کب چھوڑتے ہیں۔ جُزو اپنے کُل کی طرف خواہ مخواہ تیزی کے ساتھ چلا جاتا ہے تیرے کہنے سے رُک نہیں سکتا۔ منصور کے اعلانِ انا الحق نے سب کور باطنوں کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ اگر تو آنکھیں

رکھتی ہے تو کھول کر دیکھ کہ جب بندہ کی "میں" وجود سے نیست ہو گئی تو باقی کیا رہ جائے گا (باقی خدا ہی رہ جاتا ہے) تھوک کبھی بھی آسمان پر نہیں پہنچتی۔ بلکہ لوٹ کر تھوکنے والے کے منہ پر گرتی ہے۔ تو جیسے پٹو اور طبل خوار کہتی ہے۔ ساتویں آسمان بھی اس کی درگاہ کے بندے اور مشرق و مغرب اس کے بھکاری ہیں۔ ایسے بزرگوں کی بدولت ہی تو آسمان نور و گردش اور شاہی ایوان رکھتا ہے۔ ان کے لئے سمندر مچھلیوں اور موتیوں سے بھرپور ہے۔ اُن کی خاطر ہی زمین اپنے اندر خزانے اور باہر گل ہائے یاسمین رکھتی ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے۔ تو پہاڑ بے سوال ہی زر و لعل اور مومیائی سے بہرہ ور نہ ہوتے اور نہ ہی جہان کو بلا مانگے بے حد رزق نصیب ہوتا۔ دنیا بھر کے رزق اِن ہی کے تو رزق خوار ہیں اور رنگل میوے ان کی بارش رحمت کے خشک لب ہیں۔ یہ ایک بعید العقل راز ہے کہ دینے والوں کو ہی ہمیشہ دیا جاتا ہے۔ فقیر جو لیتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں وہ دراصل وہی زر اور پوشاک دیتے ہیں۔

کہاں وہ پاک روح اور کہاں تجھ سی بے حیا بیوی۔ اگر تیری اس گھر سے نسبت نہ ہوتی تو میں تجھے پارہ پارہ کر دیتا۔ چونکہ تو اس شاہ زمان کی گھر والی ہے۔ اس لئے میں ویسی گستاخی کرنے کی جرأت نہیں رکھ سکتا۔

اس کے بعد وہ درویش اس ولی کے متعلق دوسرے لوگوں سے دریافت کرنے لگا۔ ایک نے بتلایا کہ وہ پہاڑی جنگل سے لکڑیاں لینے گئے ہیں۔ پس اُس نے بھی جنگل کا رخ کیا۔

جاتے جاتے اس کے دل میں وسوسے اٹھ رہے تھے کہ وہ ایسے بزرگ ہو کر ایسا ہم نشیں کیوں رکھتے ہیں۔ بھلا دیوتا اور بھوت کیونکر اکھٹے رہ سکتے ہیں۔ وہ ایسی باتیں دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ دور سے وہ بزرگ شیر پر سوار دکھلائی دیئے۔ دیکھا کہ شیر اُن کی لکڑیاں کھینچ رہا ہے اور خود لکڑیوں پر بیٹھے ہوئے ہاتھ میں سانپ لئے اسے کوڑے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

ولی صاحب دور سے ہی درویش کو دیکھ کر ہنستے ہوئے کہنے لگے کہ نفس کی باتیں مت سن۔ اور جو کچھ درویش پر اب تک گزری تھی، اپنی ضمیر سے جان کر سب کی سب کھول کر سنا دی اور پھر اپنی عورت کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں اس کی ہم نشینی کو اپنے نفس کی خاطر برداشت نہیں کرتا۔ یہ خیال تیرے نفس کا ہے۔ اس پر مت ٹھہر۔ اگر میرا صبر اس عورت کا بوجھ نہ سہہ سکتا۔ تو شیر نر کس طرح میری لکڑیاں کھینچتا۔ میں خالق کے امر و فرمان کھچا ہوا ہوں کہ تشنیع عام کی پرواہ رکھوں۔ اس کا حکم ہی میرے لئے خاص و عام ہے۔ میری روح سدا اس کی طالب ہے میں سب کی تحسین اور تشویق سے دور ہوں اور کسی اور کی تصدیق و تکذیب کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میرا فرد یا جفت ہونا ہمائے نفس سے نہیں ہے۔ کیونکہ میری جان مہرہ کی مانند خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ایک بیوقوف عورت تو کیا میں ایسی ہی کئی اور عورتوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہوں مگر رنگ و بو کے عشق سے کبھی نہیں۔

میں نے تیری خاطر یہ نچلے درجے کی بات کہی ہے تاکہ تو بدخو ساتھی کے ساتھ نبھانا سیکھ لے۔ اور خوش و خندان ہو کر یہ بوجھ اُٹھا سکے۔ صبر ہی مشکلات کی چابی ہے۔ کمینوں کے ساتھ نرباہ کرنے سے تیرے اندر نور جلوہ گر ہوگا۔ اس سے آگے جو کچھ ہے اُس کا ذکر کیا کروں وہاں تو جا (جگہ) ہی نہیں ہے۔ بس نور ہی نور کی تصورات اور اوہام سے دور ہے۔"

ہندوؤں کے پران شاستر (Mythology) میں ہر ایک دیوتا کسی نہ کسی پشو کا باہن (سواری) رکھتا ہے۔ کوئی شیر پر، کوئی گرڑ پر، کوئی راج ہنس پر اور کوئی چوہے پر سوار ہے۔ یہ تمام مورتیاں ایک نہایت گہری سچائی کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہر ایک دیو بھاو کسی نہ کسی پشو بھاو کو جیتنے (اُس پر سوار ہونے) سے پیدا ہوتا ہے۔

کرودھ کو جیتنے سے کھشما اور دویش کو جیتنے سے پریم کی پراپتی ہوتی ہے۔ ہمارے وجود میں جتنے بھی پشو بھاؤ دیکھے جاتے ہیں وہ ہمارے اندر دیو بھاؤں کے ظہور کے لازمی وسیلے ہیں۔ پشو بھاؤ کے مقابلہ میں دیو بھاؤ ظاہر ہوتا ہے اور معنی رکھ سکتا ہے اور دیو بھاؤ کی نسبت سے ہی ہم پشو بھاؤ کو جان سکتے ہیں۔ بلندی اور پستی ہمیشہ باہمی نسبت سے ہستی اور معنی رکھ سکتے ہیں۔

ہر انسان کے وجود میں صرف ایک حیوان ہی نہیں بلکہ کل حیوانات موجود ہیں۔ اگر ہم ان حیوانات سے مغلوب ہو جائیں تو ہم درجۂ زندگی میں حیوانات سے بھی گر جائیں گے لیکن اگر ہم ان پر غالب آسکیں تو ہماری زندگی تمام خیالی دیوتاؤں سے برتر ہوگی۔

مذکورہ بالا حکایت میں ولی صاحب کا شیر پر سوار ہونا یہ اشارہ دیتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر غالب آچکے تھے۔ روحانی طاقت بیرونی چیزوں پر قابض ہونے اور قدرتی طاقتوں کے ساتھ لڑائی کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنے وجود کے اندر اپنے نفسانی میلانات پر سواری کرنے سے ہاتھ لگتی ہے۔ پس سچی روحانی طاقت کا اصلی راز یہ ہے کہ اپنے اندرونی حیوان کو کمزور بنانے کی بجائے اُسے دن بدن طاقتور بنا کر اُس پر سواری کرنا سیکھا جائے ہم اپنے حیوانی جزو کو ضعیف رکھ کر کبھی اعلی درجہ کی روحانی طاقت حاصل نہیں کر سکیں گے۔

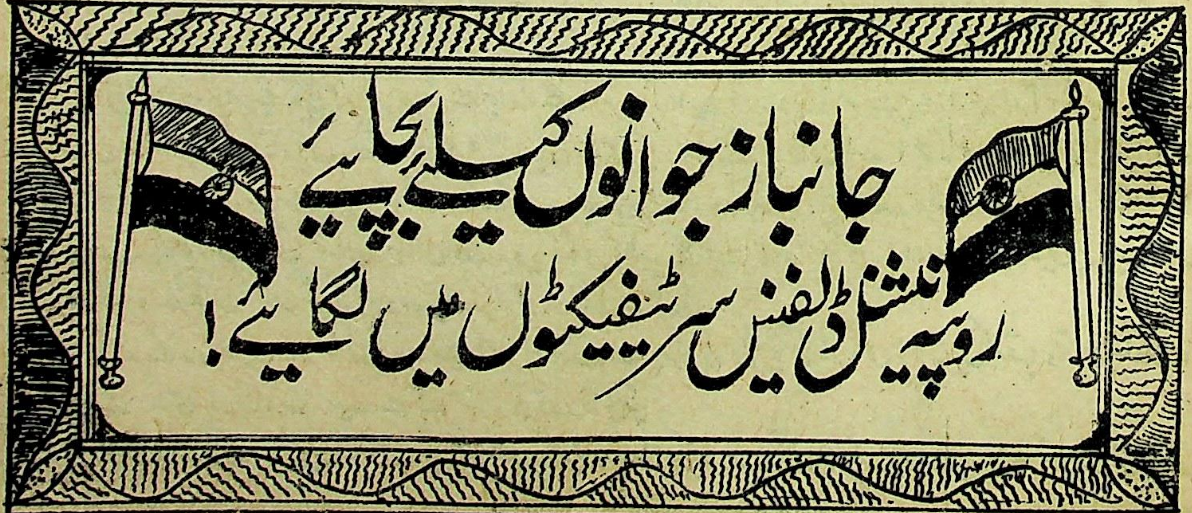
حقیقت میں جو بھی شخص روحانی طاقت رکھتا ہے وہ اُسی طرح شیر پر سواری کرتا ہے ؎

تو یقین مے دان کہ ہر شیخے کہ ہست
ہم سواری مے کند بر شیر مست
صد ہزاراں شیر زیر ران شاں!
پیش دیدۂ غیب بین ہیزم کشاں!

(مثنوی شریف)

تو یقینی طور پر جان لے کہ جو بھی روحانی عظمت رکھتا ہے وہ شیر مست پر سوار ہوتا ہے بلکہ غیب بین آنکھ ایسے لوگوں کی ران تلے لاکھوں شیروں کو لکڑیاں کھینچتے دیکھا کرتی ہے لکڑیاں کھینچنے کے یہ معنی نہیں کہ وہی جذبات نفسانی جو پہلے ہم پر حکمران ہو رہے تھے نئی زندگی حاصل ہونے پر نہ صرف ہماری اطاعت قبول کرتے ہیں بلکہ ہمارے خادم بن جاتے ہیں +

(اوم شم)



# امیر خسرو

## "درد مند عشق را دارُو بجز دیدار نیست"

امیر خسرو ترکوں کے قبیلہ لاچین سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کے والد سیف الدین شہر کش کے رہنے والے تھے اور اپنے قبیلے کے رئیس تھے۔ چنگیز خانی حملوں نے انھیں اپنا وطن مالوف چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ ہندوستان چلے آئے اور سلطان محمد تغلق کے دربار میں ایک عہدہ جلیلہ پر متعین ہوئے۔ امیر خسرو کی ولادت ۶۵۱ھ میں بمقام پٹیالی جو ضلع ایٹہ کا ایک قصبہ ہے ہوئی۔ سات برس کی عمر میں باپ کے سایہ کو کھو بیٹھے۔ شروع ہی سے انھیں روحانیت اور شاعری کے ساتھ مس تھا۔ اگرچہ صغیر سنی ہی میں اُن کے والد نے انھیں مکتب میں بٹھا دیا تھا لیکن اُن کا دل لکھنے پر مائل نہ تھا بلکہ اس طرف پڑا رہتا تھا۔ ۱۵ ۱۸۲ کے سن میں تحصیل علوم سے فراغت حاصل کی۔

سلطان غیاث الدین کے دوران حکومت میں کشلو خاں المعروف بہ چھجو ایک گرامی قدر امیر تھا اور سلطان وقت کا بھتیجا بھی۔ جو دوسخا اور علم دوستی کے باعث مشہور زماں تھا۔ اولاً اُسی کے دربار میں خسرو نے باریابی حاصل کی اور اکثر قصیدے اس کی مدح میں قلمبند کئے۔

کشلو خاں سے تعلقات زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہے۔ اس کے بعد خسرو نے بغرا خاں کی طرف جو کہ سلطان کا بیٹا تھا۔ مراجعت کی۔ اُس نے خسرو کی بہت زیادہ قدردانی کی اور اپنا ندیم خاص بنا لیا۔ سلطان اور بغرا خاں ایک بغاوت کے فرو کرنے کے لئے بنگال گئے، خسرو بھی ساتھ تھے۔ سلطان نے بغرا خان کو بنگال کا گورنر مقرر کر دیا۔ لیکن امیر خسرو کا دل بنگال میں کیوں لگتا۔ رخصت لی اور دہلی کی راہ لی۔ خسرو کی شاعری کا اب کافی شہرہ ہو گیا تھا۔ سلطان محمد قاآن جو سلطان کا بڑا بیٹا تھا۔ اسی اثنا میں ملتان کا گورنر مقرر ہوا۔ اُس نے امیر خسرو کو شعرائے خاص میں داخل کیا اور انھیں اپنے ساتھ ملتان لے گیا۔ اُس کی پانچ سال تک ملازمت کی۔ بدقسمتی سے تاتاریوں نے ملتان پر حملہ کیا۔ اگرچہ کئی تاتاریوں نے شکستیں بھی کھائیں۔ لیکن بالآخر پلّہ تاتاریوں کا ہی بھاری رہا۔ امیر خسرو اور حسن دہلوی دونوں معرکہ میں شریک تھے۔ انھیں گرفتار کر کے بلخ لے گئے۔ ان خونین واقعات پر خسرو نے نہایت ہی دردناک مرثیے لکھے۔ اور دہلی روانہ کئے۔

اُن کے مرسلہ مرثیے دہلی میں گھر گھر پڑھے جاتے تھے۔ اور لوگ اپنے عزیزوں کی موت پر ہزار ہزار آنسو بہاتے تھے۔ دو سال بعد خسرو نے تاتاریوں سے کسی نہ کسی طرح رہائی حاصل کی۔ دہلی پہنچ کر خان شہید (جو کہ سلطان کا بڑا بیٹا تھا اور ملتان کا گورنر تھا) کی وفات پر جو مرثیہ لکھا تھا۔ اُسے دربار میں پڑھا۔ دربار میں اس قدر رقت طاری اور اتنا واویلا مچا کہ سب بے حواس ہو گئے۔ سلطان اس قدر رویا کہ اُس کی طبیعت سخت ناساز ہو گئی۔ اور اسی صدمہ میں چل بسا۔ اُس کے بعد خسرو نے خان جہان گورنر اودھ کے دربار میں رسائی حاصل کی۔

اُس کے دربار میں دو سال تک رہے ماں کی محبت نے پھر دہلی میں کھینچ بلایا۔ اُس زمانہ میں کیقباد تخت سلطنت پر متمکن تھے۔ اُسی بادشاہ نے سب سے پہلے خسرو کی قدردانی کی۔

کیقباد نے تین سال بعد وفات پائی۔ اُس کے بعد سلطان جلال الدین خلجی جو ایک سن رسیدہ اور نہایت ہی با اثر

امیر تھا، تخت سلطنت پر بیٹھا جلال الدین خلجی نہایت قابل اور باعظمت بادشاہ تھا۔ علم دوست اور فیاض بھی تھا شعر بھی کہتا تھا ایسے بادشاہ کے دربار میں خسرو سے زیادہ اور کون مرکزِ عنایات ہو سکتا تھا۔ شروع ہی سے جلال الدین خسرو کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ امارت کے زمانہ ہی میں اُن کا معقول مشاہرہ مقرر کر دیا تھا سلطان ہوتے ہی انھوں نے خسرو کو اپنا ندیم خاص بنا دیا۔ امارت کا درجہ عنایت کیا گیا۔ اُس زمانہ میں قرآن شریف کے رکھنے کی خدمت ایک شخص کے سپرد ہوتی تھی۔ چنانچہ خسرو کو یہ خدمت بھی تفویض کی گئی۔ لفظ "امیر" جو خسرو کے نام سے پہلے چسپاں ہے۔ اُس کی علت غائی یہی ہے۔

اگرچہ بچپن میں خسرو کے والد نے انھیں حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر ڈال دیا تھا، تاہم دُنیاوی مشاغل کا غبار اُن کے اُوپر زیادہ چڑھ گیا تھا۔ اُسی زمانہ میں خسرو نے حضرت نظام الدین اولیا کے ہاتھ پر دوبارہ بیعت کی۔ دو آتشہ شراب بہت تیز ہوتی ہے۔ اس دوبارہ بیعت نے خسرو کی حالت کو بالکل ہی بدل دیا۔ اب وہ مذاہب کے عقائد سے بہت بلند ہو گئے اور اُن کی نظروں میں سوائے ذات احد کے کچھ رہا ہی نہ۔ چنانچہ اسی بیخودی کی حالت میں آپ نے جو نظم لکھی ہے اُسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست　　ہر رگِ من تار گشتہ حاجت زنار نیست
ما اسیراں را تماشائے چمن درکار نیست　　داغ ہائے سینۂ ما کمتر از گلزار نیست
عاشقاں را روزِ محشر با قیامت کار نیست　　کارِ عاشق جز تماشائے جمالِ یار نیست
از سرِ بالین من برخیز اے نادان طبیب　　دردمندِ عشق را دارو بجز دیدار نیست
شاد باش اے دل کہ فردا بر سرِ بازارِ عشق　　مژدۂ قتل است گرچہ وعدۂ دیدار نیست
ناخدا در کشتیٔ ما گر نباشد گو مباش　　ما خدا داریم ما را ناخدا درکار نیست
خلق مے گوید کہ خسرو بت پرستی مے کند　　آرے آرے مے کنم با خلق و عالم کار نیست

اب خسرو پر اور ہی رنگ تھا حضرت نظام الدین اولیا اُن کی رُوحانی فضا میں بلندیٔ پروازیوں کو دیکھ کر نہایت خوش ہوتے تھے اور خسرو کے اندر درست معنوں میں عشق الٰہی جاگ اُٹھا تھا اور وہ ہر قسم کی مذہبی حدود سے بہت ہی بلند ہو چکے تھے۔

اس کے بعد یہ حالت ہو گئی کہ اپنا تمام مال و زر خواجہ صاحب کے نام پر لُٹا دیا۔ ........
........ اس اثنا میں خواجہ صاحب نے بھی اپنا شریر چھوڑ دیا۔ خسرو ماتمی لباس میں ملبوس ہو گئے اور خواجہ صاحب کے مزار پر بطور مجاور چھ ماہ گزارے اور ۷۲۵ھ میں لبیک کہا۔ انھیں حضرت خواجہ صاحب کے مزار کی پائنتی میں دفن کیا گیا۔ جو اُن کی روحانی عظمت کا بدیہی نشان ہے۔

(اوم شم)

از امیر الشعراء، دیوان پنڈی داس قمرؔ

# ہندوستاں ہمارا

ہندوستاں کے دم سے ہے کُل جہاں ہمارا
خوش حال جس جگہ ہے پیسہ جواں ہمارا
صدیوں سے یہ وطن ہے آرامِ جاں ہمارا
ہے پریم کا ترانہ وِردِ زباں ہمارا
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

ممکن ہے مدتوں سے فخرِ جہاں ہمارا
ایسا بھی ہے کسی کا جیسا مکاں ہمارا
سوراج بن کے سورج چمکا یہاں ہمارا
مٹ مٹ کے کہہ رہا ہے دردِ نہاں ہمارا
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

بعد از خدا یہی ہے روزی رساں ہمارا!
پُرسانِ حال ہر دم ہے مہرباں ہمارا!
بیمار کا معالج اور راز داں ہمارا
ہے کانِ سیم و زر کی یہ خاکداں ہمارا
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

اغیار جس پہ صدقے یہ ہے وطن ہمارا
ہر دل عزیز کیا ہے صحنِ چمن ہمارا
اس سرزمیں پہ شیدا ہے مرد و زن ہمارا
کرتے ہیں نذر اس کی یہ تن بدن ہمارا
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

بن کر بہار آئی وہ رونقیں ہماری!
برسا رہی ہے گوہر گلشن کی کیاری کیاری
پھر مائلِ کرم ہیں الطافِ ذاتِ باری
شیدا وطن کی بلبل یہ دیکھ کر پکاری
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

پیدا ہوئے یہاں ہم آخر یہیں مریں گے!
ہو رنج یا کہ راحت اس جا گزر کریں گے!
جب دشمنی نہیں ہے پھر کس لئے لڑینگے
اس راز کو سمجھ کر اہلِ وطن ملیں گے
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

پردہ تھا غیریت کا آنکھوں سے اُٹھ گیا ہے

دل رفتہ رفتہ سب کا اب مائلِ وفا ہے
بھارت کا ذرّہ ذرّہ کیا لعل بے بہا ہے
خوشیوں سے آج ہندی کیا خوب گا رہا ہے
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

ہردم وطن پرستی ایمان و دھرم یہ ہے
ناراض ہو نہ کوئی ہندی کا کرم یہ ہے
نیچی نظر سے چلنا آنکھوں میں شرم یہ ہے
چیونٹی کا دھیان رکھنا کچھ ہے تو بھرم یہ ہے
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

کوثر کے ساتھ مِل کر گنگ و جمن رواں ہوں
ناقوس اور اذاں بھی دونوں ہی ہم زباں ہوں
مائوشما کے گلشن و ابستہ خزاں ہوں!
ہم اُن کے وہ ہمارے کیوں فرق درمیاں ہوں
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

اب ہم ہیں اور ہمارا مسکن ہے رشکِ گلشن
خوشیوں کے پھول چُن کر ہم بھر رہے ہیں دامن
اپنوں سے ہم ہوں دُشمن ہرگز نہیں یہ ممکن
ہیں ایک ہی نظر میں مومن ہوں یا برہمن
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

شاداب گلستاں ہے سرسبز کھیتیاں ہیں!
شاہوں کی شان والے دہقاں ہیں اور کساں ہیں
لہریں وہ دودھ کی پھر چاروں طرف رواں ہیں
بِلّت کی ہے ضرورت سب نعمتیں یہاں ہیں
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

اپنوں کے ہو تم اپنے۔ اپنوں کو تم سنبھالو
غصّہ اگر نکالو تو غیر پر نکالو!
ایمان و دھرم یہ ہے کمزور کو بچالو!
یہ کہہ کے ہم وطن کو سینے سے تم لگا لو!
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

واہ خوش نصیب بھارت بیدار بخت تیرے
بِلّت سے آملے ہیں سب تاج و تخت تیرے
روپوش ہو چکے ہیں جو دن تھے سخت تیرے
خوش فہمیوں میں بدلے ارماں کرخت تیرے
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

ہو اتحادِ دل میں پھر کچھ کمی نہیں ہے!
بِلّت کی برکتوں سے دِل میں غمی نہیں ہے
اب یہ ہوائے اکھنت کچھ موسمی نہیں ہے
کہتا ہے کون ہم میں وہ یکدلی نہیں ہے
ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

بھارت کے ہیں دُلارے سب راہنما ہمارے
آنکھوں کے ہیں یہ تارے سب راہنما ہمارے
اپنے وطن کے پیارے سب راہنما ہمارے
دُکھیوں کے ہیں سہارے سب راہنما ہمارے — ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

یہ راہنما ہمارے واقف ہیں کلفتوں سے
نا آشنا نہیں ہیں دورِ مصیبتوں سے!
دل آئینہ ہیں اِن کے بھارت کی حالتوں سے
ہیں قلب صاف ان کے گردِ کدورتوں سے — ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

یارب کرم سے تیرے بدلے ہیں دن ہمارے
قائم رہیں ابد تک بھارت کے چاند تارے
ہیں جسم و جان پیارے ہندوستاں کے پیارے
قربانیاں ہیں جن کی سوراج کے نظارے — ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

عاجز قمر کی دل سے ہر دم دعا یہی ہے
سرکارِ دو جہاں میں اب التجا یہی ہے
دار الشفا کے در پر شوقِ شفا یہی ہے
جے ہند کی صدا میں نغمہ سرا یہی ہے — ہندوستاں کے ہم ہیں ہندوستاں ہمارا

# دیش پر سنکٹ اور ہمارا کرتویہ

چین کے حملہ کے پیشِ نظر آج ہمارے دیش کو ایک بڑی مشکل کا سامنا ہو رہا ہے اس وقت جو حالات ہیں کہنا مشکل ہے کہ یہ لڑائی کب تک جاری رہے اور اس کا انجام کیا ہو۔ کیونکہ اس لڑائی نے ابھی تک کوئی فیصلہ کن شکل اختیار نہیں کی۔ اور نہ ہی ابھی ایسا ہونے کی امید بھی جا سکتی ہے تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ ہمارے دیش کی ترقی کسی قدر پیچھے پڑ جائے گی اور ہمارے پلان بھی کسی قدر ادھورے رہ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ دیش میں کچھ چیزوں کی کمی بھی محسوس کی جائے تو ان تمام حالات کا سامنا کرنے کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہیئے۔

لیکن آج ہمارے دیش کے نیتاؤں کے سامنے سوال یہ ہے کہ ہمیں جنگ کا سامان وغیرہ خریدنے کے لئے کافی دھن درکار ہے۔ کیونکہ جب تک اسلحہ نہ ہوگا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اس میں شک نہیں کہ دوسرے ملکوں سے کافی اسلحہ آنا شروع ہو گیا ہے لیکن ہم کسی سے یہ اسلحہ کسی شرط پر خریدنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ہم اس کی قیمت دیں گے ہو سکتا ہے وہ ملک لینے سے انکار کر دیں۔ لیکن اس وقت جو حالات ہیں اس کے لئے ہمیں پوری تیاری کی ضرورت ہے اسلحہ کے علاوہ ہماری فوجوں کو کپڑے کھانے اور دیگر اشیا کی بھی ضرورت ہے۔ ان حالات میں روپیہ اور سونا وغیرہ اکٹھا کر کے گورنمنٹ کو بھیجیں تاکہ ہمارے جوانوں کے حوصلے بلند ہو سکیں اور وہ ماتری بھومی

# یدھ کی گھوشنا

(سمپادکیہ لیکھ)

چینی درندوں نے "منہ میں رام رام اور بغل میں چھری" کے مصداق بھارت کے نیتاؤں کو دھوکا دیکر۔ اور ظاہرا "ہندی چینی بھائی بھائی" کا نعرہ لگاکر پہلے تبت کو ہڑپ لیا پھر ہمالیہ کی لمبی سرحد پر لاکھوں کی تعداد میں فوجیں جمع کرکے اور پوری طاقت کے ساتھ لداخ اور نیفا (Neefa) پر نہایت شدت سے دھاوا بول دیا۔ چینیوں کی نیت شروع سے ہی بدنیتی اور وہ ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے تقریباً دس سال سے تیاری کر رہے تھے لیکن ہمارے لیڈر اہنسا پرمو دھرما اور پنچ شیل کے آدرش پر کاربند رہے۔ اُن کو یہ گمان تک نہ تھا کہ چین اُن کے ساتھ ایسی زبردست غداری کرے گا۔ بہرحال ہماری قوم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے اور اُن ہلاکو اور چنگیز کے نام لیوا وحشی درندوں کی زبردست فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے کمربستہ ہوگئی ہے۔ ہمارے رہنما پنڈت جواہر لال جی نہرو نے اب **جنگ کا بگل** بجا دیا ہے۔ اس لئے اپنے دیش۔ اپنی جاتی اور اپنے دھرم کی رکھشا کے لئے ہر ایک شخص کو تن من اور دھن سے اپنی گورنمنٹ کی ہر ممکن امداد کرنی چاہیئے۔ نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونا چاہیئے۔ اور دھنوانوں کو دل کھول کر دھن دینا چاہیئے۔ اور جن کے پاس سونا ہے انھیں گولڈ بانڈ خرید کر ۶½ فیصدی سود اور دیگر رعایت حاصل کرنی چاہیئے۔ آج دیش پر بے اصولے اور بے ایمان دشمن نے جو حملہ کر دیا ہے اُس کو پسپا کرنے کے لئے ہمیں ہر ممکن قربانی کرنی ہی ہوگی۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارا بہت سا علاقہ چینیوں کے قبضہ میں چلا گیا ہے لیکن ہمارے نوجوان اپنی اس پوتر بھارت بھومی کے ایک ایک انچ کے لئے بہادرانہ لڑائی لڑے ہیں۔ اور ہمارے ایک ایک سپاہی نے جب تک بیس بیس چینیوں کا صفایا نہیں کر لیا وہ پیچھے نہیں ہٹا۔ ہمارے نوجوانوں کا حوصلہ اور دلیری دیکھ کر دشمن کو دہشت آئی لیکن دشوار گذار پہاڑیوں میں جہاں ہماری طرف سے بڑی بڑی توپیں اور ٹینک اور دیگر لڑائی کا ضروری سامان نہیں پہنچ سکتا تھا۔ وہاں اگر ہمیں چند چوکیاں دینی بھی پڑی ہیں تو اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ہم سچائی پر ہیں اور ہمارا آدرش بہت بلند ہے۔ ہم چینیوں کی اِن اخلاق سوز کاروائیوں کا دلیری اور جوانمردی سے جواب دیں گے اور ہمارا یقین واثق ہے کہ **آخر فتح ہماری ہوگی** اتہاس شاہد ہے کہ ہمیشہ سچائی کی فتح ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ ست یُگ کے زمانہ میں دیوتاؤں نے اسروں پر فتح پائی۔ بھگوان رام نے راون کو فتح کیا۔ پانڈووں نے کورووں کو جیتا۔ گورو گوبند سنگھ۔ شیواجی۔ مہارانہ پرتاپ۔ جو کہ دھرم کے اوتار تھے انہوں نے تکلیفات اُٹھاکر آخر بدی کو جیتا۔ اور اپنا نام امر کر گئے۔ اسی طرح اب بھی ہم لوگ دھرم کے انویائی ہیں۔ ہماری کسی کے ساتھ دشمنی نہیں۔ ہم "جیؤ اور جینے دو" کے اصول کو پسند کرتے ہیں۔ ہمارے گوروؤں نے جنگ میں گھائل اور مرتے مرتے دشمنوں کو بھی پانی پلانے کی تلقین کی ہے ہم تمام سنسار کو سُکھی دیکھنا چاہتے ہیں ہم لوگ ایشور کو ماننے والے ہیں اور اُس کو نیائے کاری سمجھتے ہیں اس لئے ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ چینیوں نے بے رحمانہ حملہ کرکے اپنی موت کے وارنٹ حاصل کئے ہیں۔ اُن کی ظاہری فتح اُن کی شکست کی پیشن گوئی ہے۔ ہٹلر نے اپنی طاقت کے زعم میں انگلینڈ فرانس۔ روس۔ سب کو للکارا۔ اور روس کا بہت سا علاقہ فتح کرکے آخر لیکن گراڈ

تک جا پہنچا۔ لیکن وہاں پہنچ کر اُس کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔ ظالم کو اپنی طاقت کا ابھیمان ہوتا ہے اور مظلوم کو ایشور کا بھروسہ ہوتا ہے۔ ظالم ایشور کی غیبی طاقت سے ناآشنا ہوتا ہے لیکن وہی غیبی طاقت وقت پاکر اُس کا سر ونّاش کر دیتی ہے۔ جیسے ہرنیہ کشپو اور راون کو اہنکار ہو گیا تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت اُن کو زیر نہیں کر سکتی اور انہوں نے ظلم و ستم شروع کر دیا تھا لیکن وہ دونوں اُسی غیبی طاقت (ایشوری شکتی) سے مارے گئے۔ وہی حال اب چینیوں کا ہونے والا ہے۔ اگر کچھ عرصہ کیلئے ہم فتح یاب نہ بھی ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں چونکہ ہم بھی تو دھرم کرم کو تلانجلی دیکر اور غفلت کی چادر اوڑھ کر عیش و عشرت میں پڑ گئے تھے۔ اس لئے اُس کی سزا ہمیں مل رہی ہے۔ یہ جنگ و جدل قدرت کی طرف سے ہمیں جگانے کے لئے آتے ہیں۔ اور یہ مبارک ہیں۔ اب ہمارا آئندہ جیون دھرم یُوکت ہوگا۔ ہمارا آتم بل بڑھیگا۔ دیش اور دھرم کے دشمنوں کا صفایا ہوگا اور یہاں رام راجیہ استھاپت ہوگا جس کی کہ مہاتما گاندھی جی نے چیتاونی دی تھی۔

ہمارے دھرم شاستر پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ تم دھرم کی رکھشا کرو۔" دھرم تمہاری رکھشا کرے گا" ! در گورو صاحب نے بھی فرمایا ہے۔ "پرمیشور توں بھلیاں ویاپن سبھے روگ" لیکن جیسے دیوتاؤں کو راجیہ ملا تھا اور وہ عیش پرست ہو گئے تھے۔ اسی طرح ہمیں سوراجیہ ملا اور ہم عیش پرست ہو کر دھرم کرم کو تلانجلی دے بیٹھے۔ رشوت خوری۔ غریبوں کی داد فریاد کو بہرے کانوں سُننا۔ عدالتوں میں جاکر جھوٹی گواہی دینا۔ لوٹ کھسوٹ ڈاکہ زنی۔ دوسرے کے مال کو ہڑپ کرنا۔ زیادہ منافع خوری۔ کھانے پینے والی چیزوں میں ملاوٹ۔ سوچ اور پوترتا کا خاتمہ۔ سندھیا گائیتری۔ جپ تپ۔ اور ایشور آرادھنا سے لاپرواہی۔ دھارمک گرنتھوں کا نہ پڑھنا بلکہ فلمی اور فحش لٹریچر کا شوق۔ ریڈیو پر فلمی گانوں میں دلچسپی اور دھارمک بھجن کیرتن سے نفرت۔ اپنے اس ناشوان شریر کو ہرشٹ پشٹ کرنے کے لئے انڈے اور ماس کا استعمال۔ مچھلی مرغ اور بکرے اور دیگر جیووں کی ہتیا۔ بیل گھوڑے اونٹ وغیرہ جانوروں پر ظلم۔ اُن کے نازک اعضا پر چوٹوں کی بھرمار۔ اُن سے کام زیادہ لینا اور خوراک کم دینی اُن کے بیمار ہو جانے پر بھی رحم نہ کرنا۔ وغیرہ۔ سب عیب ہمارے اندر جاگزین ہو چکے تھے۔ اس لئے ہمیں قدرت نے جگا دیا ہے۔ اے بھارت نواسیو! آپ کا جنم اس دھارمک دیش میں ہوا ہے۔ اس لئے اگر آپ قانون قدرت سے لاپرواہی کریں گے تو قدرت آپ کو دیگر مغربی دیشوں سے زیادہ سزا دیگی۔ جیسے قانون کو جاننے والا وکیل اگر کوئی جرم کرے تو وہ بہ نسبت دوسروں کے سزا کا زیادہ مستحق سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اس دھارمک دیش میں جیسے پُنیہ کا پھل ادھک ہے۔ اسی طرح پاپ کا پھل بھی ادھک ہے۔ اس لئے مہاپرشوں کی بات کو مانو۔ اور دھرم کو اپناؤ۔ تاکہ قدرت آپ کی حمایت کرے اور آپ پر پھر کبھی کوئی مصیبت نہ آوے جس دھرم مارگ پر ہمارے بزرگ چلتے آئے ہیں۔ ہمیں اُسی مارگ کو اپنانا چاہیئے۔

دھرم سے بل اور بدھی ملتی ہے۔ جس سے منش کا کلیان ہوتا ہے۔ اوم شم۔

## دھرم کی جے ہو۔ ادھرم کا ناش ہو۔

### سب پرانیوں میں سدبھاونا ہو۔

### وشو کا کلیان ہو۔

گورکھ ناتھ نندہ

کوی لوکناتھ دِل سبھاش نگر دہلی

# بھارت ماں اور ہم

تیری شہرت کو پھیلائیں گے جا بجا ؎ تیری عظمت کا ڈنکہ بجا دیں گے ہم
تخت ہوگا ہمالہ سے اونچا ترا ؎ تیرے قدموں پہ دُنیا جھکا دیں گے ہم
تاجِ زر تیرے سر پہ جو پہنائیں گے ؎ اُس کو شمس و قمر چومنے آئیں گے!
تیری خاکِ مقدس کے ہر ذرّے کو ؎ جگمگاتا سِتارا بنا دیں گے ھم!
تیرے کھیتوں سے پل کر ہوئے ہیں جواں ؎ تیری آب و ہوا سے بنے جسم و جاں!
ترچھی نظروں سے دیکھے گا جو بھی تجھے ؎ سب کی نظروں سے اُس کو گرا دیں گے ہم
تجھ کو گھبرانے کی کیا پڑی پیاری ماں ؎ ہم جو جاگ اُٹھے ہیں دیش کے نوجواں!
گرا تیرے پسینے کا قطرہ جہاں ؎ وہاں ندیاں لہُو کی بہا دیں گے ہم
موت آئی مقابل تو ٹکرائیں گے! ؎ موت سے ہم بغل ہو کے لوٹ آئیں گے
تیری ہستی نہ بھائے گی جس ہستی کو! ؎ اُس کی ہستی سے ہستی مِٹا دیں گے ہم
کون کہتا ہے بیکس ہیں کمزور ہیں! ؎ ہم جواں مرد ہیں اور شہزور ہیں!!
تیرے سر کی قسم تیرے دشمن کا سر ؎ تیرے قدموں میں لا کر سجا دیں گے ہم
گولی کھا کے بھی گولی چلا سکتے ہیں ؎ ہنس کے برچھوں کے پھل ہم چبا سکتے ہیں
جس نے زخمی ہمالہ کا سینہ کیا ؎ اُس کا دِل آج چھلنی بنا دیں گے ہم

# دھرم یدھ شری گورو گوبند سنگھ جی کا آدرش

(اُن کے اپنے سری مکھ واک)

(۱) دیہو شوا بر موا ہے شُبھ کرمن تے کبھوں نہ ٹروں
(۲) نہ ڈروں ار سے جب جائے لڑوں۔ نشچے کر اپنی جیت کروں
(۳) ہوں سِکھ ہوں۔ اپنے ہی من کو۔ یہ لالچ ہے گن تو اُچروں!
(۴) جب آیوہ کی اودھ نِدان بنے اَت ہی رَن میں تب جُوجھ مروں

ارتھ۔ اے کلیان کاری بھگوان مجھے یہی وردان دیجئے کہ میں شُبھ کرم کرنے سے کبھی بھی نہ ہٹوں۔ یعنی پران انت تک نیک کام کرتا رہوں (۲) دھرم یدھ کی خاطر دشمن کے سامنے نڈر ہو کر لڑوں۔ اور جیت کا ہمیشہ یقین رکھوں (۳) میں اپنی ضمیر کا پیرو ہو کر زندہ رہوں میرے من میں تیری حمد و ثنا گانے کی سدیچھا بنی رہے (۴) ہے مہا کال! جب میرے پرانوں کے نکلنے کا سمے آئے تو میں دھرم یدھ کرتا ہوا میدانِ جنگ میں آتما دیو کو بلیدان دے دوں۔

# گورو گوبند سنگھ جی کے کارہائے نمایاں!

## (نیکی ہمیشہ بدی پر فتح پاتی ہے)

گورو تیغ بہادر کی شہادت کے بعد سکھ اتہاس میں ایک نیا دور آیا۔ اب گورو گوبند سنگھ کی رہنمائی میں اورنگ زیب کی جابر طاقت سے صحیح معنوں میں لوہا لیا جانے لگا۔ اس عہد کے طرز نظام میں ہزاروں برائیوں میں سب سے بڑی اور بنیادی برائی یہ تھی کہ اورنگ زیب بدترین قسم کا ڈکٹیٹر اور حد درجے کا متعصب شخص تھا۔ ہندو رعایا کو کسی قسم کا حق حاصل نہ تھا اور انہیں سرکاری ملازمت میں نہ لیا جاتا تھا۔ ہندوؤں پر جزیہ لگا ہوا تھا۔ ہندوؤں کو اس وقت نہ تو پالکیوں میں جانے کی اجازت تھی۔ نہ ہی وہ عربی گھوڑوں کی سواری کر سکتے تھے۔ مندر مسمار کئے جا رہے تھے۔ لاکھوں من جنیوا کٹھے کر کے جلائے جاتے تھے اور ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا جا رہا تھا۔ نتیجے کے طور پر ہندو قوم میں زبردست بے چینی پھیل گئی اور وہ اس بدترین ڈکٹیٹرشپ کو ختم کرنے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے لگے اور پھر اس وقت کی حکومت بھی کوئی ایسی ٹھوس حکومت نہ تھی۔ اورنگ زیب ہر ایک شخص پر شک کرتا تھا۔ اور اس کی یہ شکی طبیعت جلد ہی یہ رنگ پکڑ چکی تھی کہ محض جنون کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے اپنے بیٹے کو ہی جیل میں بند کر دیا تھا۔

جب کوئی بھی حکومت اس غیر یقینی کا شکار ہو جائے کہ ہر شخص دوسرے پر شک کرتا ہو تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا زیادہ دیر تک قائم رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اورنگ زیب کا عہد آنے تک مغل سلطنت کا سورج اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ کر اب ڈھلنے کی منزلوں پر آ گیا تھا۔ نہ صرف ہندو بلکہ کئی مسلم سردار بھی بغاوت پر آمادہ رہتے تھے اور انھیں بزور شمشیر ہی قابو میں کیا جا رہا تھا۔ لیکن یہ بھی اس بات کی علامت تھی کہ اب مغل سلطنت کی بنیادیں ہل رہی تھیں۔

گورو گوبند سنگھ کے حق میں ایک بات اور بھی فائدہ مند ثابت ہوئی وہ یہ کہ اس وقت اورنگ زیب دکن کی آزاد ریاستوں کو زیر کرنے میں الجھا ہوا تھا۔ اور ادھر مرہٹوں کی ابھرتی ہوئی طاقت کو دبانے کی کوشش میں تھا۔ پھر اسے اپنے کسی جنرل پر اعتبار نہ تھا۔ اور اس قدر بدظن ہو چکا تھا کہ اسے پورا پورا یقین ہو چلا تھا کہ اگر وہ ذاتی طور پر خود نگرانی نہ کرے تو کوئی کام طے نہیں پا سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض اوقات وہ کئی کئی برسوں تک راجدھانی سے باہر رہا کرتا تھا اور اس لحاظ سے پنجاب کو ایک طرح سے اپنی کسی بھی سرگرمی کو کامیاب بنانے کا پورا پورا موقع مل گیا۔

۱۶۷۵ء میں جب مغل گورنمنٹ نے دلی میں گورو تیغ بہادر کو موت کے گھاٹ اتار دیا تو پنجاب کو بچانے کی تمام تر ذمہ داری گورو گوبند سنگھ کے کندھوں پر آ پڑی۔ گورو گوبند سنگھ اس وقت بمشکل سن بلوغ کو پہنچ رہے تھے لہٰذا اپنے والد کے قتل کا بدلہ لینے کا سوال ہی ان کے لئے اس وقت تک پیدا نہ ہوتا تھا۔ شہید گورو تیغ بہادر دلی روانہ ہونے سے پہلے بالک گوبند کو گورو گدی پر بٹھا گئے تھے اور چاہے اس وقت گورو تیغ بہادر کی موت کا بدلہ لینے کا لوگوں کے دلوں میں لاکھ جذبہ سہی تاہم پندرہ برس کے بالک گوبند کے لئے دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کے خلاف اعلان جنگ کر دینا سیاسی اور تاریخی نقطۂ نگاہ سے خودکشی ہی کے مترادف تھا۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ بالک گوبند کے باپ اور دادا نے قریب قریب سات ہزار جوانوں پر مشتمل ایک فوج جمع

کر لی تھی لیکن یہ فوج منظم اور باقاعدہ نہ تھی۔ اور حالانکہ اس فوج نے تین بار شاہی فوجوں کو شکست دی تھی لیکن اب یہی کامیابیاں گوبند سنگھ کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو رہی تھیں کیونکہ جو مغل حکومت اس وقت اچانک تین بار شکست کھا چکی تھی اب پوری طرح تیار اور چوکس تھی نرم مزاج شاہجہاں کی جگہ اب سنگدل اورنگ زیب نے تخت سنبھال لیا تھا۔ سکھوں کی یہ باقاعدہ فوج زیادہ تر رضا کاروں اور باغیوں پر مشتمل تھی اور گورو گوبند سنگھ سے پہلے جو صلح اور مفاہمت کی پالیسی اپنائی گئی تھی اس سے سکھ فوج کا رہا سہا جنگی جذبہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

ظاہر ہے کہ ہر ایک کام نئے سرے سے شروع کیا جانا تھا۔ بالک گوبند کا حال ایک عجیب بے بسی کا تھا اورنگ زیب کی تانا شاہی کی بنا پر تمام تر پنجاب میں دہشت کا دور دورہ تھا ایسے عالم میں یوں نظر آتا تھا کہ اگر بالک گوبند میدانوں میں آ کر قیام بھی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کا انجام یقینی طور پر موت ہوگا۔ اس وقت ایک پہاڑی علاقے ہی ایسے بچ گئے تھے جہاں مغل طاقت کی زیادہ چلتی تھی اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ مغل فوج دشوار ترین پہاڑی راستوں کے پیچ و خم سے قطعی ناواقف تھی۔ لہٰذا یہ علاقے ایک طرح سے قدرت کی طرف سے بنائے ہوئے تحفظی قلعوں کا کام دے رہے تھے۔

گورو گوبند سنگھ نے یہی مناسب سمجھا کہ اب فی الحال انہی قدرتی قلعوں میں بسیرا کیا جائے اور مناسب وقت آنے پر نہ صرف اپنے والد کی موت کا انتقام لیا جائے بلکہ کچلے ہوئے عوام کا بھی کلیان کیا جائے۔ بھارت ورش کی ان تمام عظیم ہستیوں نے جنگلات اور پہاڑوں ہی کی شرن لی ہے جنہوں نے تاریخ میں اپنا نام امر بنا دیا ہے ان عظیم ہستیوں نے پہاڑوں میں برسوں تک گھور تپسیا کی ہے خود آگہی کی منزل کو پانے کے لئے کٹھن ریاض کیا ہے اور اس طرح اپنے آپ کو جیت کر ساری دُنیا کو جیتا ہے۔

ہمالیہ کے پہاڑوں کے سکون میں بالک گوبند نے سب سے پہلے اپنے سدھار کا کام شروع کیا۔ بالک گوبند نے پٹنہ اور بنارس سے عظیم پنڈتوں کو بلایا۔ اور پنجاب سے فارسی کے عظیم اسکالروں کو بلایا۔ اور ان سے علم حاصل کرنا شروع کیا

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ بالک گوبند کو ۵۲ سکالروں پنڈتوں عالموں اور شاعروں نے تعلیم دی شاعری کا فن بالک گوبند کو ورثے میں ملا تھا۔ اب اس نے تمام تر سنسکرت ادب کھنگال دیا۔ اور اپنے اظہار کے لئے ہندی شاعری کا سٹائل اپنایا۔

بالک گوبند نے جیسا بھاگوت اور پُران ذہن نشین کر لئے تھے پُرانوں نے بالک گوبند کو از حد متاثر کیا تھا۔ خاص کر پُرانوں کی اس تعلیم نے بالک گوبند کے دل و دماغ کو بہت زیادہ متاثر کیا تھا کہ نیکی ہمیشہ بدی پر فتح پاتی ہے۔ اسی کے لئے بالک گوبند کو لنکا کے راون پر مہاراج رام کی فتح 'بھگوان کرشن کے ہاتھوں کنس کا انت۔ درگا ماتا کے ہاتھوں راکھشش مہیشاسُر کا بدھ' کی مثالیں بہت سبق آموز تھیں۔ ان کہانیوں نے بالک گوبند کے دل و دماغ میں یہ بات اچھی طرح بٹھا دی تھی کہ اب وہ وقت آ گیا ہے جب بھگوان کرشن کو اپنے وعدے کے مطابق پاپیوں کا ناش کرنے کے لئے آنا ہوگا۔

اس طرح گورو گوبند سنگھ نے بیس برسوں تک ہمالیہ کے دامن میں گھور تپسیا کی۔ اور بالآخر وہ میدانِ عمل میں کود پڑے لیکن اس وقت پنجاب کی حالت ایسی تھی کہ مغل سلطنت سے ٹکر لینے کے لئے ہندوؤں کی کوئی منظم طاقت موجود نہ تھی لہٰذا گورو گوبند سنگھ کو شیواجی مہاراج کی طرح بزور شمشیر سب کام کرنا تھا۔

اننگ پال کے زوال کے بعد پنجاب میں کوئی طاقتور رہنما نہ پیدا ہوا تھا۔ حالانکہ کچھ زمیندار ابھی بچے کھچے تھے۔ اور وہ اپنے آپ کو راجہ بھی کہلواتے تھے۔ تاہم ان کی طاقت کوئی خاص قابل ذکر نہ تھی۔ لہٰذا گورو گوبند سنگھ

گو پہلا کام یہ کرنا تھا کہ پہاڑی ریاستوں کے چھوٹے چھوٹے راجاؤں کو متحد کرنا اور انھیں مغل سلطنت سے ٹکر لینے پر آمادہ کرنا۔ اس مقصد کے پیش نظر گورو نے ستلج اور جمنا کے درمیانی پہاڑی علاقوں میں تین اہم مقامات پر قلعے تعمیر کرائے۔ ان میں ایک قلعہ تو ناہن کے قریب بنوایا دوسرا آنند پور میں۔ اور تیسرا قلعہ روپڑ کے قریب جیکور صاحب میں بنوایا۔

بڑی مشکل سے آخر گورو گوبند سنگھ نے پہاڑی راجاؤں کو رام کیا۔ اور آخر جب وہ ان کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ تو ان سب نے فیصلہ کیا۔ کہ وہ اورنگ زیب کو مزید سالانہ خراج ادا نہیں کریں گے۔ اس وقت اورنگ زیب دکن کی مہم میں مصروف تھا۔ لہذا کئی برسوں تک ان راجاؤں کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ لیکن جیسے ہی اورنگ زیب دلی واپس آیا تو اس نے ان راجاؤں کے خلاف میاں خان کی رہنمائی میں ایک زبردست فوجی مہم روانہ کی۔ مذون کے مقام پر ایک خونریز جنگ ہوئی اور شاہی فوجوں کو شکست فاش اٹھانا پڑی۔ اس شکست سے کانگڑہ کے گورنر دلاور خان کی رگِ حمیت پھڑک اٹھی اور اس نے اپنی پوری طاقت سے ان راجاؤں پر دھاوا بول دیا۔ اور ادھر اس نے اپنے بیٹے رستم خاں کو ایک زبردست فوجی کمک کے ساتھ گورو گوبند سنگھ کے خلاف روانہ کیا۔ رستم خاں نے آنند پور پہنچ کر خیمے ڈال دیئے اور ایک رات جب وہ خیمے کے باہر سو رہا تھا تو اتنی بھیانک بارش ہوئی کہ ایک پہاڑی نالے میں طغیانی آگئی اور اس کی فوج کا کافی حصہ اس طغیانی میں بہہ گیا اس سے رستم خاں کی فوج میں افراتفری پھیل گئی اور رستم خاں کو ناکام واپس لوٹنا پڑا۔ آج تک اس پہاڑی نالے کو حمائتی نالہ کہا جاتا ہے۔

گورو گوبند سنگھ جی نے اصُول کے لئے تلوار اٹھائی تھی اور جو لوگ اصول کے لئے لڑتے ہیں وہ اپنی جدوجہد کے انجام کی پرواہ نہیں کرتے۔

اگر گورو گوبند سنگھ جی مغل فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے تو اس کا مطلب ہوتا اصول پر ظلم کی فتح۔ لہذا گورو گوبند سنگھ نے اصول کا پرچم بلند رکھنے کے لئے مغل فوج سے ٹکر لینا قبول کیا تھا۔

## گورو گوبند سنگھ!

شوکی خاں جذبہ سیم

دیکھی نہ گئی تجھ سے غلاموں کی تباہی! — اے سنت سپاہی
تاریخ وطن کی یہی دیتی ہے گواہی! — اے سنت سپاہی
بے جان سی چڑیوں سے عقابوں کو ہرایا — کیا سحر دکھایا
دشمن نے بھی تیری یہ کرامات سراہی — اے سنت سپاہی
کی تو نے عطا قوم کو وہ ہمتِ مرداں — مشکل ہوئی آساں
منزل پہ پہنچ ہی گئے بھٹکے ہوئے راہی! — اے سنت سپاہی
غیروں سے بھی کی تو نے بہرحال مروت — اے پیکرِ الفت
یعنی تیری فطرت میں نہ تھی تنگ نگاہی! — اے سنت سپاہی

تفریقِ من و تُو سے الگ تھا ترا دربار — کیا خوب تھی سرکار
یکساں تھی نگاہوں میں فقیری ہو کہ شاہی — اے سنت سپاہی
تیرا دلِ روشن تھا وہ عرفان کا مینار — ایمان کا مینار
دنیا سے مٹا دے جو گناہوں کی سیاہی — اے سنت سپاہی
کر دیتی ہے سرشار تری پریم کہانی — مستی کی ہے بانی
"ہرشد" ہے اک میکدۂ عشقِ الٰہی! — اے سنت سپاہی
گنوائے نسیم اب ترے اوصاف کہاں تک — قاصر ہے زباں تک
خود تو نے بھی دنیا سے کبھی داد نہ چاہی — اے سنت سپاہی



SHRI GURU GOBIND SINGH

شری کاشی رام چاولہ لدھیانہ

# اِس سنکٹ کال میں ہمارا فرض

اے صُور حُبّ قومی اس خواب سے جگا دے ۔۔۔ بھولا ہوا افسانہ کانوں کو پھر سُنا دے
مُردہ طبیعتوں کی افسردگی مٹا دے ۔۔۔ اُٹھتے رہیں شرارے اس خاک سے دکھا دو

چین نے دوستی کا دم بھر کر پنچ شیل کے معاہدے کر کے ہمارے ساتھ دغا کیا۔ مکر گھات کیا۔ حد بندی کے جھگڑے کو بات چیت سے سلجھانے کا چکمہ دیکر ہمیں بے خبر رکھا بھلے آدمی کو سب بھلے دکھائی دیتے ہیں۔ ہمارے دل میں کوئی کھوٹ نہیں تھا۔ چین کے ساتھ ہمارے پُرانے تعلقات تھے ہمیں خواب و خیال تک نہ تھا کہ چین ایسے حالات میں اس قدر زوردار اور سفاکانہ حملہ ہم پر کر دے گا۔ ہمیں بات چیت سے حدود کی گتھی سلجھانے کے جھانسے دیتا رہا اور خود جنگ عظیم کی تیاری میں لگا رہا۔ ہم تو ساری دنیا کو امن چین سے خود جیو اور دوسروں کو جینے دو کے اصول پر رہکر اپنے ملک اقتصادی اور صنعتی ترقی کرنے کے مشورے دے رہے تھے اور ہم نے ساری اپنی توجہ بھی اپنے ملک سے بھوک۔ بیماری۔ قحط سالی خشک سالی اور غریبی کو دور کرنے میں لگائی ہوئی تھی۔ پھر ہم نے کسی کا بُرا نہیں کیا تھا سب کے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشش کی تھی کسی کے ملک کا ایک انچ تک زمین لینے کا خیال بھی نہ کیا تھا ہمیں یہی یقین تھا کہ جب ہم نہ کسی کا کچھ ہتھیانا چاہتے ہیں نہ کسی سے ہمیں دشمنی یا نفرت ہے نہ ہم کسی کی بُرائی کرنے کے درپے ہیں تو ہمیں بالکل بے فکری سے اپنے ملک کی بہبودی اور خوشحالی کے کاموں میں مصروف رہنا چاہیئے ہمیں وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ بھائی بھائی کی رٹ لگانے والے اور کر بھلا ہو بھلا کے اصول کے ماننے والے دونوں ملکوں کے آباؤ اجداد کے لئے ایسا موقعہ بھی آئے گا کہ وہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے شروع کر دیں گے اور شمشیر کے زور سے ملک گیری کی ہوس میں پڑ کر بھائی بھائی کا ناطہ بتلانے والا ایک ملک دوسرے ملک پر اس طرح کا سفاکانہ اور غاصبانہ حملہ بالکل بے خبری میں کر دے گا سچ کہا ہے کہ سانپ کو حملہ کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے پھنکار لگا کر خبردار کرتا ہے شیر بھی غرا کر چیتاونی دیتا ہے۔ ہاں کتا ایک ایسا جانور ہے جو خاموشی سے انسان کی ٹانگوں پر لپک پڑتا ہے۔ یا وہ کتے کی خو کا انسان ہے جو اس طرح بے خبری سے دوسرے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔

ہمیں کچھ اندیشہ تھا تو پاکستان سے تھا کیونکہ وہ علی الاعلان ہم کو دشمن نمبر ایک کہتا تھا ہمارے ساتھ جنگ نہ کرنے کا عہد کرنے کو بھی تیار نہ تھا۔ سرحد پر فوجوں کا اجتماع کرتا رہتا تھا غیر ملکوں سے فوجی سامان کی بے اندازہ امداد لیتا رہتا تھا اور پاکستان کے لیڈر اور ان کا پریس جنگ کی دھمکیاں بھی دیتے رہتے تھے لیکن چین کی طرف سے تو اس قسم کی بے حیائی۔ بے شرمی اور کمینی حرکت کا خیال تک بھی ہمارے دماغ میں نہ آیا تھا۔

مگر خیر اب ان باتوں کے کہنے سے تو کوئی خاص لابھ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی ان باتوں کے کہنے سے کچھ فائدہ ہو سکتا ہے کہ ہماری سرکار بہت غافل رہی اس سلئے کوئی تیاری نہیں کی۔ سابق وزیر دفاع نیک نیت نہیں تھا اس نے بجٹ میں روپیہ رکھے جانے پر بھی سامانِ جنگ نہیں بنایا شانتی شانتی کا پاٹھ پڑھتے رہے۔ ان کا محکمہ سراغرسانی کمزور تھا کچھ حد تک تو میں نے ان باتوں کا جواب اوپر دے دیا ہے اور یہی بات ہمارے وزیر اعظم شری نہرو جی اور پردھان ڈاکٹر رادھا کرشن جی کہہ

چکے ہیں کہ ہم دھوکہ میں آگئے لیکن اگر یہ بات بفرض محال تسلیم بھی کرلی جائے کہ گورنمنٹ نے غفلت اور لاپرواہی سے کام لیا ہے تو بھی ان باتوں کو دُہرانے سے اور الزام تراشی سے تو یہ بلا ٹل نہیں سکتی ایک کمینے نے اچانک حملہ کر دیا ہے اور ہمیں زخمی کر ڈالا ہے ہمیں تو اب یہ سوچنا ہے کہ جس علاقہ پر اس نے ناجائز قبضہ جمالیا ہے وہ اس سے کس طرح سے واپس لیا جائے اور پھر اپنے ملک کو کس ڈھنگ سے ایسا مضبوط بنایا جائے کہ پھر کسی کو ادھر آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کا حوصلہ نہ ہو۔ صلح صفائی کرانے کے لئے کئی دوست ممالک کوشش کر رہے ہیں ممکن ہے کچھ عارضی طور پر جنگ بندی کا بھی وہ انتظام کر دیں یا کچھ غصب شدہ علاقہ بھی چھڑوا دیں تاہم یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ کتا اپنی خصلت اور خو نہیں چھوڑ سکتا اس لئے اب ہمیں غافل کسی صورت میں بھی نہ رہنا چاہیئے۔

ہمارا ملک امن پسند ہے۔ ہماری [illegible]تی امن پسندی کی ہے۔ مہاتما گاندھی نے امن کو قائم رکھتے ہوئے اور امن پسندی کی نیتی پر عمل کرتے ہوئے ہی صدیوں سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھارت کو آزاد کرا لیا۔ لیکن مہاتما گاندھی کا اپنا فرمان تھا کہ امن پسندی اور اہنسا کے اصول پر بزدل اور کمزور آدمی کا غافل ہونا تو قدرتی بات ہے لیکن ایسا آدمی ان اصولوں پر عمل کر کے بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ یہ نیتی اسی صورت میں مفید اور کامیاب ہو سکتی ہے کہ جب انسان طاقتور ہو اور دلیر ہو اور اپنی حفاظت کرنے کے قابل ہو ظلم کا مقابلہ اور سامنا کر سکتا ہو۔ اسی انسان کو یہ نیتی شوبھا بھی دیتی ہے اس کی شان کو بھی بڑھاتی ہے اور اس کے لئے مفید بھی ہو سکتی ہے۔ مہابھارت کا اتہاس بھی ہم کو یہی بات سکھاتا ہے۔ شری کرشن کو اپنی طاقت پر پورا بھروسہ تھا پھر بھی وہ صلح کی سے بھائیوں بھائیوں کا جھگڑا نپٹانا چاہتے تھے۔ وہ خود بھی دُوت بن کر گئے لیکن جب دریودھن نے کہا کہ وہ سوئی کے ناکے کے برابر بھی زمین دینے کو تیار نہیں تب شری کرشن جی نے کہا کہ اب ساری زمین چھڑائی جائیگی۔ حقدار کو اس کا حق ضرور ملیگا چنانچہ بے شمار اور بے اندازہ مالی اور جانی نقصان ہوا لیکن ظلم اور بدنیتی کو برداشت نہیں کیا گیا اور انجام کار ظلم کی جڑ کو اکھاڑ دیا گیا۔ بالکل ہمیں بھی ویسا ہی کرنا ہوگا اب غور کرنے والی یہ بات ہے کہ یہ ہو کیسے۔

ایسے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جہاں فوج کی اور ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے وہاں لوگوں کی یک جہتی اور فرض شناسی بھی اتنی ہی لازمی ہوتی ہے جہاں تک فوج اور ہتھیاروں کا تعلق ہے ہماری سرکار اس کے متعلق اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔ پارلیمنٹ کے لوگ سرکار کو اس کے متعلق ضروری سجھاؤ اور مشورے دے رہے ہیں ہم نے تو ملک کے اندرونی حالات کو درست رکھنا ہے۔ چین کو حملہ کرتے وقت [illegible] یہ بھی خیال تھا کہ چونکہ بھارتی لوگ اپنی پھوٹ کے لئے تو مشہور ہیں ہی۔ اب بھی دل بندیاں اور کئی قسم کے زبان اور صوبائی جھگڑے چل رہے ہیں ادھر حملہ ہوگا اُدھر لوگ بگڑ اٹھیں گے۔ اندرونی کھلبلی مچ جانے پر اسے جنگ کی منزلیں مارتے دیر نہ لگے گی۔ لیکن چین حیران رہ گیا کہ آن کی آن میں بھارتی لوگوں نے اپنے سب تفرقات ختم کر دیئے۔ سب جھگڑے بند کر دیئے اور ایک جان ہو کر غاصب کے حملہ کو ناکام بنانے کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ چین کی لڑائی بند کرنے کی بہت سی جو بات خیال کی [illegible] تے ہیں لیکن ایک یہ بھی ضرور ہے کہ ملک کی اندرونی یک جہتی کو دیکھ کر اس کے ناپاک ارادوں پر پانی پھر گیا۔ اب ملک کی ضرورت یہ ہے کہ :-

۱- جو یک جہتی بنی ہے وہ قائم رہے۔ تفرقہ ڈالنے والی کوئی بات نہ اٹھنے دی جائے۔

۲- جو فرد یا جو فرقہ تفرقہ اندازی کی کسی بھی طرح اور کسی بھی شکل میں کوشش کرے اسے اوّل پیار سے اور پھر بہادرانہ زور سے باز رکھا جائے۔

۳- ہر ایک شخص یہ تہیہ کرے کہ میں پوری نیک نیتی سے اپنا فرض نبا ہوں گا اور ادائیگی فرض میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

۴- ہر ایک شخص اپنے دل میں صدق دلی سے یہ وشواس رکھے کہ جیت ہماری ہوگی اور اس پاک دھرتی بھومی پر

کوئی غلیظ پیر نہیں رکھ سکیگا۔

۵- ہر ایک شخص ملک کے فائدہ کو اپنی ذاتی غرض پر ترجیح دے۔ خود غرضی کو نزدیک نہ آنے دے۔

۶- جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ روپیہ اور سونا سمدو کی جاسکے کی جائے۔

۷- ناجائز منافع خوری اور چور بازاری نہ کرنے کا عہد لیا جائے۔ اور ایسا کرنے والوں کو دشمنِ ملک سمجھا جائے

۸- غلط افواہیں بالکل نہ پھیلائی جائیں۔ اگر کوئی افواہ سنی جائے تو اس کی تردید کی جائے۔

۹- ٹیکسوں کے دینے میں نہ چوری کی جائے نہ دیر۔ جس جس کی طرف جو بقایا ٹیکس ہے وہ فوراً ادا کیا جائے

۱۰- سرکاری ملازمان رشوت خوری سے پرہیز کریں۔ لوگوں کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھیں۔

۱۱- قیمتوں میں جہاں سرکار اضافہ نہ ہونے دے وہاں لوگ خود بھی اس بارہ میں محتاط رہیں۔

۱۲- شرارت پسند عنصر کا خیال رکھا جائے۔ غداروں کی اطلاع مقامی حاکمان کو دی جائے۔

۱۳- باہمی میل ملاپ اور رفاقت قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

۱۴- سرکار کو طعنہ زدگی یا ان کے سابقہ رویہ کے متعلق نقطہ چینی سے گریز کیا جائے۔

۱۵- کوئی ٹھوس تجاویز دشمن کو پسپا کرنے اور ملک کو اوپر اٹھانے کی اگر سوچیں تو وہ ضرور گورنمنٹ کو پہنچائی جائیں۔

۱۶- جو نوجوان فوج کے جس بھی صیغہ میں خدمت کرنے کے قابل ہوں اس میں بھرتی ہو جائیں۔ والدین اور باقی رشتہ دار ان کو ہر طرح کا حوصلہ دیں۔

۱۷- جو جوان فوج میں گئے ہوئے ہیں ان کے پریواروں کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے انھیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دی جائے۔ بیشک سرکار بھی اس کے متعلق مناسب انتظامات کر رہی ہے لیکن ہم لوگوں کا فرض اس سے بھی زیادہ ہے اور ان کی حقیقی خدمت ہم لوگ ہی کر سکتے ہیں۔

۱۸- شادیوں اور دیگر رسوم میں فضول خرچی نہ کی جائے۔

۱۹- افسر لوگ ٹی پارٹی اور ڈنر وغیرہ لینے سے انکار کر دیں اور وہی روپیہ امدادی فنڈ میں دے دیا جائے۔

۲۰- جہاں بھی کچھ لوگ مل کر بیٹھیں یہی سوچیں کہ ہم اپنی آزادی کو کس طرح سے برقرار رکھ سکتے ہیں۔

۲۱- سرکار کی غیر ملکی نیتی پر بلا سوچے سمجھے کوئی نقطہ چینی نہ کی جائے۔

۲۲- اخبارات اور رسائل لوگوں میں جوش اور حوصلہ بھرنے والے مضامین چھاپیں مصنف لوگ بھی ایسی کتابیں لکھیں اور شاعر لوگ ایسی نظمیں تیار کریں جو عوام میں ہمت اور دلیری بڑھانے والی ہوں۔

۲۳- تمام گھریلو اخراجات میں بھی کفایت سے کام لیا جائے اور جو کچھ بچایا جاسکے وہ امدادی فنڈ میں دیا جائے۔

۲۴- ہر مرد و زن جہاں خود اپنے ملک کی فتح کا یقین رکھے وہاں دوسروں کو بھی دلائے اور اپنی پوجا۔ نماز یا پراتھنا میں بھگوان سے بھی سچائی کی فتح اور باطل کی شکست کی دعا پوری صدقدلی اور عقیدت سے کی جائے۔ میں خود جوتشی تو نہیں لیکن مجھے اپنے ملک کی فتح کے متعلق ایک فی صدی بھی شک نہیں۔ اس دغا فریب اور شتر گھات کی وجہ سے چین کا منہ کالا ہوگا وہ لازمی طور پر ہمارے دیکھتے دیکھتے ذلیل و خوار ہوگا۔ آخر میں پھر یہی عرض کرتا ہوں کہ پرمیشور اسی کی مدد کرتے ہیں جو خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ نکما آدمی ہو یا قوم اس کی بربادی ایک لازمی امر ہے۔ اسی لئے کہتا ہوں اٹھو اور خبردار رہتے ہوئے آگے قدم بڑھاتے جاؤ۔ بھگوان ہمارے ساتھ ہیں۔

اوم شم

از قلم:- لوکنا تھ دل سبھاش نگر دہلی۔

# ہندی جوان سے!

ایک مدت سے ہمالہ ہے ہمارا پاسباں! — اس کے دم سے ہی ہے قایم عظمتِ ہندوستاں
اس کے سینے پر بھی دشمن نے چلائیں گولیاں! — اب تو جاگ اے خواب میں سوئے ہوئے ہندی جواں

تیرے شانوں پہ ہے سر اور سر میں ہے عظمتِ ہند
تیرے سینے میں ہے دل اور دل میں ہے غیرتِ ہند

بجلیوں کی چھاؤں میں بھی مسکرا سکتا ہے تو — خنجروں کے ساز پر بھی گیت گا سکتا ہے تو
موت کی دیوی سے بھی پنجہ لڑا سکتا ہے تو — دشمنوں کی چھاؤنی پہ جا کے چھا سکتا ہے تو

ٹوٹ سکتا ہے لچک لیکن تو کھا سکتا نہیں
سر کٹا سکتا ہے تو! سر کو جھکا سکتا نہیں

یاد کر وہ عہد ماضی کی سنہری داستاں — یاد کر وہ آگ کے طوفان اور وہ بجلیاں
سر پہ تیرے خود سجتا ہاتھ میں تیغ و سناں — زیب دیتا تھا بدن پہ ذرہ بکتر ضو فشاں

نشہ آجاتا تھا اکثر چاند ماری میں تجھے
وجد آجاتا تھا اکثر گولہ باری میں تجھے

گونج اٹھتے تھے ترے نعروں سے ساتوں آسماں — تیرے پاؤں کے دھماکوں سے لرزتا تھا جہاں
گرز تیرا پیس کے رکھدیتا تھا کوہِ گراں — رعد کی مانند کڑکتی تھی تری بانکی کماں

تیری تیغوں کی زباں میں آگ تھی شعلہ فشاں
تیرے بھالوں کے دہن میں موت تھی خود حکمراں

یاد کر وہ دھنش اور وہ بان راجہ رام کا — یاد کر وہ خونی منظر لنکا کے انجام کا
یاد کر چلنا سدرشن چکر شری شیام کا — یاد کر کوروکشیتر کی صبح کا رنگ اور شام کا

یاد کر وہ کوندتی سی تیغ کی جھنکار کو
یاد کر پھر آگ برساتے ہوئے شوفار کو

یاد کر وہ دبدبہ ارجن کے بے تیر کا!! — یاد کر وہ گرز چلتا بھیم سے رن ویر کا
یاد کر چلنا نکل و سہدیو کی شمشیر کا — یاد کر وہ جوش کنتی کے ابلتے شیر کا

یاد کر بھیشم کی درونا چاریہ کی تلوار کو
یاد کر ابھیمنیو کے یودھا کرن کے ولا کو

یاد کر پرتاپ کے بھالے کی تیکھی دھار کو      یاد کر پھر شیواجی کی تیغ جوہر دار کو
یاد کر چوہان کے پھر تیرِ آتش بار کو      یاد کر گوبند سنگھ کی خونفشاں تلوار کو

یاد کر بندے کا کھنڈا۔ سانگا وہ سنگرام کا
یاد کر وہ دبدبہ اور رعب اُنکے نام کا

چومتے تھے جو کبھی ہنس ہنس کے شمشیروں کا منہ      دیکھتے تھے صبح سے جو شام تک تیروں کے منہ
جلوہ بار ہوتے تھے بجلی کی طرح ویروں کے منہ      پھیر دیتے تھے جو خود ہمت سے تقدیروں کے منہ

اُنکی تو اولاد ہے اُٹھ آج گردن تان کر
زندہ رہنے کیلئے پیدا نئے سامان کر

بجلیوں کی آب پنہاں تھی تری شمشیر میں      موت کی دیوی تھی جلوہ بار تیرے تیر میں
معجزے پنہاں تھے حسنِ صورتِ تدبیر میں      کیا شجاعت تھی پلائی ماں نے تجھکو شیر میں

موت بنکر صفوں پہ سایہ فگن ہوتا رہا!
گرمیٔ برقِ تپاں پہ خندہ زن ہوتا رہا!

کھیلتا تھا شاد ہو کر سُرخ انگاروں میں تو!      کھیلتا تھا دشمنوں کے خون کی دھاروں میں تو
چین پاتا تھا چمکتی تیز تلواروں میں تو!      چین پاتا تھا برستے تیز سوناروں میں تو

آج بھی تو جھوم اے دل! گولیوں کی چھاؤں میں
ٹوٹیں گے لاکھوں سرِ مغرور تیرے پاؤں میں!

ہند کی آغوش میں ہی ہوش آیا ہے تجھے!!      ہند کے پیڑوں نے ہی جھولا جھلایا ہے تجھے
ہند کی ہر شام نے آکر سُلایا ہے تجھے!!      ہند کی ہر صبح نے گا کر جگایا ہے تجھے

ہند کے پھولوں نے خوشبو میں بسایا ہے تجھے
سرزمینِ ہند نے انساں بنایا ہے تجھے

مادرِ ہندی کا دامن چاک اب ہونے نہ دے      غیر کے قدموں سے یہ ناپاک اب ہونے نہ دے
چشمِ مادر اے جواں! غمناک اب ہونے نہ دے      دلِ مادر اے جواں! غمناک اب ہونے نہ دے

پیدا اپنے بازوؤں میں قوتِ فولاد کر
جو مٹانا چاہیں تجھ کو اُنکو تو برباد کر

نوجواں تو وقت پہ کچھ کرکے دکھلاتے بھی ہیں      آگ بنتے ہی نہیں ہیں۔ آگ برساتے بھی ہیں!
ہنستے ہنستے موت کو چھاتی سے لپٹاتے بھی ہیں      موت بنکر دشمنوں کی صف پہ چھا جاتے بھی ہیں!

پاؤں سے سرِ حوادث چور کر دیتے ہیں وہ
مہر بن کر تیرگی کو دور کر دیتے ہیں وہ

اِس لئے اب تجھ کو زہری مار ہونا چاہیئے      لوہا لینے کے لئے تیار ہونا چاہیئے ٭ ٭
شیر ہے تو! خواب سے بیدار ہونا چاہیئے      چینیوں کے وار سے ہشیار ہونا چاہیئے

اب تجھے اک آہنی دیوار ہونا چاہیئے
ڈھال ہونا چاہیئے تلوار ہونا چاہیئے

گلوں سے جی بھر کے کھیلا۔ آج کچھ خاروں سے کھیل
برچھیوں سے بھالوں سے تیروں سے تلواروں سے کھیل
دشمنوں کے خون کی بہتی ہوئی دھاروں سے کھیل
رائفلوں سے۔ توپوں سے ٹینکوں سے طیاروں سے کھیل

زندگی جدوجہد و کشمکش کا نام ہے
آگے آگے بڑھتے جانا نوجواں کا کام ہے

## گولیاں ختم ہو گئیں پھر بھی لڑتا رہا کئی چینی ہلاک اور زخمی کر دیئے!!

### لڑتے لڑتے پکڑا گیا مگر دشمن کے قبضہ سے بچ نکلا۔ ہندوستانی سپاہی کی لامثال بہادری کم

نئی دہلی ۱۳ر اکتوبر:۔ لداخ میں ہندوستانی فوج کے شاہد نے ۱۲ر اکتوبر کو جھیل پان گانگ کے علاقہ میں ہندوستانی چوکی پر چینیوں کے اچانک حملہ کے بعد ایک ہندوستانی سپاہی تلسی رام تھاپا کی گرفتاری اور چینیوں کے قبضہ سے بچکر دو دن کے بعد اپنے فوجی دستہ سے آملنے کی پر شجاعت کہانی ارسال کی ہے واقعات یوں بیان کیے جاتے ہیں کہ ۱۲ر اکتوبر کو صبح سویرے چینیوں نے توپ خانہ اور مارٹر توپوں کے ساتھ ہندوستانی چوکی پر حملہ کیا مگر اس چوکی پر قبضہ نہ کر سکے چینی ٹینک لے آئے اور انھوں نے چوکی کو تہ و بالا کر دیا حملہ چند گھنٹے تک جاری رہا۔ رائفل مین تھاپا مورچے پر ڈٹا رہا۔ اس کی گولیاں ختم ہو گئیں تو اس نے دست بدست لڑائی شروع کر دی کئی چینیوں کو ہلاک اور زخمی کرنے کے بعد وہ پکڑا گیا۔ چھ چینی اسے نہتا کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف لے گئے پہاڑی پر چڑھائی کے وقت تھاپا چینیوں کو جل دے کر بچ نکلا۔ اس نے رات ایک نالے میں بسر کی اور پھر رینگ کر پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ دن کو وہ چٹانوں کے پیچھے چھپا رہتا۔ پانی اور خوراک کے بغیر دو دن کی طویل مسافت کے بعد اسے ایک ہندوستانی فوجی دستہ نظر آیا۔ اور اپنے دونوں ہاتھ ہلاتا ہوا ساتھیوں سے آملا۔

---

از شری دین دیال کامل بلند شہری

## زردارو! سونا دو!

نہ مندریں نہ گرجامیں نہ گوردواروں کے سایہ میں
وطن کا کیرتن ہے آج بمباروں کے سایہ میں
تمہاری عمر تو آرام سے کٹتی ہے بنگلوں میں
سپاہی دیش کے جیتے ہیں تلواروں کے سایہ میں
تمھیں معلوم کیا وہ کس طرح سے کاٹتے ہیں دن
بنوں میں جنگلوں میں اور کہساروں کے سایہ میں
نہ اُن کو کچھ خبر گھر کی نہ اپنے بال بچوں کی
لگائے بیٹھے ہیں ڈیرا جو انگاروں کے سایہ میں
یہ پروانے ہیں جو شمع وطن پر جان دیتے ہیں
بہاتے ہیں لہو چینی ستمگاروں کے سایہ میں
تمہارا فرض کچھ ان کے لئے ہے اور وہ کیا ہے
کبھی سوچا ہے یہ کوٹھی کی دیواروں کے سایہ میں

شہیدوں کے لہو سے ہڈیوں سے تول دو سونا
وطن والو۔ وطن کی آبرو پر رول دو سونا

# ہوائی حملوں سے بچاؤ!

ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے ہدایات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہوائی حملہ کے بارے میں اطلاع بھونپوؤں کے ذریعے دی جائے گی۔

جب لوگ کسی کھلی جگہ پر ہوں اور وہ کسی پناہ گاہ میں داخل نہ ہو سکیں تو انھیں چاہیئے کہ وہ کسی دیوار کے پیچھے لیٹ جائیں یا گہرے گڑھے میں اتر جائیں۔ (۲) جب آپ زمین کی طرف منہ کر کے لیٹیں تو اپنے جبڑوں کے درمیان کوئی پین، پنسل یا تہ کیا ہوا رومال رکھنا نہ بھولیں تاکہ آپ کی زبان پر کوئی زخم نہ ہونے پائے۔ نہ ہی آپکے جبڑوں یا دانتوں کو کوئی چوٹ پہنچنے پائے۔ (۳) اپنی کہنیوں کے بل لیٹ جائیں۔ اپنی چھاتی کو زمین سے نہ چھونے دیں۔ ورنہ آپ کے جسم کے نازک اعضا اور پسلیوں کے لئے خطرہ ہوگا۔ (۴) اپنی آنکھوں کی حفاظت کے بارے میں یقین کرنے کے لئے آسمان کی طرف نہ دیکھیں۔

(۵) اپنے کانوں میں روئی۔ اون یا انگلیاں دے لیں (۶) بے مقصد گھبرا کر ادھر ادھر نہ دوڑتے پھریں کسی نالے میں یا کسی جھاڑی کے پیچھے پناہ لیں اور اپنا منہ نیچے کو رکھیں۔ (۷) کسی گھاس کے گٹھے یا خشک فصل والے کھیت میں پناہ نہ لیں۔ وہاں دشمن کے بم گرانے کا احتمال ہوگا۔

(۸) **گھر پر:۔** اگر آپ اپنے مکان کی پہلی یا دوسری منزل پر ہیں تو نیچے فرش پر آ جائیے کیونکہ وہاں سے آپ زیادہ محفوظ طور آسان تر طور پر اپنا بچاؤ کر سکیں گے (۹) اگر آپ کا مکان کافی مضبوط نہیں تو خندقیں کھود لیں۔ جو آپ کے مکان کی اونچائی سے نصف کے فاصلہ پر ہوں۔ وہاں پناہ لے لیں (۱۰) مکان کے نیچے کی منزل کے دروازے بند نہیں رکھنے چاہیئیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص جسے پناہ لینے کی ضرورت ہے آپ کے مکان پر آئے مگر آپکے دروازے بند ہونے کے کارن اسے پناہ نہ مل سکے۔ اور وہ ہوائی حملہ کے کارن موت سے ہمکنار ہو جائے۔

(۱۱) اپنے مکان کے دروازوں اور کھڑکیوں میں سے باہر مت جھانکیے۔ ورنہ دشمن کے گرائے ہوئے بم کے ٹکڑے جو فضا میں اڑ رہے ہوں گے آپ پر پڑنے کا احتمال رہے گا۔

(۱۲) اپنے ہاں بجلی کا مین بند کر دیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا مکان گر پڑنے کی صورت میں بجلی کی کار آمد تاریں آپ کے لئے نقصان کا باعث بن جائیں۔ (۱۳) اگر ہوائی حملہ کا الارم رات کو ملے تو اپنے گھر میں بجلی کے تمام بلب فی الفور بجھا دیں اور ہر جگہ کی آگ بھی بجھا دیں۔ کیونکہ گرائے گئے بم کے ٹکڑے اس آگ کو پھیلانے کا کارن بن سکتے ہیں اور آپ کی معمولی سی لاپرواہی آپ کے لئے شدید نقصان کا باعث ہو سکتی ہے

**بازار میں ہوں تو** (۱۴) کسی بازار یا سڑک پر اکٹھے نہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ دشمن آپ کو اپنی مشین گن کا نشانہ بنا دے (۱۵) فی الفور کسی نزدیکی عمارت میں گھس جائیں کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ آدھے لوگ ہوائی حملہ ہونے پر سڑکوں اور بازاروں میں مر گئے جو کہ کسی ایک مقام پر جمع تھے۔ (۱۶) اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنا لو کہ جب بھی ہوائی حملہ کا الارم ہو تو فی الفور کہیں چھپ جائیں اور یہ کام دو منٹ بلکہ دو سیکنڈ میں ہو سکتا ہے

**جب آپ کار میں بیٹھے ہوں:۔** فرض کیجیئے آپ کسی کار میں سوار ہیں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہیں جتنی جلدی ہو سکے گھر پہنچ جائیں اور اپنی کار کو گیرج میں بند کر دیں اگر اس جگہ یا آس پاس بم گرے تو آپ کی کار میں جو پٹرول ہے وہ بھاری خطرہ کا باعث ہو سکتا ہے۔ اگر آپ گھر نہیں پہنچ سکتے تو اپنی کار سڑک کے قریب کھڑی کر دیں۔ یا اپنے بائیں ہاتھ کسی درخت کے نیچے۔ کار کے تمام شیشے بند کر دیں۔ مگر کار کو کسی فسٹ ایڈ چوکی کے قریب کھڑا نہ

کریں وہ ہی کسی فائر سٹیشن کے پاس۔ اس کے علاوہ اے۔ آر۔ پی ڈپو۔ وارڈن پوسٹ یا پانی کے نل کے قریب بھی کار کو کھڑا نہ کریں۔ چابیاں کار کے اندر ہی چھوڑ دیں۔ ہنگامی صورت حالات میں یہ بہت مفید رہے گا۔ آپ صرف اپنے آپ کو چھپا لیں رات کو اپنی کار کی تمام بتیاں گل کر دیں جب آپ سینما ہال میں ہوں تو سینما ہال سے باہر نہ جائیں اس وقت آپ منتظمان سینما کی ہدایات پر عمل کریں۔ جب آپ ریل گاڑی میں ہوں تو کھڑکیوں کے شٹر چڑھا دیں۔ رات کو تمام بتیاں گل کر دیں۔ ریل کے ڈبے کی سیٹوں کے نیچے چھپ جائیں اور گارڈ کی ہدایات کو عمل میں لائیں۔ تانگہ یا رکھشا میں سوار ہونے کی حالت میں آپ تانگے رکھشا کو سڑک سے پرے کھڑا کر دیں۔ اسے ہرگز ہرگز کسی اے۔ آر۔ پی چوکی کے پاس کھڑا نہ کریں۔ گھوڑے کو کھول دیں اور اسے کسی درخت سے باندھ دیں۔ ورنہ کھلا رہنے کے کارن وہ ادھر ادھر دوڑتا پھرے گا اور لوگوں میں ہراس پھیلے گا۔ آپ اپنے آپ کو کہیں چھپا لیں۔ حیوانات کا بچاؤ حیوانات کو اصطبلوں میں باندھا جائے نہ کسی مویشی خانہ میں۔

# کیا چین نے سمجھا ہے

از قلم:- شری ہری چند خوشدل ایم اے بی ٹی

کیا چین نے سمجھا ہے کیا چین نے جانا ہے
بھارت کے جوانوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے

اولاد ہیں شیروں کی سنتان ہیں ویروں کی !
یہ چینی درندوں کو اب ہم نے بتانا ہے

لداخ سے تبت سے کتوں کو بھگا دینگے
چھٹی کا انھیں دودھ اب یاد دلانا ہے

ایوب کی بھبکی کی پرواہ نہیں ہم کو
کشمیر کا قصہ تو۔ اک قصہ پرانا ہے

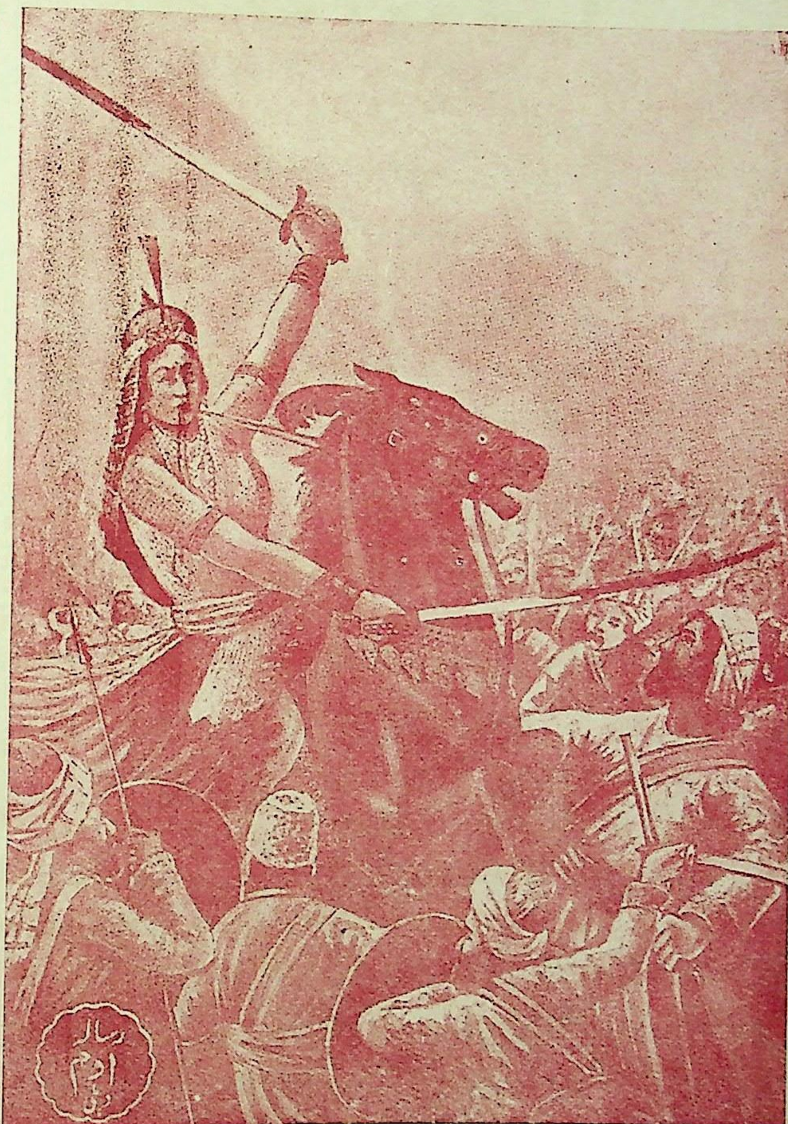
بھارت کے علاقوں سے ملیچھوں کو نکالیں گے
ان چینی درندوں کا جہنم میں ٹھکانا ہے

تلوار ونچی چھاؤں میں کھیلا کئے برسوں
اب قوت بازو سے دشمن کو مٹانا ہے

ناپاک ارادے ہیں ان چینی درندوں کے
شیطان کے ارادوں کو مٹی میں ملانا ہے

سر پھوڑیگا پتھر سے ٹکرایا جو بھارت سے
دشمن کو فنا کرنا ہی قومی ترانا ہے

خوشدل ہے قسم ہم کو بھارت کے شہیدوں کی
بھارت کے ترنگے کے گورو کو بڑھانا ہے



Maharani DURGA VATI

# رانی دُرگاوتی

## دھرم اور کرم کی قربانگاہ پر نثار ہونے والی ویرانگن

وہ سندر ــــ بڑی ہی سندر تھی۔ اس کی سندرتا ــــ خوبصورتی میں ایشوری تیج اور علوی رعب و جلال تھا۔ وہ پاکبازی میں ستی ساوتری میں اور بھگوتی سیتا کی اوتار جان پڑتی تھی وہ رانی تھی ــــ ایک بیوہ رانی۔ جب راج سنگھاسن پر بیٹھتی تھی تو شری لکشمی اور سرسوتی دیوی کا ہی سروپ معلوم دیتی تھی سلطنت کے نظام و دیگر کاروبار میں اتنی قابل تھی کہ اسے راج نیتی کی مجسم تصویر کہنا بیجا نہیں۔ رعایا کے دکھوں کو دور کرنے اور غریبوں کی امداد اور غمگساری کرنے میں وہ مہر و کرم یا دیا کا بھنڈار تھی۔ آزادی کی پتلی اور کرم ویرتا کی سجیو مورتی تھی۔ جب وہ اپنے پھرتیلے اور برق رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر دونوں ہاتھوں میں بجلی کی مانند چمکتی اور تڑپتی ہی تلواریں لئے ہوئے میدانِ جنگ میں سنگھنی کی طرح گرجتی تھی تو ساکشات رن چنڈی سنگھ واہنی، دُشٹ دلنی دُرگا دکھائی پڑتی تھی۔ غرضیکہ بُدھی بل و دیگر تمام اخلاقی طاقتیں اور جسمانی شکتیاں جس انسانی سانچے میں ڈھل کر اس کا روپ اختیار کئے ہوئے تھیں۔ اسس کا نام تھا درگاوتی۔

درگاوتی مہاراجہ کے ایک کشتری راجہ چندن کی سپتری تھی۔ وہ بڑی نیک نہاد تجسوی اور مستقل مزاج لڑکی تھی۔ راجکماری درگاوتی جب جوان ہوئی تو اس کے پتا راجہ چندن کو اس کے بیاہ کرنے کا فکر ہوا۔ انہوں نے سوئمبر کا اہتمام کیا۔ ایک مقررہ دن تک شہر کے باہر ایک وسیع میدان میں عالیشان خیمہ نصب کیا گیا۔ اور دیگر سوئمبر کے تمام انتظامات بھی مکمل ہو گئے۔ ہندوستان کی تمام ریاستوں کے راجے مہاراجے جو مدعو کئے گئے تھے آ گئے۔ سوئمبر کے پنڈال میں اپنی اپنی نشستوں پر براجمان ہو گئے۔ لیکن گڑھ منڈلا کے بہادر راجہ دلیپ رائے سے راجہ چندن کی دلی کدورت تھی۔ اس لئے اُسے بلایا نہیں گیا تھا۔ یہاں اس بات کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ راجکماری درگاوتی سوئمبر سے کچھ عرصہ پیشتر راجہ دلیپ رائے کی بہادری۔ دیش بھگتی اور دھرم ویرتا کے قصے ہی نہ سُن چکی تھی۔ بلکہ ایک دفعہ اُسے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ چکی تھی۔ جبکہ وہ اُن کے شاہی باغ میں چند گھنٹے آرام کی غرض سے ٹھہرا تھا۔ چنانچہ درگاوتی اسی دن سے سنکلپ دوارا اُسے اپنا پتی بنا چکی تھی۔ اب وہ سوئمبر میں بھی اُسی کے گلے میں جے مالا ڈال کر دیش اور کشتری دھرم کے مطابق اپنا پتی مقرر کرنا چاہتی تھی مگر اس کو یہ معلوم نہ تھا کہ اُس کے پتا راجہ دلیپ رائے سے دلی رنجش رکھتے ہیں اور اسی لئے اُسے سوئمبر میں مدعو نہیں کیا گیا۔

جب تمام راجہ مہاراجہ ٹھاٹھ باٹھ کے ساتھ جلوہ افروز ہو گئے تو راجکماری درگاوتی کو بُلایا گیا۔ راجکماری جے مالا لے کر سارے پنڈال میں گھوم گئی۔ جہاں راجگان ذی شان اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے دھڑکتے ہوئے دلوں سے انتظار کر رہے تھے کہ دیکھئے حسن کی شہزادی درگاوتی کس خوش نصیب کو منتخب کرتی ہے۔ مگر راجکماری درگاوتی بغیر کسی راجہ کے گلے مالا ڈالے ہی گھوم کر واپس لوٹ گئی۔ اُسے اپنے بھاوی پتی دلیپ رائے کہیں دکھائی نہیں دیتے تھے جنھیں اُس نے مالا پہنانی تھی۔

راجہ چندن نے سمجھا کہ لڑکی گھبرا گئی ہے۔ اس لئے اُس نے حکم دیا۔ کہ خادمہ اُسے واپس لائے تاکہ وہ دوبارہ اطمینان کے ساتھ کسی ایک راجہ کے گلے جے مالا ڈالے۔ اسی اثنا میں ایک نوجوان سوار جس کا گھوڑا پسینہ سے تربتر تھا۔ جس کے پھٹے جب

چہرے پر راستے کی گرد اٹی ہوئی تھی۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک لمبی مسافت طے کر کے چلا آرہا ہے۔ گھوڑے سے اُترتے ہی دروازے میں داخل ہوا۔ یہ سوار کون ہے۔ اور ایسا کونسا ضروری کام ہے جس کے لئے یہ اپنے گھوڑے کو یوں سرپٹ دوڑاتا ہوا یہاں آیا ہے؟ یہ سوال تھا جو یک لخت تمام حاضرین کے دلوں میں پیدا ہو کر حیران کئے دیتا تھا۔ درگاوتی بھی اس نوجوان کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ مگر دوسرے ہی لمحہ کسی بات کے یاد آجانے سے اُس نے غور سے اُس کی طرف دیکھا جس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ مارے خوشی کے دمک اُٹھا۔ وہ فوراً آگے بڑھی۔ اور اپنے نازک ہاتھوں میں پکڑی ہوئی جے مالا اسکے گلے میں پہنا دی جے مالا کا گلے ڈالنا تھا۔ کہ سب کی نگاہ اس طرف جم گئی۔ لیکن جونہی نقیب نے یہ آواز بلند کی۔ کہ درگاوتی نے جے مالا گڑھ منڈلا کے راجہ دلیپ رائے ......... کے گلے میں ڈالی ہے۔ نوجوان نے گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی باگ موڑی اور فوراً ہی اس کو ایڑ لگا کر ہوا سے باتیں کرتے ہوئے یہ جا وہ جا۔

یہ تمام کارروائی کچھ اس برقی سرعت کیساتھ ایک عجیب و غریب ڈرامہ کے رنگ میں ہوئی کہ تمام حاضرین عالم حیرت میں محو ہو کر ابھی سنبھلے تھے۔ جب آنیوالا سوار نظروں سے غائب بھی ہو چکا تھا۔ اس واقعہ سے جہاں حاضرین کے دلوں پر بجلی سی کوند گئی اور چاروں طرف ایک سناٹا سا چھا گیا۔ وہاں راجہ چندن کے پاؤں تلے سے بھی زمین نکل گئی۔ آنکی آنکھوں میں خون اتر آیا۔ تلوار کھینچ لی۔ اور غضبناک ہو کر درگاوتی سے کہنے لگا۔ "کم بخت لڑکی! اتنی جرأت، اس قدر بے باکی اور شوخ چشمی! جے مالا دلیپ رائے کے گلے میں! اُف کون دلیپ ہمارا خاندانی رقیب!! آہ نالائق لڑکی اپنے پتا کے دشمن کو اپنا پتی منتخب کر کے خاندان کو لاج لگا دی۔ بس اس کی سزا یہی ہے کہ تمھیں سزائے موت دوں۔ تمہارا سر تن سے جدا کر دیا جائے"۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد راجہ نے پھر زبان کھولی۔ "اچھا! ناخلف لڑکی! تمھیں ایک دفعہ پھر موقعہ دیتا ہوں کہ اب بھی اپنی غلطی کا احساس کر۔ اور ان راجاؤں میں سے جس کے گلے میں چاہے جے مالا ڈالدے بس ایک ہی صورت ہے جس سے تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے"۔

اس واقعہ سے دم زدن میں ساری سبھا کا رنگ بدل چکا تھا۔ چاروں طرف سے عجیب طرح کا سناٹا اور خوف برس رہا تھا۔ درگاوتی نے پتا کی باتیں سنکر نہایت تحمل، بے خوفی اور عزت کیساتھ یوں جواب دیا۔ "پوجیہ پتا جی افسوس ہے کہ اب میں آپکے اس حکم کی تعمیل نہیں کر سکتی، شاستر مریادا، پتی برت دھرم اور میرا آتما اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ ایک شخص کے گلے میں جے مالا ڈالدینے کے بعد کسی اور شخص کو اپنا پتی منتخب کروں۔

ہمارے شاستروں کا ایک بار جسے وہ اپنا یوگیہ پتی سمجھیں اُسی کے گلے میں جے مالا ڈالنا دھرم ہے۔ اب آپ چاہے میرا سر قلم کر دیں میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں مگر دھرم اور مریادا سے نہیں ہٹ سکتی"۔

درگاوتی کا یہ حقیقت آفریں جواب سُن کر راجہ چندن کا یہ خیال دور ہو گیا۔ کہ درگاوتی نے گھبراہٹ کی وجہ سے راجہ دلیپ رائے کے گلے میں جے مالا ڈال دی ہوگی"۔ اس لئے وہ اپنا ارادہ بدل دے گی، آخر کار سوئمبر کا اسی سین پر ڈراپ سین ہو گیا۔ اور تمام راجے مہاراجے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔

اس کے بعد بھی راجہ چندن رائے نے درگاوتی کو بڑا سمجھایا۔ دھمکایا۔ اور بے شمار تکلیفیں دیں۔ دلیپ رائے کو بھی اس قسم کی خبریں ملتی رہتی تھیں۔ اس نے ہیر کشترانی درگاوتی کی اچھا پوری کرنے کے لئے راجہ چندن پر چڑھائی کر دی۔ اور اُسے شکست دیکر درگاوتی کو اپنی راجدھانی میں لے آیا۔

(۲)

وسط ہند میں الہ آباد کے جنوب مغرب میں سنو کوس کی دوری پر گڑھ منڈل نام کی ایک سلطنت تھی۔ سنہ ۱۵۳۰ء میں اس سلطنت کی عنان حکومت بہادر دلیپ رائے کے ہاتھ میں تھی۔ یہ بہادر دلیپ رائے وہی بہادر ہے جس کا ہم اوپر ذکر

کر چکے ہیں جس نے درگاوتی کو سوئمبر میں جیتا تھا۔ وہ بڑا تیجسوی بہادر اور دھرم ویر کشتری تھا۔ آزادی کا جذبہ اُس کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں کے زمانے میں بھی اس نے اپنی ریاست کو آزاد رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ درگاوتی سے شادی کرنے کے چار سال بعد ویر نارائن نامی فرزند کو چھوڑ کر دلیپ شاہ پرلوک سدھار گیا۔

اُس وقت ویر نارائن کی عمر صرف تین سال کی تھی بیوہ درگاوتی نابالغ بیٹے کے نام پر امورِ سلطنت کو خود سرانجام دیتی تھی۔ ادھر نامی ایک مشہور اور عقلمند شخص اس کا وزیر تھا۔ درگاوتی سلطنت کے تمام کاموں میں اُس کا مشورہ لے لیا کرتی تھی۔ اُس کے حسنِ انتظام سلطنت سے گڑھ منڈلا دن دونی رات چوگنی ترقی کرنے لگا۔ رعایا خوشحال اور خوش تھی ہر جگہ کاروبار میں ترقی تھی۔ رانی درگاوتی نے پروپکار کے کئی کام کیے۔ مثال کے طور پر رفاہ عام کے لیے اس نے جبل پور کے نزدیک ایک بڑا بھاری تالاب بنوایا۔ اسی تالاب کے ساتھ ہی اُس نے ایک اور چھوٹا سا تالاب اپنی نوکرانی کے لیے بھی کھدوایا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مقامات پر دیگر قسم کے رفاہِ عام کے کام کیے۔ گڑھ منڈل میں رانی درگاوتی نے ایک بھاری ہاتھی شالا بھی تعمیر کرائی۔ اس میں چودہ سو ہاتھیوں کے رکھے جانے کا انتظام تھا۔ درگاوتی کے حکم سے عوام کی بہبودی کے لیے رعایا کی خوشحالی و خوشنودی کی خاطر نت نئے کام کیے جاتے تھے۔ رعایا آپکی حکومت میں اتنی مطمئن اور خوش تھی کہ آپ سے ماتا دیوی کہتی تھی۔

ان دنوں شہنشاہ اکبر نے چھوٹے راجاؤں اور زمینداروں کو اپنا حلقہ بگوش بنانے کے لیے ایک فوج مقرر کر رکھی تھی۔ مشہور سردار آصف خاں نربدا کے ساحلی علاقہ پر شہنشاہ اکبر کی حکومت قائم کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ آصف خاں گڑھ منڈلا کی خوشحالی اور آسودگی کے متعلق سن چکا تھا چنانچہ وہ اس کو فتح کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اکبر کو اپنی سلطنت کو فروغ دینے کی دھن لگی رہتی تھی اُس نے گڑھ منڈلا پر تصرف حاصل کرنے کی غرض سے آصف خاں کو زبردست کمک بھیج دی۔ گڑھ منڈلا کا وزیر دہل گیا۔ اور اُس نے اس بلاوجہ خونریزی کو روکنے کی بڑی کوشش کی مگر کچھ حاصل نہ ہوا شہنشاہ ان کی آزادی کو غصب کرنے پر تُلا ہی رہا۔ آخر آصف خاں نے ۱۵۶۴ء میں چھ ہزار گھوڑ سوار بارہ ہزار پیدل فوج اور توپیں وغیرہ بہت سا سامان جنگ لے کر گڑھ منڈلا کی طرف کوچ کیا۔

ادھر گڑھ منڈلا میں بھی خبر پہنچ گئی سلطنت کے بوڑھوں سے لیکر بچوں تک تمام رعایا کے لوگ گھبرا سے گئے۔ کیونکہ اُن دنوں مسلمان فوج کی لرزہ خیز ہنگامہ آرائیوں کی دھوم تھی۔ یہ چھوٹی سی ریاست بھلا شہنشاہ کی زبردست طاقت کے سامنے کیا حیثیت رکھ سکتی تھی۔ مگر تیجسونی رانی درگاوتی ذرا بھی نہ گھبرائی وہ بڑی سرگرمی مستقل مزاجی اور اولوالعزمی کے ساتھ جنگ کے لیے تیار ہو گئی تھوڑی ہی دیر میں اس کی تمام فوج جمع ہو گئی۔ درگاوتی کے بیر پُتر نارائن کی عمر اُس وقت اٹھارہ سال کی تھی۔ یہ نوخیز بہادر جنگی ہتھیاروں سے مسلح ہو کر فوج میں مل گیا۔

رانی درگاوتی بھی زرہ بکتر پہن کر دیگر ہتھیاروں سے مسلح ہو گئی۔ اُس کے سر پر راج مکٹ تھا۔ ہاتھ میں چمکتا ہوا برچھا۔ اور دوسرے میں تیز دم شمشیر۔ وہ ایک برق رفتار گھوڑے پر سوار تھی۔ اس کے نازک دل میں حب الوطنی اور رگ رگ میں آزادی کا جوش موجزن تھا۔ وہ اپنی ولولہ انگیز للکار کے ساتھ اپنے فوجیوں میں جیون اور بلیدان کی برق دوڑا دیتی تھی۔ بہادر راجپوت دھرم کے نعرے مار کر میدانِ کارزار میں کٹ مرنے کے لیے کود پڑے۔ ویر کشترانی درگاوتی نے فوج کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لی۔ درگاوتی جس وقت آٹھ ہزار گھوڑ سوار ڈیڑھ ہزار ہاتھی۔ بہت سی پیدل سپاہ لے کر سنگھ گڑھ کے نزدیک دشمنوں کے سامنے آ ڈٹی۔ اسوقت اس کے خوفناک چنڈی سروپ کو دیکھ کر عدو کی روح فناہ ہونے لگی۔ اُن کا دل خوف سے کانپنے لگا اور کامیابی کی اُمیدوں پر پانی پھرتا دکھائی دینے لگا۔ غیر دونوں طرف سے جنگ کا بگل بج گیا۔ دونوں فوجیں آپس میں بھڑنے لگیں۔ بجلی کی طرح تلواریں چلنے لگیں۔ اور گاجر مولی کی طرح سر دھڑوں سے جدا ہو ہو کر لڑھکنے لگے۔ درگاوتی نے دو بار آصف خاں پر حملہ کیا اور آپ سے دونوں بار فتح نصیب

ہوئی۔ دوسری بار جب آصف خاں کی فوج پسپا ہوکر بھاگ نکلی تو رانی نے تعاقب کیا۔ بیر کشترانی کی چلتی تلوار کے سامنے کسی بہادر کو ٹھہرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ عدو کی فوج دم زدن میں منتشر ہوگئی۔ ایک راجپوت عورت کی غیر معمولی شجاعت اور نبرد آزمائی کے سامنے شہنشاہ کی فوج کو شکست ماننی پڑی، شاہی فوج کے جن بہادروں نے ہندوستان کے کئی مقامات پر فتح حاصل کی تھی۔ آج اس بیر کشترانی کے آگے اُن کی پیش نہ چل سکی۔ وہ بڑے جوش کے ساتھ بغیر لمحہ آرام کئے عدو کی فوج پر یورش کرتی ہوئی قیامت ڈھا رہی تھی۔ سارا دن وہ شاہی فوج کا تعاقب کرتی رہی۔ یہ دیکھکر مغل سپہ سالار حیران رہ گیا۔ اس خوفناک ہزیمت کے نتیجے سے اس کا حوصلہ اور دلیری کوچ کر گئے اور اُسے چاروں طرف مایوسی کی تاریکی نظر آنے لگی۔

گڑھ منڈلا کے میدانِ جنگ میں درگاوتی نے جس بیرتا کا ثبوت پیش کیا۔ اس کی مثال شاذ ہی ملتی ہے۔ اس کے نازک جسم میں خدا جانے کہاں سے اتنی طاقت اور سختی آگئی تھی۔ کہ اُس نے دشمنوں کو ایک دم بھی سانس نہ لینے دیا۔ سارا دن انہیں مارتی بھگاتی اور تعاقب کرتی رہی۔ آخر سورج غروب ہونے پر درگاوتی نے اپنے فوجیوں کو آرام کرنے کا حکم دیا۔

ان کا آرام درحقیقت نقصان دہ ثابت ہوا۔ گڑھ منڈلا کے فوجیوں نے رات بھر آرام کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس سے درگاوتی کو کچھ اندیشہ سا ہوا۔ اس کی خواہش تھی کہ تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد رات میں ہی عدو پر حملہ کیا جائے۔ اس کی اس خواہش کے مطابق کام ہوتا۔ تو یقیناً درگاوتی کو مکمل فتح نصیب ہوتی۔ مگر تھکے ماندے فوجیوں کی پرارتھنا کو ٹھکرانا درگاوتی نے مناسب نہ سمجھا اور انہیں ساری رات آرام کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ ادھر آصف خاں نے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جنگ میں دو دفعہ پسپا ہونے کی خجالت سے وہ بہت چڑ سا گیا تھا۔ یہ سُنکر کہ رانی کی فوج رات بھر آرام کرے گی بہت خوش ہوا اور رات کو توپوں کے ساتھ حملہ کر دیا۔

پو پھٹتے ہی آصف خاں مجوزہ مقام پر پہنچ گیا۔ درگاوتی کی فوج گڑھ منڈلا سے باہر کچھ میلوں کی دوری پر تھی۔ آصف خاں نے راتوں رات ہی اس جگہ پر چڑھائی کی مگر اس وقت تک اس کی توپیں نہیں پہنچی تھیں۔ پہلے دن تو آصف خاں ہار گیا۔ اور اس کا بہت نقصان ہوا مگر دوسرے دن توپوں کے پہنچنے پر حملہ آوروں نے پھر بھی حملہ کیا درگاوتی فوجیوں کی اگلی صف میں ہاتھی پر سوار فوج کو حوصلہ دے رہی تھی۔ اس کے بہادر سپاہی بھی پورے زور کے ساتھ لڑ رہے تھے مگر لگاتار توپوں کی قیامت خیز گولہ باری کے سامنے قدم جمانے مشکل ہوگئے۔ توپوں کے گولے آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھٹ کر رانی کے فوجیوں کو تباہ کئے دیتے تھے کمار ویر نارائن نے اس موقعہ پر غیر معمولی پراکرم دکھایا۔ اٹھارہ سال کے نوخیز راجپوت بہادر نے بے شمار دشمنوں کو خاک پر سُلا دیا۔ مگر یکدم کثیر التعداد دشمنوں کے نرغہ میں آکر وہ گھائل ہوکر گرنے لگا۔ درگاوتی نے اس خوفناک موقعہ پر بھی اپنے لختِ جگر کو نازک حالت میں دیکھ کر حوصلہ نہیں ہارا۔ اور نہ ہی اپنے بیٹے کو میدانِ جنگ چھوڑنے کے لئے کہا۔ بلکہ اُس نے اُس کی جگہ خود لے لی اور اُسے دوسری جگہ لڑنے کا حکم دیا۔ اب کی بار ویر نارائن نے اور قیامت ڈھا دی۔ عدو کی فوج اس ننھے بہادر پر پل پڑی۔ نارائن کا جسم حملوں سے چھلنی چھلنی ہوگیا مگر وہ بیر رانی ماں کی ممتا سے بالاتر رہ کر کرم پتھ میں اُسی بشاشت اور دلیری کے ساتھ ڈٹی رہی۔

میدانِ جنگ کے پاس ایک چھوٹی سی ندی تھی رات میں تو وہ سوکھی تھی مگر اب اُس میں کافی پانی لہریں مار رہا تھا درگاوتی نے سمجھا کہ اب فوجی ندی پار کرکے لڑ نہیں سکیں گے۔ دشمنوں کی توپوں کے سامنے رہ کر ہی انہیں اپنی بہادری کے جوہر دکھانے ہونگے۔ گولہ باری سے اس کے بیشمار سپاہی تباہ ہو رہے تھے کشتوں کے پشتے لگ گئے اور میدانِ جنگ خوفناک نظر آنے لگا۔ چاروں طرف سے مغل فوج نے اُسے گھیر لیا۔ اس وقت بیر رانی درگاوتی صرف تین سو سپاہیوں کے ساتھ دشمن کی بھاری سپاہ کا مقابلہ کر رہی تھی۔ عدو کا ایک تیر بان درگاوتی کی آنکھ میں آکر لگا۔ بیر کشترانی نے وہ تیر کھینچ کر نکالنا چاہا۔ مگر کامیاب نہ ہوئی۔ بان نکل نہ سکا۔ آنکھ میں ہی گھسا رہا۔ اس پر بھی درگاوتی گھبرائی نہیں۔ بڑی ہوشیاری اور شجاعت کے ساتھ فوج کی حفاظت کرتی رہی۔ دانتوں میں گھوڑے کی عنان پکڑی ہوئی تھی۔ اور دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر بجلی کی طرح عدو کی فوج

میں چلا رہی تھی جس طرح بجلی گرتی ہے صفیں کی صفیں اُڑ جاتی تھیں لیکن کب تک بے شمار فوج کے چوطرفی حملوں میں محفوظ رہ سکتی تھی۔ آخر ایک تیر آ کر اُس کے گلے میں لگا۔ اس طرح بار بار کے حملوں سے مضروب ہو کر مہارانی درگاوتی بہت نڈھال ہونے لگی۔ اُس کو چاروں طرف اندھیرا نظر آنے لگا۔ جس مہا اُدیش کی سدھی کے لئے وہ جان سے عزیز فرزند کی نازک حالت دیکھ کر بھی وہ بہادر کشترانی دلیری اور جرأت کے ساتھ لڑتی رہی۔ اُس مقصد کی کامیابی کی اُمید باقی نظر نہیں آتی تھی مٹھی بھر جوان رہ گئے تھے۔ وہ خود زخموں سے نڈھال ہو چکی تھی۔ مگر صد آفرین اس کے بلند حوصلہ کے کہ میدانِ جنگ سے بھاگ کر اُس ویر ہی نے بزدلی کا ثبوت نہیں دیا۔ کشاتر دھرم کو بھول کر اُس نے دشمن کی اطاعت قبول نہیں کی۔ مہاوت نے بار بار ہاتھی کو ندی کے اُس پار لے جانے کی اجازت مانگی مگر مہارانی درگاوتی نے انکار کر دیا۔ ویرانگنا نے ویر دھرم کی رکشا کے لئے میدانِ جنگ میں ہی کٹ مرنا بہتر سمجھا۔ جس وقت اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھوٹ چکے تھے جسم کے زخموں سے خون کے فوارے نکل رہے تھے۔ اور زندگی کی طاقت لمحہ بہ لمحہ سلب ہوتی چلی جا رہی تھی۔ اُس وقت ویر کشترانی کی رگِ حمیت نے پھر ایک بار جوش مارا۔ اُس نے بڑی تیزی کے ساتھ مہاوت سے تلوار چھین لی اور اپنے جسم میں بھونک لی۔ ایک دم میں اس کا نازک اور خوبصورت جسم خاک پر لوٹ گیا اور وہ اپنے کرم مارگ پر نثار ہو گئی۔ جو سپاہی درگاوتی کے سامنے لڑ رہے تھے۔ رانی کی یہ حالت دیکھ کر وہ لوگ بھی اُس وقت تک میدانِ جنگ میں لڑتے رہے جب تک کہ اُن کے جسم میں ایک بھی قطرہ خون باقی رہا۔

درگاوتی نے جس جگہ شریر تیاگ کیا تھا۔ اگر کوئی راہ گیر آج بھی اُس راستہ سے گذرتا ہے تو اُس جگہ کو عزت و عقیدت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کا خون کھولنے لگتا ہے جوش و ہمت کی سپرٹ شریانوں میں موجزن ہو جاتی ہے۔ وہاں پر دو گول شکل کے پتھر پڑے ہیں۔ لوگوں کا یقین ہے کہ رانی درگاوتی کے جنگی ڈنکے پتھر ہو گئے ہیں۔ اُن ڈنکوں کا اس تاریخی حادثہ سے تعلق ہے۔ اس لئے آج اُن کو دیکھ کر تواریخ دانوں اور شاعروں کے دل میں ہل چل سی مچ جاتی ہے ؛

از قلم:- کوی لوکناتھ دِل سبھاش نگر دہلی

# تلواریں دو۲!

جب بھارت کی ناری پوڈروں کریموں سے نہیں بلکہ سرسوں کے تیل اور اکھاڑے کی مٹی سے پیار کرتی تھی جب اس کے ہاتھ کی شوبھا سونے کی چوڑیوں اور گھڑی سے نہیں بلکہ تلواروں اور ڈھالوں سے ہوتی تھی جب یہ گھر کی لاج تھی اور رن بھومی کی شوبھا۔ تب کی ایک تصویر

جب سنگھنی رن میں آئی تھی۔ بل کھاتی تھیں تلواریں دو۲
یودھاؤں کے سینوں کو۔ کپاتی تھیں تلواریں دو

پارے کی طرح مچلتی تھیں۔ آندھی کی طرح نکلتی تھیں!
اس پھرتی سے رن بھومی میں۔ ٹکراتی تھیں تلواریں دو۲!

دھرتی پہ بھونکمپ آتے تھے۔ پروت من میں بھئے کھاتے تھے
گھونگھٹ اُتار کر میانوں کے۔ جب آتی تھیں تلواریں دو۲

سرجو کی لہر اُچھلتی تھی۔ گنگا کی دھار اُبلتی تھی
سورج کی آگ بھری آنکھیں۔ چندھیاتی تھیں تلواریں دو۲

آکاش کی کانپتی تھی چھاتی۔ وایو کی گتی رُک رُک جاتی
دامنی کی طرح گھٹاؤں میں۔ لہراتی تھیں تلواریں دو۲

دشمنوں میں بھاگڑ مچ جاتی۔ پھٹ جاتی دشمن کی چھاتی
بس انگارے ہی انگارے۔ برساتی تھیں تلواریں دو۲

میدان گئے لاشوں سے اَٹے۔ گاجر کی طرح سر دھڑ سے کٹے
جب گھومتی تھیں مرگھٹ کا سماں۔ دکھلاتی تھیں تلواریں دو۲

دانتوں میں کھینچی جب باگیں طوفاں کی طرح گھوڑے بھاگیں۔
جب پڑتی چوٹ نگاڑے پر۔ چھا جاتی تھیں تلواریں دو

بلہاریں اس کشترانی کے۔ اس درگاوتی مہارانی کے
اے دِل! کس طرح کہیں شوبھا۔ جو پاتی تھیں تلواریں دو۲!

# ایک راجپوت سپاہی کی بہادری

نیفا میں ایک بھارتی فوجی مشاہد کا بیان ہے کہ راجپوت رجمنٹ کے کمپنی حوالدار میجر سوداگر سنگھ کو اس بات پر بجا طور پر فخر ہے کہ اس نے دوبدو لڑائی میں ایک چینی سپاہی سے اس کی خود کار گن چھین لی اور اسی سے اس کا خاتمہ کر دیا۔

اعظم گڑھ کا رہنے والا سوداگر سنگھ اکہرے بدن کا ایک پھرتیلا اور چاق، چوبند جوان ہے راجپوتی طرز کی مونچھیں اس کے رعب میں اور بھی اضافہ کرتی ہیں۔ بیس اکتوبر کی صبح، منہ اندھیرے وہ نام کا چو ندی پر بنے پل کے اوپر ایک دفاعی چوکی پر متعین تھا۔ چینیوں نے بلا کسی اشتعال دلائے جانے کے بھارتی دفاعی ٹھکانوں پر اچانک حملہ کر دیا اور اس کے بعد وہ ٹڈی دل کی مانند اُمڈ آئے۔ اس نے کوئی ڈھائی سو آدمیوں کو اپنی چوکی کی طرف بڑھتے دیکھا۔ چینی سپاہی خاکی کوٹ پہنے ہوئے تھے جن میں روئی بھری ہوئی تھی۔ ان کی نوکدار سوتی ٹوپیاں اور پتلونیں بھی خاکی رنگ کی تھیں۔ وہ منظم طور پر آگے نہیں بڑھے بلکہ ایک جھنڈ کی شکل میں چلے آئے جیسے کوئی غیر منظم سا میلہ ہو۔ آتے ہوئے انھوں نے بہت غل مچایا یا شاید ان کے جنگی نعرے تھے۔ تین تین کی ٹکڑیاں تھیں۔ ایک کے ہاتھ میں خود کار رائفل ہوتی اور دوسرے دونوں سپاہیوں کے پاس دستی بم اور گولہ بارود۔ یہ دونوں پہلے آدمی کے پیچھے پیچھے آتے تھے۔ اگر وہ رائفل میں مارا جاتا تو پیچھے کے دونوں سپاہیوں سے کوئی ایک فوراً اس کی جگہ لے لیتا، اور اگر یہ بھی مار دیا جاتا تو تیسرا آگے بڑھتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے تین تین آدمیوں کے پاس ایک ایک رائفل تھی۔ اس سے یہ بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کا کتنا بھاری جانی نقصان ہوا ہوگا۔

حوالدار سوداگر سنگھ اور اس کے دو ساتھیوں نے کوئی ایک درجن چینیوں کو ہلاک کیا۔ جب اس کے دونوں ساتھی مارے گئے تو وہ ایک چٹان کی آڑ میں جم گیا۔ چینی اس سے ۲۵ گز کے فاصلے تک چلے آئے۔ اس نے موقعہ تاک کر رائفل مین کو ڈھیر کر دیا۔ اس کے ڈھیر ہوتے ہی دوسرا چینی آگے بڑھا سوداگر سنگھ نے اس کے سینے میں بھی گولی پیوست کر دی۔ اس کے بعد تیسرا چینی اس کے پانچ قدم کے فاصلے پر رہ گیا۔ عین اس وقت اس کا سارا گولہ بارود ختم ہو گیا تھا۔ سوداگر سنگھ کے کہنے کے مطابق "کسی روحانی قوت نے اس میں ہمت کا طوفان پیدا کر دیا" اور بجلی کی مانند اپنی جگہ سے لپک کر اس نے چینی کے پیٹ میں اپنی سنگین گھونپ دی اور اس نے اس کی خود کار بندوق چھین کر اپنے ٹھکانے پر آ ڈٹا اور چینی بندوق سے ہی کوئی آدھے درجن چینیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اتنے میں اس کے کمپنی کمانڈر نے اسے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیا۔

درختوں کی آڑ میں اُچکتا پھلانگتا وہ صحیح سلامت بریگیڈ ہیڈ کوارٹر واپس پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ اُس کی شجاعت کا نشان چینیوں سے چھینی ہوئی بندوق بھی تھی۔

# ویراں نوں پرنام میرا ویراں نوں پرنام

از قلم کوی پنّا لال کُشل

ویراں نوں پرنام میرا ویراں نوں پرنام
چینی راون اگے ڈٹ گئے۔ بن کے لچھمن رام
ہندی سینک نوں پرنام!

نیفا نے لدّاخ دی سیما چینی فوج دا کر کے قیما
وہیاں ۲۰ وہنیاں نال اک اک لڑ کے گیا سورگی دھام
ہندی سینک نوں پرنام

کلغی دھر دے پرم پیارے یدھ وچ جو کدی نہ ہارے
شیواجی دے راج دلارے۔ کر گئے روشن نام!!
ہندی سینک نوں پرنام

شیرنیاں ماواں دے جائے۔ کم دیش دے اوہ آئے
چینی بھکھو کر مار اڈائے۔ اُسراں دے سنگھاری شام
ہندی سینک نوں پرنام

ایہہ بھارت دے مکٹ دے ہیرے۔ اینہاں دے سر کیسری چیرے
ایہہ رانا پرتاپ دے ویرے۔ جت لیندے سنگرام
ہندی سینک نوں پرنام

شری تیغ بہادر سدا سہائی۔ گورو گوبند سنگھ تھاپی لائی!!
ویری پیری تیغ پھڑائی۔ نربل دے بل رام
ہندی سینک نوں پرنام

بھارت دے راکھے جروانے۔ درگاواں دے نہن بانے
ہنومان تے انگد بن کے۔ ویری نوں ایہہ کرن تمام
ہندی سینک نوں پرنام

ہری سنگھ نلوے دی چھایا۔ بابے دیپ سنگھ دی مایا!!
میرسی حیدر دِنا دی کایا۔ کُشل دیش دے آوے کام
ہندی سینک نوں پرنام

# پارلیمنٹ میں پردھان منتری کا اعلان

(چین نے پنچ شیل، دوستی اور جذبہ خیر سگالی سے غداری کی ہے حملہ آور کو ملک سے باہر نکالنے کا عزم)

۹ نومبر سنہ ۱۹۶۲ء کو پردھان منتری نے لوک سبھا میں حسب ذیل قرار دادیں پیش کیں:-

"۱- دستور ہند کی آرٹیکل ۳۵۲ کی کلاز نمبر ا کے تحت ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۶۲ء کو راشٹرپتی کی جانب سے ہنگامی حالات کے اعلان کی یہ ایوان توثیق کرتا ہے"۔

۲- یہ ایوان نہایت افسوس کیساتھ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ عوامی جمہوریہ چین کیلئے پر امن باہمی بقا، ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے اور ایک دوسرے کی آزادی کو تسلیم کرنے اور اس کا احترام کرنے کے اصولوں کی بنیاد پر بھارت نے دوستی و خیر سگالی کا جو یکساں رویہ اختیار کیا، اس کے باوجود چین نے پنچ شیل، دوستی اور جذبہ خیر سگالی کے ساتھ دغا کی ہے یہ وہی اصول ہیں جنہیں دونوں حکومتوں نے باہمی دوستی کی بنیاد کے طور پر مان لیا تھا، چین نے بھارت پر جارحانہ اقدام کرتے ہوئے بھاری تعداد میں اپنی مسلح افواج کے ذریعہ بھارت پر یورش کر دی ہے۔

"یہ ایوان ہماری مسلح افواج کے ان بہادر جوانوں اور افسروں کی شجاعت و دلیری کی داد دیتا ہے جو ہماری سرحدوں کی حفاظت کیلئے سینہ سپر ہیں اور ان شہیدوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے مادرِ وطن کی ناموس اور سالمیت کی حفاظت کی خاطر اپنی جان کا بلیدان دیدیا۔

"یہ ایوان چین کے بھارت پر حملے کے جواب میں بھارت کے عوام کے شاندار اور فوری طور پر اس بحران کے مقابلے کے لئے کمربستہ ہونے کو تحسین کی نظروں سے دیکھتا ہے۔ اس شدید قومی ہنگامی صورتِ حال کے مقابلے کے لئے تمام ذرائع کو مجتمع کر کے استعمال کرنے کے لئے ملک کی آبادی کے سارے طبقوں میں جو سرگرمی پیدا ہوگئی ہے اس پر اپنے شکریے کا اظہار کرتا ہے۔ آزادی و قربانی کی مشعل روشن ہو چکی ہے اور بھارت کی خود مختاری اور سالمیت کے لئے اپنے آپ کو دوبارہ وقف کرنے کا عہد ہو چکا ہے۔

جارحانہ اقدام اور حملے کے خلاف ہماری اس جدوجہد کے نازک لمحے میں کسی ایک دوست ملکوں کی طرف سے ہماری جو اخلاقی و مادی حمایت و ہمدردی کی گئی ہے اس کو ایوان شکریے کے ساتھ تسلیم کرتا ہے۔

"اور یہ ایوان امید اور یقین کے ساتھ عوام کے اس عزم کی تصدیق کرتا ہے کہ بھارت کی مقدس سرزمین سے حملہ آور کو دھکیل باہر کر دیا جائے گا چاہے اس کے لئے کتنی ہی لمبی اور مشکل جدوجہد کرنی پڑے"۔

**بھارت جارحانہ اقدام کی زد میں**

پچھلے پانچ سالوں سے ہماری شمالی سرحدوں پر چینی حملہ ہوتا رہا ہے جو کبھی تیز گام تھا تو کبھی سست رفتار، کبھی کبھار کچھ واقعات اور کچھ جھڑپیں ہو جاتی تھیں لیکن اب ایک بھاری فوج نے باقاعدہ طور پر ہم پر ایک مہیب حملہ شروع کیا ہے۔

**نیکی کا بدلہ**

یہ افسوس کی بات ہے کہ بھارت نے ساری دنیا میں امن کی مانگ کی، چین کی دوستی کے لئے ہاتھ پھیلایا اس کے ساتھ مہربانی و ہمدردی کا برتاؤ کیا اور دنیا کی برادری کے آگے اس کے لئے وکالت کی اور آج ہم ہی ایک نئے سامراج کے توسیع پسند حملے کا شکار ہو گئے ہیں جو ایک ایسے ملک نے کیا ہے جو اپنے آپ کو سامراج کا مخالف بتاتا ہے۔

# گستاخ چین

از قلم:- ڈاکٹر دھراج بہادر ورما آذر بریلوی

بھارت کے جاں نثارو! آگے قدم بڑھاؤ
ہر جوہرِ شجاعت میداں میں آزماؤ
حفظِ وطن کی خاطر جانوں پہ کھیل جاؤ
چڑھ کر ہمالیہ کی وسعت میں پھیل جاؤ
پیچھے کھدیڑ پھینکو فوجوں کو چینیوں کی
جب تک ہے آخری دم ان چینیوں کو ہرگز
بدلہ لو سرکشی کا گستاخ چینیوں سے
یہ بے شعور ظالم۔ بھارت کی سرزمیں کو!
ہوگی فتح تمہاری ان چینیوں پہ بیشک
بل کر دغا کیا ہے چاؤ نے یہ ستم ہے!

دشمن کو روکنا ہے۔ دشمن پہ ٹوٹ جاؤ!
ویروں کی نسل سے ہو۔ کچھ ویرتا دکھاؤ
بامِ فلک پہ چمکو دنیا میں جگمگاؤ!
آتا ہو جو مقابل نیچا اسے دکھاؤ!
اے نوجوانو! بڑھ کر پھر مورچے جماؤ!
جمنے کہیں نہ دینگے سوگند اس کی کھاؤ
انھیں مار کے بھگاؤ۔ انھیں توپ سے اڑاؤ
تاراج کرنے آئے۔ انھیں خاک میں ملاؤ
سب باہمی تفرقے تم دل سے بھول جاؤ
مٹی پلید کردو بدذات کو مٹاؤ

ہوگی فتح تمھاری یہ راز کو یقیں ہے
قوت ہر ایک اپنی دشمن پہ آزماؤ!

یہ ہے وقت دھرتی میں سونا اگاؤ
جوانوں کی طاقت کو یوں ہی بڑھاؤ

# قومی دفاع اور ہمارا پلان

(از:- آنریبل شری گلزاری لال نندہ، ڈپٹی چیرمین پلاننگ کمیشن !!)

اٹھارہ مہینے ہی ہوئے جبکہ ہم نے اپنا تیسرا پنجسالہ پلان شروع کرتے ہوئے بجا طور پر یہ اُمید کی تھی کہ تمام قوموں کے ساتھ امن، خیرسگالی اور دوستی کی بھارتی پالیسی عالمی امن کو مضبوط کریگی اور ساتھ ہی ہمیں اپنے معاشی و سماجی ترقی کے نصب العین کو حاصل کرنے میں مدد دے گی لیکن اب ہماری امیدوں پر پانی پھر گیا ہے اور ہم ایک قومی ہنگامی صورت حال سے دوچار ہیں، جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی ساری توانائی اور ذرائع ترقی اور دفاع کے بھاری بوجھ سنبھالنے کے لئے وقف کر دیں۔

اس ماہ کے اوائل میں قومی دفاعی کونسل کا اجلاس ہوا جس میں موجودہ صورت حال پر غور کیا گیا۔ کونسل نے واضح کیا کہ ہمارا پنجسالہ پلان بھارت کی قومی دفاع کا ایک لازمی جزو ہے اور اس پر کامیاب و تیز تر عمل پیرائی موجودہ حالات کی رو سے نہایت ضروری ہے۔

ہماری یہ جدوجہد ایک ایسے حریف کے مقابل ہے جس نے شہری آزادی اور احترام آدم کے تمام اصولوں کو کچلتے ہوئے کئی برس سے اپنے سارے مادی و انسانی ذرائع ایک جنگی شعبدہ بازی کے لئے وقف کر دیئے تھے اور جس نے اپنی ساری معیشت کو جنگی حالات اور تقاضوں کے تابع کر دیا تھا۔

لیکن ہماری آزاد اور جمہوری سوسائٹی سب کے لئے مساوات و انصاف چاہتی ہے۔ اسی سبب وہ اندرونی طور پر اتنی طاقتور ہے کہ بھارت کی آزادی و سالمیت کے لئے منحوس ترین خطرے کا بھی مقابلہ کر سکتی ہے۔

**مضبوط بنیادیں**

آزادی کے بعد سے بھارت نے اپنی معیشت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر لیا ہے اور کافی سماجی و ٹیکنالوجیکل ترقیاں کی ہیں۔

یہ بات لائق غور ہے کہ ان تمام سالوں میں بھارت کی یہ ترقی ہموار اور پرامن ہی ہے اور اس میں عوام کی مرضی اور ارادے کو پورا پورا دخل حاصل رہا ہے۔ تاہم ہمیں دشمن کی قوت کو کم نہیں سمجھنا چاہیئے اور نئے حالات کے مطابق اپنے ارادوں وکوششوں اور بعض پروگراموں کو ڈھالنا چاہیئے۔

**اولین ضرورت — زراعت**

ہماری قومی دفاع کی اولین ضرورت زراعت کی مضبوط بنیادیں ہیں۔ ہمارے لاکھوں کسانوں اور کاشتکاروں کو قومی دفاع کی جدوجہد میں اپنا حصہ ادا کرنے کے قابل بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ قومی پیمانے پر پیداوار میں اضافے کی مہمیں چلائی جائیں۔

**صنعتوں کے میدان میں**

اسی طرح صنعتوں کو بھی دفاعی ضرورتوں کے مطابق کیا جا رہا ہے۔ فولاد کی صنعت کو زیادہ سے زیادہ پیداوار اور ایسی مخصوص ضروریات کی اشیاء مثلاً (خاص قسم کا فولاد) پیدا کرنے کے قابل بنایا جا رہا ہے جن کی دفاعی مقاصد کے لئے خاص طور پر ضرورت ہوتی ہے۔
اسی طرح زیادہ سے زیادہ کوئلے کے ذخائر اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

آٹوموبائیل انڈسٹری کے ضمن میں بھی فالتو پرزوں کی سپلائی بڑھا دی گئی ہے اور اسمبلی لائنوں میں توسیع کی گئی ہے۔

**ورکروں کا قابلِ قدر جذبہ** اس بحران کے وقت فرض کی للکار پر قوم کے ورکروں نے نہایت عظیم الشان طریقے پر اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ مجھے بھروسہ ہے کہ وہ اس قومی جدوجہد میں اپنا پورا پورا حصہ ادا کریں گے لہذا ورکروں اور منتظموں کے درمیان ہر مرحلے پہ بہترین مفاہمت اور اتفاق کی ضرورت ہے۔ جلد ہی ایک نیشنل لیبر کور (این۔ ایل۔ سی) قائم کی جائے گی۔ جو دفاعی ضروریات سے متعلق کاموں کے لئے متحرک عملہ فراہم کرے گی۔

وزارت لیبر و روزگار نے ساٹھ ہزار افراد کو ٹیکنیکل تربیت دینے کے لئے ایک مختصر مدتی پروگرام کے شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

**نوجوانوں کی تربیت** چھٹی، ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کے تمام طالب علموں کے لئے نیشنل ڈسپلن سکیم لازمی کر دی جا رہی ہے۔ اونچی جماعتوں کے طالب علموں کے لئے جماعتی تربیت کے کورس بڑھائے جا رہے ہیں۔ این۔ سی۔ سی رائفلز کی توسیع کی جا رہی ہے تاکہ ملک بھر کے چھ لاکھ کالج کے طالبعلموں کو اس میں شریک کر لیا جا سکے۔

**قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے اقدامات** قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لئے سرکار نے حال ہی میں چند اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ اب یہ تجارت اور صنعت کے ارباب کی ذمہ داری ہے کہ وہ انھیں موثر طور پر روبہ عمل لائیں اور یہ دیکھیں کہ غیر سماجی عناصر ہنگامی حالات سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانے پائیں اور منافع خوری کی روِش نہ چلے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کی سماج اور پریس کی طرف سے خوب مذمت کی جانی چاہیئے۔

**بیرونی امداد** اس خطرناک وقت میں دوست ملکوں نے ہمیں امداد بہم پہنچائی ہے۔ ہم ان دوست ملکوں کی فراخدلانہ امداد کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے نظریات کے شریک بھی ہیں اور اس آزمائش میں ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔

**کفایت کیجیے** ہمارے محدود مادی ذرائع کا پورا اور صحیح استعمال کرنے اور قومی بچتوں کو بڑھانے کے لئے ہمیں اپنے اوپر چند تحدیدات عائد کر لینی ہوں گی۔ کمیاب اشیاء مثلاً فولاد سیمنٹ، عمارتی لکڑی، غیر آہنی دھاتیں، مٹی کا تیل، اخباری کاغذ، بجلی اور ذرائع نقل و حمل وغیرہ کے گھریلو استعمال کو حتی الامکان کم کرنا ہوگا۔ ریل اور سڑک کے راستے سفر کو بھی صرف شدید ضرورت کے لئے اٹھا رکھئے۔

جب ہم بھارت کی مقدس سرزمین کو حملہ آور سے پاک کرنے اور حملے کی دھمکی سے آزاد کرنے کی تیاری کرتے ہیں تو ساتھ ہی ہم اپنے سماجی و معاشی انقلاب کو مکمل کرنے کا عزم بھی کرتے ہیں۔ جب عوام ملک کی آزادی کی حفاظت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تو انھیں ساتھ ہی یہ بھی علم ہونا چاہیئے کہ ان کی فلاح و بہبود قوم کی پہلی اور اولین کوشش ہوگی۔

بشکریہ پریس انفارمیشن بیورو۔

**نوٹ** —— رسالہ "اوم" کا اگلا پرچہ "شکتی نمبر" کے نام سے منسوب ہوگا۔ اور یکم مارچ ۱۹۶۳ء کو شائع ہوگا۔

"مینجر"

# بھارت کے نوجوانوں کا نعرہ

ہم مردِ توانا ہیں کوئی ہیز نہیں ہیں ! دُنیا میں گئی گزری ہوئی چیز نہیں ہیں
آزاد ہیں پابستۂ دہلیز نہیں ہیں ! سِل بٹے سے پس جائیں وہ کشنیز نہیں ہیں
کیوں بحرِ حمیت نہ بہت جوش میں آئے
جب ہمت مردانہ خود آغوش میں آئے

ہم مرد ہیں غیروں کا سہارا نہیں لیتے تیراک ہیں دریا کا کنارا نہیں لیتے
ہوشیار ہیں صید اور کا مارا نہیں لیتے ہو آہوئے مشکیں کہ چکارا نہیں لیتے
لالچ کی نگاہوں سے نظر تک نہیں کرتے
اس راہِ دنائت سے گزر تک نہیں کرتے

ہم مرد ہیں محنت سے کبھی جی نہ چرائیں ! اوقات معین میں ہر اک کام پہ آئیں
بیکار نہ بیٹھیں کبھی بیکار نہ جائیں ! ہمت یہ رہے دوسروں کا ہاتھ بٹائیں
مُفلس ہوں تو کچھ غم نہیں ہمت رہے عالی
بلور سے بہتر ہے میرا جام سفالی !

کاہل نہیں طامع نہیں نامرد نہیں ہم بیکار پڑے رہنے سے دل سرد نہیں ہم
دیں اوروں کو تکلیف وہ بے درد نہیں ہم ہیں مرد جفاکش کوئی شب گرد نہیں ہم
محنت میں جو پابندئ اوقات کریں گے
کس واسطے پھر ایسے خیالات کریں گے

اب کام جو کرنا ہے وہ مردانہ کریں گے ہر حال میں برتاؤ شجاعانہ کریں گے
محنت سے علاجِ دلِ دیوانہ کریں گے اندوہ کی تکلیف کی پروا نہ کریں گے

رہتا نہیں اندوہ جہاں حُسنِ عمل ہے
مردوں کی بلا دور یہ مشہور مثل ہے

از قلم منشی دیوی دیال وحید

# کرم سنگھ

## "بن گیا تصویر جس نے دیکھا اِس تصویر کو"

گزشتہ صدی میں جبکہ پنجاب میں سلطنت انگلشیہ کا نیا نیا دَور دَورہ تھا۔ صوبہ پشاور کے شہر مردان میں بھگت کرم سنگھ جی کا جنم ہوا۔ اُن کی پیدائش ایک نہایت معمولی گھرانے میں ہوئی۔ گو وہ گھرانہ مالی نکتہ نگاہ سے معمولی تھا۔ مگر ہری بھجن اور یادِ الٰہی



کے لحاظ سے یہ گھرانہ ایک خاص اہمیت کا مالک تھا۔ مطلب یہ کہ بھگت کرم سنگھ کے ماتا اور پتا دونوں ہی مہاراج کے نام لیوا تھے۔ کہتے ہیں۔ انسان وراثت میں بہت کچھ حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ بھگت کرم سنگھ کو بھی یہ دولت ورثہ

میں ہاتھ آئی۔ اور وہ بھی بچپن سے ہی اس طرف راغب ہو گئے۔ دربار کی بانی سُننا۔ کیرتن میں شامل ہونا اور علی الصبح اُٹھ کر جپ جی کا پاٹھ کرنا دس سال کی عمر میں ہی اُن کا معمول تھا۔

اس رنگ میں نشوونما پاتے ہوئے وہ اٹھارہ سال کے ہو گئے۔ گھر میں غریبی تھی۔ والدین چاہتے تھے کہ یہ کچھ کما لائے۔ اِس لئے ماتا پتا کی آگیا انوسار انہوں نے مردان میں ہی فوج کی نوکری اختیار کر لی۔ اور بذمرہ سپاہیوں میں شامل ہو کر آٹھ روپے ماہوار لانے لگے۔

ظاہر اطوار پر تو کرم سنگھ جی کی سنگت لفنگے اور تلنگے سپاہیوں کے ساتھ تھی۔ جن کا شعار اور شغل نوکری دے چکنے کے بعد سوائے یاوا گوئی یا تاش اور چوسر وغیرہ کے کچھ نہیں تھا مگر وہ اندرونی پربھو کی یاد میں مشغول رہتے تھے۔

کچھ دیر اسی طرح گزرتی رہی اور پربھو کا پریم آپ کے ہردے میں بڑھتا رہا۔ حتیٰ کہ اس مسلسل ابھیاس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کئی گھنٹے سہج سمادھی وارد ہونے لگی وہ کام کرتے تھے۔ مگر انھیں یہ معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔

ایک دن رات کی ڈیوٹی تھی۔ ۹ بجے حاضر ہو کر پہرہ دینا تھا کہ حالت غیر ہو گئی۔ فقیروں کی اصطلاح میں جس حالت کو حالت استغراق یا حالتِ بیخودی کہتے ہیں، آن وارد ہوئی۔ اس عالمِ مدہوشی میں کیسے ڈیوٹی کی ہوش تھی اور کون پہرہ پر جاتا۔ وقت غیر حاضری میں گزر گیا۔

انسان کے من کے تین حصص کئے گئے ہیں۔ اُپ چیتن من، چیتن من اور اَتی چیتن من۔ جب اَتی چیتن من کام کرتا ہے تب منش بالکل ہی عالمِ بالا میں پرواز کرتا ہے اور باقی دونوں من یعنی چیتن من اور اُپ چیتن من خاموش سے رہتے ہیں۔ لیکن روحانیت کی گہرائیوں میں بہت نیچے جانے پر بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسے مہاتما خود تو عالمِ بالا میں ہوتے ہیں لیکن چیتن من اور اُپ چیتن من جو خواہشات کا گھر ہیں۔ اس منور حالت میں اپنا کام بند رکھتے ہیں اور جو چاہتے ہیں حاصل کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں فوق القدرت کا رونما ہو جانا بھی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

اِدھر بھائی کرم سنگھ حالتِ استغراق میں تھے اور اُدھر انہی کے اُپ چیتن من کی خواہش کے مطابق بھگوان خود انکی جگہ پہرہ دے رہے تھے۔

صُبح ہوئی جب بھائی جی پر مستی کا زور ذرا کم ہوا۔ تو خیال آیا رات کی غیر حاضری "صاحب بہادر" کی سخت ناراضگی کا باعث ہو گی۔ خیر صُبح کی پریڈ میں شمولیت اختیار کی۔ لیکن بجائے اس کے صاحب بہادر ناراض ہوتے۔ صاحب بہادر نے کہا۔ کرم سنگھ! جس طرح چوکنے ہو کر تم پہرہ دیتے ہو۔ یہی سپاہی کا اصلی فرض ہے۔ میں تم پر بہت خوش ہوں۔ میں نے رات کی گشت میں تمہیں اپنی جگہ مستعد دیکھا ہے۔

یہ بات سن کر بھائی جی کی حالت ہی اور ہو گئی۔ مہاپرشوں کی کتھاؤں میں جو سُن رکھا تھا کہ بھگتوں کے مہاراج آپ ہی رکھوالے ہوتے ہیں۔ اُس کو ساکھشات ہو گیا۔ جواب میں صاحب بہادر سے عرض کی۔ اچھا! اگر یہ بات سچ ہے تو میرا استعفےٰ منظور کیجیئے۔ "میں اب اُس کی نوکری کروں گا جس نے میری نوکری کا فکر کیا"۔

صاحب بہادر نے بہتیرا سمجھایا۔ مگر وہاں تو بات ہی اور تھی۔ بھائی جی نے ایک نہ مانی اور ملازمت چھوڑ کر باقی عمر یادِ حق میں ہی گزار دی۔ مردان میں آپ کی ایک عالیشان سمادھ موجود ہے جہاں ہر سال بڑا بھاری میلا لگتا ہے۔

(ادم سنگم)

افواہیں نہ سنیئے، افواہیں نہ پھیلایئے

شری اِندر صاحب گاندھی دہلی
صدر سنٹرل مجلسِ ادب رجسٹرڈ -

# بھگوان کرشن

(۱)

## "اعتراف"

ہر ذرے میں تنویر تری دیکھی ہے ہر پھول میں تصویر تری دیکھی ہے
جھکتی ہے ترے نام کے آگے دنیا وہ عزت و توقیر تری دیکھی ہے

(۲)

## بھگوان کرشن کی عظمت

بات ایک پل کی، دو پل کی نہیں ہے کوئی ذکر تیرا ہر صبح، ہر شام رہتا ہے
دل میں رہتی ہے تری یاد اے بھگوان میرے لب پہ ترا ہی نام رہتا ہے

(۳)

## بھگوان کرشن ایک شکتی

تو نے دنیا کو دیا ہے وہ پیغام کہ دنیا اس کو بھلا نہیں سکتی
جس میں تو آپ آ کر بس گیا موہن! کوئی شکتی اس کو مٹا نہیں سکتی

(۴)

## بھگوان کرشن کی تعلیم

مقبولِ زمانہ تری تعلیم ہوئی آفاق میں عظمت تری تسلیم ہوئی
بھارت تری تعلیم کو بھولا افسوس بگڑی ہوئی حالت کو نہ تنظیم ہوئی

(۵)

## بھگوان کرشن کا اُپدیش

کرشن نے یہ کہا تھا ارجن سے میں ہوں ساتھی اگر تو تم بل ہو
نیتی اور بل اگر اکٹھے چلیں سامنے آئیگی پھر ہو سکے ہمت کچھ ہو

(۶)

## بھگوان کرشن اور ارجن

بزدلی ہے جو تم نے سوچا ہے یہ تو اپنا ہے اپنا سایا ہے
نیتی کہتی ہے یدھ کی بھومی میں ایک سا اپنا اور پرایا ہے

(۷)

## بھگوان کرشن کے کارہائے نمایاں

ڈرنے والوں کو بھی شیر بنایا تو نے گڑھ کنس کے ظلموں کو بھی ڈھایا تو نے
اسرارِ نہاں کون و مکاں کے کھولے عرفاں پہ نیا رنگ چڑھایا تو نے

(۸)

## بھگوان کرشن سے فریاد

اے ماتا یشودہا کے دلارے آجا اک بار تو پھر نند کے پیارے آجا
پھر پاپ کا دنیا میں ہوا ہے غلبہ ہر فرد و بشر تجھکو پکارے آجا

(۹)

## بھگوان کرشن سے التماس

پھر اپنی مدھر بنسی بجانے آجا دکھیاروں کے دکھ درد مٹانے آجا
دنیا سے نہ مٹ جائیں موڑ گیتا پھر گیتا کا اُپدیش سنانے آجا

(۱۰)

## بھگوان کرشن کے آنیکا وقت

دنیا کے سُدھرنے کے ہیں غائب آثار آفت کے دہانے پہ کھڑا ہے سنسار
بھگوان ترے آنے کا آپہنچا وہ وقت جس وقت کا گیتا میں کیا تھا اظہار

(۱۱)

## اعتقاد!

راہِ نیک و بد وہ بتا سکتے ہیں بگڑی ہوئی ہر بات بنا سکتے ہیں
دل سے کریں یاد اگر ہم گاندھی کرشن بھگوان یہاں تک آ سکتے ہیں

"اوم شم"